Influenja ya Tib Nazli G.K.V.

پُر اسرار بیماری

انفلوانزا یا تپ نزلی

اُس کا

مفصّل بیان اس کی علامات - اس کی روک تھام کی تدابیر

اور طریق علاج مجرّب نسخہ جات وغیرہ

جسکو

کوی ونود ویدبھوشن پنڈت ٹھاکر دت شرما وید

موجد امرت دھارا

ایڈیٹر طبّی اخبارات اردو ہندی دیش اپکارک و ویدامرت اور مصنّف متعدد

رسائل طبّی نے پبلک کی واقفیّت کیواسطے لکھا

اور

کارپردازان دیش اپکارک اوشدھالیہ نے

جارج سٹیم پریس [illegible] چھپوا کر شائع کیا

بار اوّل — قیمت فی جلد ۶/

مندرجہ ذیل آپ مفت طلب کر سکتے ہیں

رسالہ امرت (آبحیات) | اس رسالہ میں امرت دھارا (رجسٹرڈ) مشہور و معروف دوائی کا مکمل بیان ہے اپنی قسم کی اردو فہرستوں میں پہلی خوبصورت فہرست ہے۔ اس کے پڑھنے سے حیرانی و خوشی ہوتی ہے کہ خدا نے کیسی کیسی نعمتیں انسان کیواسطے پیدا کی ہیں رسالہ ھذا کے پیچھے مختصر فہرست دیگر ادویات اور فہرست کتب موجود ہے ایک آنہ کے ٹکٹ برائے محصول آنے پر مفت روانہ کیا جاتا ہے

رسالہ امرت خورد ایک پیسہ کا کارڈ آنے پر ٹکٹ لگا کر مفت بھیجا جاتا ہے۔

رسالہ امراض مخصوص مردان | اس رسالہ میں آج کل کی حالت کا فوٹو کھینچا گیا ہے۔ امراض مخصوص مردان کی پوری وجہ تسمیہ علامات اور قواعد صحت وغیرہ کا مشرح بیان ہے اور ان کا علاج ہے دو پیسہ کا ٹکٹ برائے محصول آنے پر بھیجا جاتا ہے۔ رسالہ امرت کے واسطے اگر ایک آنہ کے ٹکٹ بھیجدئے ہوں تو دو پیسے اور بھیجنے کی ضرورت نہیں ہے۔

مختصر فہرست | یہ دیگر ادویہ کی مختصر فہرست ہے۔ دیش اوپکارک اوشدھالیہ اپنی ادویات کی سریع التاثیری کے بھروسہ پر مشہور ہے۔ اسیواسطے ہر دوائی کا نمونہ بھی دیا جاتا ہے فہرست طلب فرمادیں!

ملنے کا پتہ

مینیجر کارخانہ امرت دھارا لاہور

اوم

پُراسرار بیماری انفلوئنزا سے تباہی

۱۰ جون سنہ ۱۹۱۸ء کے قریب ہم نے سُنا کہ بمبئی میں ایک نئی بیماری شروع ہوئی ہے ایکدم بہت سا حصّہ بمبئی کا اس بیماری میں مُبتلا ہو گیا ہے۔ کئی کارخانے بند ہو گئے۔ ٹریم چلتی نہیں ہے مگر خوشی کی بات ہے کہ اموات اس سے نہیں ہوتی ہیں۔ مریض کمزور ہو جاتا ہے اور کئی دن کام کرنے کے قابل نہیں ہوتا ہے اس بخار کو اوّل اوّل جنگی بخار کے نام سے پکارا گیا۔ کسی نے پُراسرار بیماری کسی نے خندقی بخار کہا۔ اس کے بعد جلد جلد یہ خبریں سُننے میں آئیں کہ ایسا ہی بخار مدراس۔ کولمبو۔ کلکتہ۔ رنگون وغیرہ میں ہوا ہے۔ جس سے سمجھا گیا کہ اول یہ بخار بندرگاہوں میں آیا ہے۔ ضرور یہ جنگ سے واپس آنے والے آدمیوں کے باعث سے ہوا ہے اور اس واسطے اس کی اصل وجہ جنگ ہے۔ جنگ میں مُردوں وغیرہ کی سڑاند سے ایک قسم کی بدبو پھیلی ہے اور وہ بخار کا باعث ہے۔ بعض سادہ لوح لوگوں نے تو یہ بھی کہدیا کہ شاید دشمن نے کوئی گیس چھوڑی ہیں۔ بندرگاہوں کے بعد یہ اندرون ملک میں بھی دورہ کرنے لگی۔ آج ایک جگہ اس بخار کے حملے کی خبر آتی ہے تو کل دوسری جگہ سے آتی ہے مگر سب جگہ سے یہ بات بھی ساتھ ہی پتہ لگتی ہے کہ تھوڑا سا عرصہ بیماری زور کر کے وہاں سے ہٹ جاتی ہے۔ اور اگرچہ بیشمار لوگوں کو بیمار کر جاتی ہے۔ کمزور بنا جاتی ہے مگر مارتی نہیں ہے۔ پھر اس اثناء میں ایک خبر یہ بھی موصول ہوئی کہ یہ بیماری سرحد میں بھی پھیلی ہے اور وہاں مُہلک ثابت ہو رہی ہے اس کے بعد ہی اور جگہوں سے بھی اس کے مہلک ہونے کی خبریں موصول ہونے لگیں۔

اور یہ پتہ لگا کہ اگرچہ یہ بخار خود مُہلک نہیں ہے مگر اس کے ساتھ نمونیا

وغیرہ اور عوارضات کھڑی ہو جاتی ہیں اور وہ انسان کی ہلاکت کا باعث ہوتی ہیں ستمبر کے آخیر میں اس بیماری کے دوبارہ حملے کی خبریں آنے لگیں اور اکتوبر میں تو سارا مہینہ روزانہ اس کی تباہی کی خبریں پڑھ رہے ہیں - اور ایسا معلوم ہوتا ہے -

کہ پلیگ ہیضہ وغیرہ سب نے اس سے مات کر دیئے

شروع اکتوبر سے ہی بمبئی سے خبریں آنی شروع ہوئیں کہ بیماری کا دوسرا حملہ ہوا ہے اور سخت مہلک ہے - روزانہ تعداد اموات بڑھ رہی ہیں یہاں تک کہ ایکدن میں ۷۶۸ تک نوبت پہنچ گئی - اگرچہ اب جبکہ ۲۶ اکتوبر کی رات کو میں یہ مضمون لکھ رہا ہوں - وہاں اموات قریب ۱۵۰ کے رہ گئی ہیں - مگر وہاں کے بعض ڈاکٹروں کا اب یہ خیال ہے کہ ممکن ہے کہ اس کا تیسرا حملہ ہو - کیونکہ اس بیماری کی پہلی تواریخ سے یہ پتہ لگتا ہے کہ جہاں یہ مرض پھیلا ہے اس کے تین حملے ہوئے ہیں - مگر کئی ڈاکٹروں کا یہ خیال بھی ہے کہ یہ ضروری نہیں ہے اور ہم کو کوئی فکر نہیں کرنا چاہیئے - خدا کرے کہ پچھلی رائے درست نکلے - مگر بمبئی کا کیا ذکر ہے - اب تو جدھر سے خبر آتی ہے یہی آ رہی ہے - ہر جگہ سکول کالج بند ہو رہے ہیں - عدالتیں تک کو کچھ وقت کے واسطے بند کیا جا رہا ہے - جلسے تبدیل ہو گئے ہیں -

۷۶۸ بڑی تعداد معلوم ہوتی ہے اور پلیگ کا جس زمانہ میں وہاں بڑا زور تھا اس وقت بھی وہاں اتنی اموات ایکدن میں کبھی نہیں ہوئی ہیں - مگر یہ بیماری جو تباہی دوسرے شہروں میں کر رہی ہے اس کا خیال کر کے بمبئی ابھی کئیوں سے اچھا رہا ہے - بمبئی کی آبادی ۹۷۹۴۴۵ نفوس کی ہے مگر کانپور جس کی آبادی ۱۷۸۵۵۷ نفوس کی ہے اس میں ۶ سو اموات ایکدن میں ہونے کی خبر آ چکی ہے - دہلی میں ۳۵۰ روزانہ ایکدن ۵۰۳ بھی ہوئی ہیں - گوجرانوالہ جیسے چھوٹے شہر میں ۸۰ روزانہ تک اموات ہوتی ہیں - لاہور میونسپلٹی کی رپورٹ اس وقت میرے سامنے ہیں - ۲۵ اکتوبر سنہ ۱۹۱۸ع کو لاہور میں ۲۴۶ اموات

ہوئیں - ۷۷ ہندو - ۱۵۵ مسلمان اور ۱۴ دیگر ذاتوں کے لوگ مرے - لاہور کی آبادی ۲۲۸۶۸۷ نفوس کی ہے جس کے معنے یہ ہیں کہ شرح اموات لاہور میں بمبئی سے بہت بڑھ گئی ہے - امرتسر میں ۲۵ اکتوبر کو ۱۹۰ - اموات ہوئیں - اس کی آبادی لاہور سے بہت کم ہے - کبھی بھی لاہور امرتسر میں سخت پلیگ کے دنوں میں بھی اتنی اموات نہیں ہوئی ہیں - اس رپورٹ کو پڑھ کر سب سے اول خیال جو میرے دل میں آیا وہ یہ تھا کہ اس کے متعلق ضروری واقفیت جس قدر جلد ممکن ہو پبلک کو پہنچانی چاہیئے -

لاہور میں تمام اکتوبر کے مہینہ میں اس مرض کا زور رہا ہے - کئی مریضوں کے علاج کرنے کا اتفاق ہوا - خود بھی اس بیماری کا شکار ہوئے - گھر میں اوروں کو بھی ہوا اس طرح شہر میں اپنے دوست ویدیہ حکماء کو تجربے ہوئے اُن سے بھی بات چیت ہوتی رہتی ہے - کتب بھی دیکھیں - حالات بھی پڑھے - اب ہم اس قابل ہیں کہ پبلک کی اس معاملہ میں کچھ خدمت کر سکیں گے - چاروں طرف سے دلیش اوپکار کے خریدار یہ لکھ رہے ہیں کہ ہم کو اس بیماری کے متعلق کچھ معلوم نہیں ہے - برائے مہربانی مفصل اس پر لکھیں - جو کوئی شخص ملتا ہے اس کے متعلق کئی سوال کرتا ہے اس واسطے ہم نے اپنا فرض جانا کہ جہاں تک اس وقت اس بیماری کے متعلق گیان ہے وہ عوام تک پہنچانا چاہیئے - نہ صرف حکماء اور معالج بلکہ عوام بھی اس سے پورا فائدہ اٹھا ویں -

اس بیماری نے تو غضب کر دیا ہے ایکدن کے اندر ۲۴۶ - اموات شمشان کی دیواریں توڑ دی گئی ہیں وہاں جلانے کو جگہ نہیں ملتی ہے - قبریں کھودنے کو جگہ نہیں ملتی ہے بعض اوقات تو ایکدم بیسیوں نعشیں یکے بعد دیگرے جاتی دکھائی دیتی ہیں جس نظارے کو ہی دیکھ کر مضبوط سے مضبوط انسان کا دل دہل جاتا ہے - کئی لاوارث لاشیں اس وقت تک پڑی رہتی ہیں جبکہ شہر کی سیوک منڈلیوں میں سے آکر کوئی ان کو نہیں لیجاتا ہے شہر کے اندر سیوک منڈلیاں برابر کام کر رہی ہیں - دوائی دیتی ہیں - خدمت کرتی ہیں - اور مردے لیجا کر جلاتی ہیں کمیٹی کی طرف سے چار سفری ہسپتال شہر کے اندر

گھوم کر غرباء کو دیکھتے اور اسی جگہ ان کو دوائی دیتے ہیں۔ دوائی مفت دی جاتی ہے غرباء کو دودھ مفت دلایا جاتا ہے۔ آریہ سماج کی طرف سے امدادی کام جاری ہے ہندو سرونگ کلب وغیرہ کے جوان بہت کام کر رہے ہیں۔ تن۔ من۔ دھن جس سے بھی کوئی سیوا کر سکے اس کو برابر اس وقت کرنی چاہیئے۔ ایسی تباہی کم از کم ہمارے دیکھنے میں تو نہیں آئی ہے۔ اس قدر اموات بھی کبھی نہیں دیکھیں۔ مگر اموات کے علاوہ بخار کی یہاں تک نوبت ہے کہ شاید ہی کوئی مبارک گھر ہوگا جس کے اندر اس وقت تک کوئی بیمار نہ ہوا ہو۔ بعض گھروں میں کوئی پانی دینے والا نہیں ہے۔ سب بیمار پڑے ہیں۔ جب ایک کو یہ بیماری ہو جاتی ہے تو باری باری سب کو ہونے لگتی ہے۔ بچہ۔ بوڑھا۔ جوان۔ عورت مرد کوئی بھی اس کے پنجہ سے نہیں بچتا ہے۔ کوئی دوست واقف مل جاوے۔ خیر و عافیت پوچھنے پر کوئی نہیں کہتا ہے کہ اس کے ہاں بالکل خیریت ہے۔ شہر کو چھوڑ کر باہر دیہات سے بھی ایسی خبریں آ رہی ہیں۔ جس رشتہ دار کا خط آتا ہے یہی آتا ہے کہ گھر کے بہت سے آدمی بخار سے بیمار پڑے ہیں۔ چھوٹے چھوٹے گاؤں میں جہاں سال بھر میں ایک دو اموات ہوا کرتی ہیں وہاں روزانہ ایک دو اموات ہو رہی ہیں اور مریضوں سے تو کوئی گھر خالی نہیں ہے۔ اخبار پڑھنے سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ ہندوستان کا کوئی حصہ بھی اس وقت انفلوئنزا سے بچا ہوا نہیں ہے کسی جگہ زور ہو کسی جگہ نرم ہو مگر موجود سب جگہ ہے۔ کبھی ایک شہر میں زیادہ اموات ہونے کی خبر آ جاتی ہے کبھی دوسرے شہر سے آ جاتی ہے سطرخہ تو یہ ہے کہ

کوٹھی اور جھونپڑی

کوئی اس کے پنجے سے چھوٹی نہیں ہے لوگ خیال کرتے تھے کہ کھلی ہوا اور صاف کوٹھیوں میں رہنے والے اشخاص پر وبائی امراض کا اثر نہیں ہوتا ہے مگر وہ اصول بھی اس کے سامنے گویا ڈھیلا ہو گیا ہے۔ راجے۔ نواب بڑے بڑے ڈاکٹر۔ وکیل۔ بیرسٹر۔ سیٹھ۔ ساہوکار کوئی اس سے نہیں بچا ہے۔

لاہور میں تو ہم دیکھ رہے ہیں کہ جیسے شہر میں تنگ مکانوں والے مریضوں کے لئے چارپائیاں بچھی ہیں۔ ویسے ہی کھلی کوٹھی والوں کا حال ہے۔ اونچے طبقہ کے ایسے لوگوں میں اموات کم ہوں تو ہوں مگر بچاؤ نہیں ہے۔ خود رائے بہادر ڈاکٹر بال کرشن صاحب کول (جن کی کوٹھی نہائت کشادہ۔ نہایت ہوادار پُرفضا شہر سے باہر ہے) کا لختِ جگر اس مرض میں مبتلاء ہو کر ڈاکٹر صاحب کو داغ مفارقت دے گیا ہے۔ دیال سنگھ کالج کا ایک پروفیسر ان کی عورت۔ ایک دوسرے پروفیسر کی عورت ڈاکٹر میر ہدایت اللہ صاحب پروفیسر میڈیکل کالج لاہور کے بھائی جو کہ باہر رہتے تھے اس خوفناک مرض کا شکار ہو چکے ہیں۔

باہر سے بھی سوڈھی نہال سنگھ لدھیانہ۔ لالہ ملیا رام کھتہ سیکرٹری میونسپل کمیٹی جالندھر۔ شیخ فضل کریم صاحب جونیر سیکرٹری گورنمنٹ پنجاب۔ لالہ شنکر داس صاحب بی۔ اے۔ منصف بھکر۔ پنڈت گلاب چند صاحب پلیڈر راولپنڈی۔ شیخ حبیب اللہ صاحب انسپکٹر پولیس امرتسر وغیرہ اشخاص کی اموات کی خبریں آ رہی ہیں۔ روزانہ اخبارات میں نئے سے نئے نام پڑھے جاسکتے ہیں اور کوٹھیوں والوں کو اب پتہ لگا ہے کہ ہم شہر سے باہر آجانے سے ضروری طور پر وبائی امراض سے محفوظ نہیں ہو گئے ہیں۔ جب راجاؤں کے محلوں کو نہیں چھوڑا۔ اور کل کی اخبار میں ایک راجہ کی موت کی خبر پڑھ چکے ہیں تو ہماری کوٹھیاں ان کے سامنے کیا حقیقت رکھتی ہیں۔

ایک بات ضرور قابل اطمینان ہے کہ اس بیماری کی پلیگ کی طرح

دہشت

ابھی نہیں ہوئی ہے ورنہ نہ جانے کیا حال ہوتا۔ مُردے بھی اٹھا کر لے جانے والے ملتے یا نہیں۔ اگر کبھی پلیگ سے اس قدر اموات ہوتیں تو شہر اس وقت تک نصف سے زیادہ ادھر ادھر بھاگ گیا ہوتا اور بیماروں کے واسطے تیماردار نہ ملتا۔

پچھلے دنوں لاہور میں پلیگ کی اس قدر دہشت تھی کہ گویا ہر ایک کے سامنے

موت دکھائی دے رہی تھی مگر اس وقت بارہ - پندرہ اموات پلیگ سے ہوتی تھیں -
آج اڑھائی سو آدمی ایک دن میں ہمارے اندر سے نکل گئے ہیں یہ خوف ہے افسوس
ہے - رنج ہے - مگر وہ دہشت نہیں ہے کہ لوگ رشتہ داروں کو چھوڑ چھوڑ
بھاگیں! اس کی وجہ یہ ہے کہ باوجود اس قدر تباہی کے یہ پلیگ و ہیضہ وغیرہ امراض
کی طرح مہلک نہیں ہے - پلیگ میں سو آدمی مُبتلاء ہو جاویں تو اسّی - نوّے ۹۰
تک کا بچنا مشکل ہوتا ہے - مگر اگر انفلوئنزا سے سو آدمی بیمار ہوں تو ۹۰ سے
زیادہ بچ رہتے ہیں پانچ - دس بد قسمت چل بستے ہیں -

اڑھائی سو اموات ہونے کا مطلب یہ ہے کہ ہزار ہا مریض ہیں - ڈاکٹر
ٹرنر بمبئی کے ہیلتھ آفیسر نے ڈاکٹروں کے ایک جلسہ میں بیان کیا کہ ۱۲ سے ۲۲
ستمبر ۱۹۱۸ء تک بمبئی میں ۲۴۰۰۰۰ دو لاکھ چالیس ہزار اشخاص مبتلائے
مرض ہوئے جن میں سے ۱۳۲۷۷ تیرہ ہزار دو سو ۷۷ مرے - اس کا
یہ مطلب ہوا کہ اگر سو بیمار ہوئے تو ان میں سے تقریباً پانچ مرے - جن دنوں
زیادہ اموات ہوتی تھیں ان دنوں ممکن ہے زیادہ مرتے ہوں - اگر دگنی تعداد
بھی کر لیں تو ۱۰ فیصدی اموات ہوئی ہونگی - اس کا مطلب یہ ہے پلیگ
ہیضہ کی طرح جسکو بھی یہ مرض ہو جاوے وہ جان سے نا اُمید نہیں ہو جاتا
ہے - نہ عام یہ خیال ہے کہ اس مرض کے ہو جانے سے جان نہیں بچ
سکیگی اس واسطے وہ دہشت نہیں ہے - لاہور میں کئی گھرانے مجھے معلوم
ہیں جن کے سب آدمی اس مرض کا شکار ہو چکے ہیں مگر اب سب راضی ہیں -

کچھ ہی ہو اس وقت ہندوستان میں یہ مرض تباہی کر رہا ہے کئی کام بند
ہیں - بیشمار انسان مر رہے ہیں - جو بچ رہے ہیں وہ اس قدر کمزور ہو رہے
ہیں کہ بعض تو مہینوں بعد اپنی اصلی حالت پر نہ آ سکیں گے - کمزور ہندوستان
اور کمزور ہو رہا ہے - اوہو! ملک کے کیسے برے دن ہیں - جنگ ہے قحط
ہے - پلیگ نے ابھی پیچھا نہیں چھوڑا ہے اور اب یہ انفلوئنزا دم نہیں لینے
دیتا ہے - اس پر بھروسہ ہے

اسے فضل کرتے نہیں لگتی دیر

نام

جس وقت یہ بیماری اول ہی بمبئی میں شروع ہوئی تو اس کا نام وار فیور یا جنگی بخار رکھا گیا - کئی لوگوں نے اسکو پُراسرار بیماری کے نام سے پکارا - مگر جس وقت یہ اچھی طرح سے پھیل گئی - تب محقق ڈاکٹروں نے پتہ دیا کہ یہ نام دراصل اس کا غلط تھا - اور یہ انفلوانزا Influenza ہے جو کہ وباء کی صورت میں کئی بار یورپ میں آگے پھیل چکا ہے - ہندوستان میں بھی یہ ۱۸۹۰ء میں پھیلا ہوا تھا - اور اب پھر یہ دُنیا پر پھیلا ہے - باوجود اس کا اصل نام معلوم ہو جانے کے لفظ پُراسرار بیماری اسپر صادق آتا ہے - واقعی اس کے اندر ایسے ایسے اسرار موجود ہیں کہ عقل حیران ہو جاتی ہے - مثلاً آج تک یہ پتہ نہیں لگا ہے کہ یہ بیماری پھیلتی کیسے ہے - محقق کہتے ہیں کہ بیمار شخص کے منہ یا ناک کی ہوا سے دوسرے مریض پر اس کا اثر ہو جاتا ہے - مگر اس طرح تو اور بھی کئی امراض پھیلتی ہیں - پھر اس کا ایک ملک ہی نہیں بلکہ ایک وقت میں تمام دُنیا پر کیسے اثر ہو جاتا ہے - آج بمبئی سے خبر آتی ہے بیماری پھیل رہی ہے کل مدراس سے - پرسوں کلکتہ سے - چوتھے دن الہ آباد سے پانچویں حیدر آباد سے اور اس طرح بڑھتے بڑھتے سارے ہندوستان پر جھٹ اس نے اثر کر لیا - کوئی صوبہ - کوئی شہر - کوئی قصبہ - کوئی گاؤں اس سے بچا ہوا نظر نہیں آتا ہے - اگر یہی وجہ مان لیویں اور سمجھیں کہ ریل میں مسافر ایک جگہ سے دوسری جگہ آتے ہی رہتے ہیں تو پھر یہ خبریں ساتھ ہی کیوں آتی تھیں کہ مہینہ یا ڈیڑھ مہینہ اس کا زور رہ کر جھٹ آگے چلی جاتی تھی - کیا لوگ اس وقت منہ ناک سے سانس لینا بند کر دیتے ہیں - بمبئی میں اس قدر زور اکتوبر کے شروع میں ہوا آخیر میں فوراً کم ہو گیا - لاہور میں اس قدر زور ہے کہ ۲۵ اکتوبر کو اڑھائی سو اموات ہوئی تھیں - مگر اب محققوں کی یہ رائے ہے کہ فوراً یہ کم ہونی شروع ہو گی کیونکہ ایک ماہ ہو گیا ہے - اور ۶ ہفتہ اس کے زور کا زمانہ ہے اب یہ جاتی رہے گی - یہ ممکن ہے

کہ پھر اس کا حملہ ہو جاوے - جب یہ اس طرح ایک جگہ ہوتی وہاں سے ہٹ کر وہاں سے دوسری جگہ چلی جاتی تو ایسا معلوم ہوتا تھا کہ یہ کوئی پُراسرار بیماری ہے جو ملک کا دورہ کرنے کے واسطے نکلی ہے -

اور دیکھئے پلیگ - ہیضہ وغیرہ وبائی امراض میں یہ سمجھا جاتا ہے کہ علیحدگی بڑا بھاری ذریعہ ان سے بچنے کا ہے - لوگ مکانوں کو چھوڑ کر کھلے میدانوں میں چلے جاتے ہیں علیحدہ مکانوں میں رہتے ہیں - مگر یہاں علیحدگی کا کوئی سوال نہیں ہے - اندر اور باہر ہر جگہ یہ بیماری ہوئی ہے - پہاڑوں کو بھی اس نے نہیں چھوڑا ہے - رائے بہادر گنج بہاری تھاپر صاحب کی پُتری کا انتقال سولن پہاڑ پر ہوا تھا - پچھلے دنوں جب ہم ڈلہوزی پہاڑ پر تھے تو یہ بخار وہاں کافی طور پر معلوم ہوا تھا - آجکل شملہ میں اسکے حملے کی خبریں آ رہی ہیں - ایک بات اور بھی عجیب ہی ہے کہ ایک حملہ دوسرے کو روک نہیں سکتا ہے - چیچک کسی کو ایک دفعہ ہو جاوے مدت العمر تک وہ پھر اس بیماری سے اپنے آپ کو محفوظ سمجھتا ہے - پلیگ بھی جن کو اچھا ہو گی بہت کچھ محفوظ ہو جاتے ہیں - مگر اس کا عجب حال ہے - ایسے کیس ہم نے دیکھے ہیں کہ ایک دورہ ختم ہوا - ابھی دو چار دن میں آرام نہیں آیا کہ پھر دوسرا حملہ ہو گیا - کسی کو تیسرا حملہ بھی ہوا ہے اس واسطے یہ بھی اس مرض میں ٹھیک نہیں ہے کہ ایک حملہ دوسرے سے بچا سکتا ہے -

علمی طور پر دیکھئے بمبئی کے ڈاکٹر (Rosso) صاحب نے جب یہ بیماری پھیلی تو اس کے پھیلنے والے جرمز کو جاننے کی کوشش کی - نیز ڈاکٹروں میں یہ تسلیم کیا جا چکا ہے کہ یہ بیماری ہوائی نہیں - صرف زبردست متعدی ہے اور اس کا زہر بہت جلد پھیل جاتا ہے مگر لگتی ایک شخص سے دوسرے کو ہے تب اس کے جرمز ضرور ہوتے چاہئیں - چنانچہ ڈاکٹر صاحب نے ناک و منہ کی بلغم جو مریض خارج کرتے تھے لے کر اس کا امتحان شروع کیا - مگر اسکی حیرانی کی کوئی حد نہ رہی جبکہ معلوم ہوا کہ جرمز تو بہت قسم کے ملتے ہیں مگر سب اس قسم کے جیسے کہ زکام - نمونیا وغیرہ کئی چھاتی کی امراض میں

پائے جاتے ہیں۔ کوئی جرم نہیں ملا جسکو وہ خاص اس بیماری کا جرم کہہ سکیں۔ اور پہلا حملہ گذر ہی گیا۔ جب پھر دوسرا حملہ ہؤا پھر انہوں نے تحقیقات شروع کی اور ان کو معلوم ہؤا کہ بیماری کے سخت حملوں میں مریضوں کے پیشاب میں بہت سا البیومن خارج ہونا شروع ہوتا ہے۔ دیکھنا چاہیئے کہ ان کو اس البیومن سے کچھ ملتا ہے یا نہیں۔ تحقیقات پر معلوم ہؤا کہ اس کے اندر ایک خاص قسم کا جرم ہے جو پہلے کبھی نہیں دیکھا گیا ہے اور ڈاکٹر صاحب نے یقین کیا کہ اس قسم کے جراثیم اس مرض کا باعث ہیں۔ ابھی تحقیقاتیں ہو رہی ہیں اور آخر کو کیا نتیجہ ہو کہا نہیں جا سکتا ہے۔ اس میں کچھ شک نہیں کہ خدا کی سرشٹی میں نیم اور اصول سے بندھے ہوئے کام ہو رہے ہیں اور انسان کا فرض ہے کہ جو مصیبت آوے اس کے دور کرنے کی تدابیر سوچے خدا نے دماغ اس واسطے عطا کیا ہے مگر اس بات کو بھولنا نہیں چاہیئے کہ

ہمارے دماغوں سے بالاتر کوئی اور دماغ بھی ہے

ہم آجکل مادہ پرستی کے زمانہ میں گذر رہے ہیں۔ خدا پر بہت کم بھروسہ رکھتے ہیں۔ اپنی عقل و دماغ کو سب کچھ کر سکتے ہیں مگر سب کچھ نیم سے ہوتے ہوئے بھی بہت سے ایسے نیم ہو سکتے ہیں۔ جو ہماری سمجھ میں نہ آویں۔ ہم مادہ پرستی کی نظر سے اوپر اوپر دیکھتے ہیں مگر ان کی کئی ایسی وجوہات بھی ہو سکتی ہیں۔ آیور ویدک کتب کے اندر ہمیشہ اس بات کا خیال رکھا گیا ہے۔ ویدک کتب لکھتی ہیں کہ وئید کا کام زندگی دینا نہیں ہے بلکہ تندرستی دینا ہے۔ زندگی کا مالک پربھو انتریامی ہے۔ اور یہ زندگی و موت کے اصول اس کے اپنے ہاتھ میں ہیں۔ بیماریاں ایسی امراض جن سے بہت سے انسان ایکدم مرتے جاتے ہیں خدائی قہر کی صورت میں آتی ہیں اور ہزارہا انسانوں کو لے جاتی ہیں۔ یہاں پہنچکر ہمارے سارے اصول رہ جاتے ہیں۔ ایک مریض پر اعلا سے اعلیٰ ڈاکٹر و حکیم لگے ہوتے پر وہ بچ نہیں سکتا۔ دوسرے کو پانی دینے والا

کوئی نہیں ملتا ہے وہ بچ جاتا ہے۔ کئی ویدوں اور حکیموں کا یہ دعویٰ ہے کہ ان کی دوائی سے بخار ایکدن کے اندر اتر جاتا ہے اور شرطیہ نمونیا ہوتا نہیں ہے۔ اگر یہ سچ ہے تو پھر اڑھائی سو انسان شمشان اور قبروں کی طرف کندھوں پر لدے ہوئے کیوں جا رہے ہیں۔ فرض کرو کہ ان کا کہنا سچ بھی ہو تو بھی ان کی دوائی صرف ان لوگوں تک پہنچ سکتی ہے جن کی زندگی کے دن باقی ہیں دوسروں کو وہ دوائی استعمال کرنے کا خیال بھی نہ آوے گا۔ علاج کرنا ہمارا فرض ہے مریض کی تکلیف کا دور کرنا وید کا کام ہے مگر ہمارا اس معاملہ میں کامل یقین یہ ہے کہ سب کچھ کرتے ہوئے اگر زندگی کے دن باقی نہیں ہیں تو کوئی دوائی کارگر نہیں ہو سکتی ہے۔ بہت لوگ اس خیال کو نہیں مانتے ہیں ہمیں کچھ بحث نہیں ہے جو ہمارا خیال ہے وہ ہم نے لکھا ہے چرک میں جہاں بیماریوں کا ذکر آتا ہے وہاں رشی بھی فرماتے ہیں کہ اس قسم کی امراض کا اصل باعث ادھرم (بے ایمانی) ہے۔ جب ہمارے اعمال کھوٹے ہو جاتے ہیں تو خدا کی طرف سے اس قسم کے قہر نازل ہوتے ہیں۔ علاج اور بچاؤ کے طریقے بتلائے ہیں مگر اصل وجہ اس کی ادھرم بتلائی ہے۔ مادی وجوہات پیچھے آتی ہیں اور ہم لوگ ان مادی وجوہات کا ہی ہمیشہ دھیان رکھتے ہیں۔ اس جگہ سے یہاں اقتباس کرنا خالی از دلچسپی نہ ہوگا۔

چرک سنگھتا میں

اگنی ویش بھگوان آتریہ سے پوچھتے ہیں کہ ہے مہاراج ولیو۔ اگنی وغیرہ بگڑنے کا کیا سبب ہے کہ جس سے یہ بگڑ کر وبائی امراض پیدا کر کے ملک کو تباہ کر دیتے ہیں آتریہ بھگوان بولے کہ ہے اگنی ویش ان وبائی امراض کا اصل سبب تو ایک ادھرم ہے اور اس ادھرم کا مول کارن پہلے جنم کا کیا ہوا کھوٹا کرم ہے اور کھوٹے کرم کا اصل سبب عقل کا بگاڑ یعنی بے علمی ہے۔ جس ملک کے سربرآوردہ اشخاص دھرم کو تیاگ کر پاپ سے زندگی بسر کرتے ہیں۔ تب ان کے ماتحت اور ماتحتوں کے ماتحت اور دیہاتوں۔ قصبوں۔ اور شہروں کے باشندے اور بیوپار کے

تجارت کر کے پیٹ پالنے والے لوگ بھی اس ادھرم پاپ کو بڑھاتے ہیں - تب وہ
پاپ طاقت پکڑتے پکڑتے بڑھتے بڑھتے دھرم کو چھپا دیتا ہے - اس کے بعد ان
پاپی لوگوں کو دیوتا بھی چھوڑ دیتے ہیں - پھر موسمیں بگڑ جاتی ہیں - اس سبب[۱] سے
مناسب موقعہ پر کبھی برستا ہے کبھی نہیں برستا - کبھی تھوڑا کبھی زیادہ - کبھی بے
بہار برستا ہے - ہوا ٹھیک نہیں چلتی - زمین بگڑ جاتی ہے پانی خشک ہو جاتے
ہیں - ادویات یعنی جڑی بوٹیاں اپنے اصلی اوصاف چھوڑ دیتی ہیں - بس ان دیش
کال - وایو جل کے نامناسب دوشوں سے اور ایک دوسرے کے ساتھ اکٹھا کھانے
پینے سے ملکوں کے ملک تباہ ہو جاتے ہیں - اور اس طرح بھگوان آتری جی
طاعون کا اصلی سبب گویا ہم ان لوگوں کا گناہ کی طرف مائل ہونا ظاہر کرتے ہیں - اور
کہ یہ گویا خدا عز و جل کی طرف سے نصیحت نامہ ہے جسکو غصہ میں آکر ہم قہر الٰہی
کے نام سے پکارتے ہیں

اس حالت میں بھگوان آتری جی مختصر احفظ ماتقدم یوں فرماتے ہیں

جن لوگوں میں موت کے خاص آثار نہیں پائے جاتے اور وہ لوگ جو موت کے
معمولی اسباب سے گھرے ہوئے ہیں ان کے لئے قے - جلاب - پچکاری اچھی
ہے اور مناسب طریقہ سے رساین یعنی ٹانک طاقتور ادویات کا استعمال بھی مفید
ہے - ملک کو ناش کرنے والی وبا سے پہلے اکھاڑ کر اکٹھی کی ہوئی دوائیوں کے
استعمال سے جسم کا پرورش کرنا اور مضبوط بنانا مناسب ہے - اور سچ بولنا ہر ایک پر
رحم کرنا - نیک چلن رہنا - ہون آدی یگیہ کرنا جذبات کو قابو میں رکھنا - شانتی
(تحمل) اور آتما رکھشا (ضمیر کا خون نہ کرنا) مناسب ہے - کلیان کاری یا امن کی
جگہوں میں چلے جانا اچھا ہے - دھرم شاستروں) اور جذبات پر قابو رکھنے
والے نیک آدمیوں کا ذکر اذکار کرنا برنگ دھارنگ اور تحمل مزاج انسانوں اور
نیک دوستوں کی صحبت میں بیٹھنا یہ سب اور اس کے ساتھ دوائیاں اور تدبیریں
دیش کو ناش کرنے والے بھیانک کال میں انسانوں کی عمر کو دینے والی کہی گئی ہیں "

---

[۱] ناظرین دیکھیں گے کہ اس بیماری کے پھیلنے کی یہی پہلے ہی وجوہات ہوئی ہیں -

مادی زمانہ میں ہم اپنے سے بالاتر طاقت کو بھول کر صرف اپنی طاقت پر بھروسہ کرتے ہیں اس واسطے بھی سخت تشویش ہوتی ہے اور من دکھی رہتے ہیں - اگر ہم مناسب احتیاط کریں - اور اس کے بعد پھر ایشور پر توکل رکھیں تو ہم کو اس قدر دکھ نہ ہو - نہ اس قدر دوڑ دھوپ ہو - وہی پیدا کرنے والا اور وہی مارنے والا ہے اس پر بھروسہ رکھو انسانی دماغ! تو کس بات کی شیخی کرتا ہے - امریکہ والوں نے کہا کہ سمندر کی چٹانوں سے جہاز ٹکرا کر ٹوٹ جاتے ہیں ایسا جہاز بنانا چاہیئے جو چٹانوں سے ٹوٹ نہ سکے - کوئی سمندری جانور اسکو ڈبو نہ سکے - کروڑ ہا روپیہ سے ایسا جہاز تیار ہوا جسکو انسانی دماغ نے تمام خطروں سے مبرا جانا - جس دن اس نے چلنا تھا دنیا کے بڑے بڑے لوگ اس میں پہلا سفر کرنے کے واسطے آئے - مگر کیا ہوا پہلے ہی دن جب وہ سمندر میں چلا تو ایک برف کا تودا تیرتا ہوا آیا اور اس زور سے اس جہاز سے ٹکرایا کہ جہاز چکنا چور ہو گیا - اور دنیا کے بڑے بڑے دماغ سمندر کے اندر ڈوب مرے -

اس کے برخلاف جب ہم گوالیار گئے وہاں سنا تھا کہ ایک پتھر کاریگر چیر رہے تھے اس کے درمیان تھوڑی سی جگہ کھوکھلی تھی - وہاں سے ایک کیڑا زندہ نکلا جسکو دیکھ کر سب لوگ حیران رہ گئے - بیماری پھیلتی ہے خدا کے بندے بیماروں کی خدمت کرتے ہیں - رات دن ان کی ضروریات بہم پہنچانے میں مصروف رہتے ہیں - وہ ایشور پر توکل رکھتے ہیں اور اپنے فرض سے نہیں ہٹتے - ڈرپوک لوگ دوڑتے ادھر ادھر بھاگتے پھرتے ہیں ان کو نہ رات آرام نہ دن کا چین ہے - پھر بھی جن کی آگئی ہے وہ ڈر کر بھاگتے ہوئے بھی پکڑے جاتے ہیں بلکہ معلوم تو ایسا ہوتا ہے کہ موت سے جو ڈرتے ہیں موت زیادہ تر انہی کو پکڑتی ہے -

ہاں! میں کدھر سے کدھر چلا گیا - میں بیان کر رہا تھا کہ واقعی یہ بیماری اس وقت تک پراسرار ثابت ہوئی ہے اور کسی نے پہلے ہی جو اس کا نام پراسرار رکھا بہت ٹھیک ہے مگر اصل نام اس کا جیسا کہ مشہور ڈاکٹر کرنیل گلین لسٹن col. glen liston نے بیان کیا انفلوائنزا!

ہی ہے - اور

یہہ کوئی نئی بیماری نہیں ہے

بلکہ پہلے بھی ہوتی رہی ہے جیساکہ ہم بھی ابھی بیان کرینگے - ہم خود بھی دیکھتے ہیں - اگرچہ ہم نے جب سے حکمت شروع کی اس قسم کی وباء کبھی نہیں دیکھی مگر ایسے مریض تو دیکھے ہیں جن کو کھانسی - زکام - بخار وغیرہ ہوتا تھا - جس سے خیال ہوتا ہے کہ بخار کوئی خاص قسم کا نہیں ہے ہاں اس کا وبائی صورت میں ہونا خاص ہے ایک شخص کھانے میں پرہیز کرتا ہے اسکو دست و قے ہوتے ہیں - پیٹ درد اور پنڈلیوں میں درد ہوتی ہے - ہیضہ کی طرح ہم اس کا علاج کرتے ہیں اور اس کو ہیضہ کہتے ہیں مگر وہی ہیضہ جب وبائی صورت میں پھیلتا ہے اس وقت کس قدر خوف ہوتا ہے اور کتنا جلدی جلدی پھیلتا ہے - ایسے ہی انفلوانزا ہم کو سخت معلوم ہو رہا ہے اس واسطے کہ یہ سخت وباء کی صورت میں پھیلا ہوا ہے ہم کو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وات شلیشمک جوئر یعنی وات - کف کا بخار (بخار بادی و بلغمی) کی علامات اس میں ملتی ہیں اور اپنی معمولی صورت میں جب یہ پہلے ملتا تھا ہم اسکو اس نام سے پکارتے تھے صرف کیفیات کا فرق ہے جہاں بخار بلغمی ہوگا وہ بہت تیز نہیں ہونا چاہیئے - مگر یہ بخار بہت تیز بھی ہو جاتا ہے ۱۰۵ اور ۱۰۶ تک ہم نے اسکو دیکھا ہے اس کی وجہ ہم کو تو یہ معلوم ہوتی ہے چونکہ اس کے اندر وبائی زہر موجود ہے اس واسطے بخار بہت تیزی پر ہو جاتا ہے اس خیال کو لیکر بعض اس کو وات شلیشمک جوئر نہیں کہتے ہیں - پس اس وبائی صورت کا نام بھی ہم کو دوسرا رکھنا چاہیئے - ہم نے اس کے اندر اول زکام نزلہ تقریباً ضروری ہونے پر پرانی تشیائیک جوئر प्रातिश्यायिक ज्वर یعنی تپ نزلی نام رکھا ہے - یونانی کئی حکماء اسکو پہلے ہی تپ نزلی کے نام سے پکار چکے ہیں - اگرچہ کئیوں نے زکام وبائی بھی لکھا ہے بس یہی نام اس کے عام ہونے چاہیئں -

ڈاکٹری انفلوانزا - ویدک پرانی تشیائیک جوئر - اور یونانی تپ نزلی - اگر کوئی

وات کف جوئر وبائی پکارے تو بھی ہرج معلوم نہیں ہوتا ہے۔ ویدوں میں کوئی اس کو رات شلیشمک جوئر اور کوئی سنّپات بھی کہہ رہے ہیں اور ہر ایک گھور بخار کو سنپات کہدینے کی ہم میں چال ہی ہے۔ اس کو چھوڑ کر یہ علامتی نام رکھ لینے میں ہرج نہیں ہے۔ ایک قسم کے معالجوں کی ایک زبان ہونی چاہیے۔

انفلوئنزا نام اٹلی والوں کا رکھا ہوا ہے۔ جب سترھویں صدی میں اٹلی میں یہ بیماری پھیلی تو انہوں نے اس کو ستاروں کے اثر سے مانا۔ کیونکہ کوئی وجہ ان کو معلوم نہیں ہوتی تھی Influenza لفظ Influence سے بنایا گیا اور یہی نام اس وقت تک مشہور ہے۔ اس وقت سے پہلے مختلف نام اس کو دئے جاتے تھے۔ چنانچہ پندرھویں صدی میں آئرلینڈ میں اس بیماری کے ہونے کا ذکر ایک کتاب میں آتا ہے جہاں اس کا نام fuachd لکھا ہے جس کے معنے سردی کے زکام کے ہیں۔ ایک دوسری جگہ Slaodan نام لکھا ہے جس کے معنے سردی، زکام و کھانسی کے ہیں۔ ایسے ہی ایک جگہ Creatham نام سے اس بیماری کی علامات ملتی ہیں جس کے معنے لرزہ کے ہیں۔ سنہ ۱۵۱۰ء میں جب سارے یورپ میں یہ بیماری پھیلی تو اس وقت کے تواریخ دان ڈاکٹر تھامس شارٹ نے اس کا نام کاکولوچی Cocco luche لکھا ہے۔ فرانس میں Lag اس کا نام رکھا گیا تھا۔ ایسے ہی اور نام بھی دئے گئے مگر آخر وہی نام مشہور ہوا۔

تواریخ

انسائیکلوپیڈیا برٹینیکا سنہ ۱۸۹۶ء کی جلد ۱۳ میں اس بیماری کے بیان میں لکھا ہے:۔ "پرانے حکماء کی کتابوں میں اس بیماری کا ذکر ہے۔ مگر اس کے صحیح بیان زیادہ تر بیچ صدی کے اندر لکھی ہوئی ان مصنفوں کی کتب میں ملتے ہیں جنہوں نے کہ وبائی امراض پر کتب لکھی ہیں۔ مختلف مصنفوں کے بیان اس مرض کی صورت میں ملتے ہیں۔ ایک بات سب کے بیان سے معلوم

ہوتی ہے کہ انفلوانزا کی وباء اچانک شروع ہو جاتی ہے۔ فوراً دُور دُور تک پھیل جاتی ہے اور پھر جلدی ہی بالکل معدوم بھی ہو جاتی ہے۔ انفلوانزا کے بڑے بڑے حملے ۱۷۶۲ء - ۱۷۸۲ء - ۱۷۸۷ء - ۱۸۰۳ء - ۱۸۳۳ء ۱۸۳۷ء - ۱۸۴۷ء اور ۱۸۸۹ء میں ہوئے ہیں - ان وباؤں میں اکثر یہ ایشیا کے کسی حصے سے پیدا ہوئی اور پھر وہاں سے یورپ میں جاکر امریکہ کی طرف چلی گئی کیئوں میں صرف چھ ہفتوں میں انفلوانزا کل یورپ میں پھیل گیا تھا - جہاں یہ ظاہر ہوئی تمام انسانوں کو بلا لحاظ عمر و حالات زندگی اس کا اثر ہوا ہے -

کئی بار یہ ان جہازوں میں پھیل گئی ہے جو کہ خشکی سے بہت دور ہوتے تھے اور جن کا ظاہری تعلق خشکی والوں سے نہ تھا اور پھیلی بھی اس قدر کہ ان کے آدمیوں کو کام کے ناقابل کر دیا - ۱۷۸۲ء میں اس کی کئی مثالیں قائم ہوئیں ......

" اس عجیب بیماری کے اسباب مختلف خیال کرتے رہے ہیں :- اٹلی والوں نے اس کو ستاروں کے اثر سے جانا - کیئوں نے یہ خیال کیا کہ زمین میں کوئی تغیرات ہو کر اس سے زیادہ زہر پھیل جاتا ہے - کیئوں نے یہ کہا کہ آب و ہوا کے خاص اثر اس کا باعث ہیں - مگر ہر موسم اور ہر ایک قسم کی زمین میں اس بیماری کا ہونا ان وجوہات کو غلط ٹھیراتا ہے - جو وجہ اکثر ہوئی وہ یہ تھی کہ کرّہ ہوا میں کوئی زہر پیدا ہو جاتی ہے - مگر اس کی اصلیت کچھ معلوم نہیں ہے - اس پر بھی کئی خیال ظاہر کیئے گئے ہیں - کوئی کہتا ہے کہ ہوا کی الیکٹرک حالتوں میں فرق آجاتا ہے کوئی کہتا ہے کہ آوازون ہوا میں بہت بڑھ جاتی ہے مگر مشاہدات سے کسی کی تصدیق نہیں ہوتی ہے مشاہدات سے زیادہ قرین قیاس یہ وجہ معلوم ہوتی ہے کہ انفلوانزا میں دیگر وبائی امراض کی طرح کرّہ ہوا میں خاص قسم کے باریک جراثیم یا زہر موجود ہوتے ہیں جو کہ دُور دُور پھیلے ہوتے ہیں ان کے علاوہ جب وہ کسی شخص کے جسم میں جاکر اثر کرتے ہیں تو وہاں بڑھ کر سانس وغیرہ سے مرض کو دوسروں

تک اور بھی تیزی سے پہنچاتے ہیں۔ اس بات میں کوئی جھگڑا نہیں کہ یہ بیماری متعدی ہے۔ اس بیماری کا علاج ویسا ہی ہے جیسا کہ ہم نے Catarrh کے بیان میں ذکر کیا۔ مگر خاص طور پر اس کے کمزور کرنے والے اثر کا لحاظ رکھنا چاہیئے اور تمام بیماری میں طاقت کو برقرار رکھنے کی ہر کوشش جاری رکھنی چاہیئے۔"

ڈاکٹر ایس ایس باٹلی والا نے ۲۲ اکتوبر ۱۹۱۸ء کو بمبئی میں ڈاکٹروں کے بڑے جلسہ کا افتتاح کرتے ہوئے فرمایا:۔

"یہ بخوبی معلوم ہو چکا ہے کہ موجودہ وباء اپنی قسم کی پہلی نہیں ہے بلکہ یورپ میں سولھویں صدی میں اس کی خبر ملتی ہے اور اس وقت یہ ایشیا میں بھی ہوئی تھی۔ اور ایک عرب مصنف کے بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ نویں صدی میں عربستان اور میسوپوٹامیا میں پھیلی تھی ہم سے پہلے سعالجوں کو معلوم ہو گا۔ کہ اس بیماری کا آخری دورہ ۹۰-۱۸۸۹ء میں ہو چکا ہے۔ جبکہ اس کا بمبئی اور کلکتہ تک اثر پہنچا تھا۔ اس وقت یقین تھا کہ یہ بیماری یورپ سے ہندوستان میں پہنچی ہے اور اس وقت موجودہ وباء جو کہ ۱۸۹۰ء کی وباء کے بالکل مشابہ ہے وہ بھی مغرب سے آئی ہے"

گرین کی میڈیکل انسائیکلوپیڈیا جلد ۴ صفحہ ۴۲۳ پر اس بیماری کی طبی تاریخ دی ہے مگر بخوف طوالت اس کا کل ترجمہ نہیں کرتے ہیں۔ مختصر یہ کہ ۱۵۱۰ء میں جو انفلوانزا تمام دنیا پر پھیلا وہاں سے اس کی خاص تاریخ چلتی ہے۔ ڈاکٹر تھامسن شارٹ اس کی تواریخ لکھنے والا کہتا ہے کہ یہ بیماری افریقہ سے آئی۔ اول سسلی میں پہنچی۔ پھر سپین واٹلی میں۔ پھر سوئٹزرلینڈ۔ پرتگال۔ ہنگری اور جرمنی میں پھیلی اس کے بعد فرانس برطانیہ وغیرہ میں اس کا اثر ہوا۔

اس کا فوراً حملہ ہوا اور جھٹ تمام یورپ پر پھیل گئی کسی گھرانے کو نہیں چھوڑا۔ بلکہ انسان بھی کوئی شاذو نادر ہی اس کے اثر سے بچا۔ اس مصنف نے جو بیماری کی علامات بیان کی ہیں۔ وہ برابر موجودہ علامات سے ملتی ہیں

اس کے بعد سنہ ۱۷۴۳ء و سنہ ۱۷۵۸ء میں اس وباء کے دورے ہوئے امریکہ میں سنہ ۱۷۶۱ء میں یورپ میں سنہ ۱۷۶۲ء میں۔ ایشیا یورپ میں سنہ ۱۷۸۲ء میں بڑے حملے ہوئے۔ اس سے بھی زبردست حملہ یورپ میں سنہ ۱۷۸۸-۸۹ء اور امریکہ میں بسنہ ۱۷۸۹ء میں ہوا ہے۔

اس کے بعد انیسویں صدی میں ڈاکٹر فنکلر سنہ ۱۸۰۲ء۔ سنہ ۱۸۰۳ء اور ۱۸۳۳ء۔ سنہ ۱۸۳۶-۳۷ء۔ سنہ ۱۸۴۷-۴۸ء کے حملوں کا بیان کرتا ہے مگر ڈاکٹر ہرش ان کے علاوہ سنہ ۱۸۵۰-۵۱ء سنہ ۱۸۵۵ء سنہ ۱۸۵۷-۵۸ء اور سنہ ۱۸۷۴-۷۵ء میں بھی اس کا ہونا بیان کرتا ہے۔

سنہ ۱۸۸۹ء میں جو وباء پھیلی وہ آخری اس کا دورہ تھا۔ اس انسائیکلو پیڈیا میں لکھا ہے کہ مئی سنہ ۱۸۸۹ء بخارا (وسطی ایشیا) میں یہ وباء ظاہر ہوئی وہاں سے شمال مشرق کو بڑھتی ہوئی سائیبریا میں اور شمال مغرب اسی طرف سینٹ پیٹرز برگ میں اور مغرب کی طرف کاکیشیا اور جنوبی روس تک پہنچ گئی پھر اکتوبر۔ نومبر و دسمبر میں یہ بیماری مشرقی یورپ سے وسطی اور مغربی یورپ میں پھیل گئی۔ سنہ ۱۸۹۰ء میں امریکہ۔ افریقہ اور آسٹریلیا میں جا پہنچی اور فنکلر بیان کرتا ہے کہ چند ماہ کے اندر اس نے تمام دنیا کا دورہ[1] کیا۔ عجیب بات یہ ہے کہ جس ملک میں یہ شروع ہوئی وہ جہاں سے آئی تھی اس پر اس کا نام رکھ لیتے ہیں۔ چنانچہ سائیبریا والوں نے چینی بیماری اس کا نام رکھا۔ روس میں سائیبریا کا بخار نام قرار پایا۔ اور مغربی یورپ میں روسی انفلوانزا نام ہوا (جیساکہ اب یورپ سے اول آنے کے باعث اور وہاں جنگ ہونے کے باعث فوراً لوگوں نے اس کا نام جنگی بخار رکھ لیا۔

سنہ ۱۸۸۹-۹۰ء کے اس حملے کے بعد جو کل دنیا پر ہوا دس سال تک اس کا یورپ میں کچھ نہ کچھ اثر رہا۔ کبھی کسی ملک میں ہو جاتی اور کبھی کسی

---

[1] اس وقت بھی بہت سے ممالک سے اس کے حملہ کی خبریں آرہی ہیں۔

ملک میں ہو جاتی تھی۔ بیان کرتے ہیں کہ انگلینڈ و ویلز میں دس دس سال کے عرصہ میں ۸۷۶۷۷ اموات ہوئیں۔ خیال ہے کہ یہ اس سے پہلے سوائے ۱۸۳۱ء کے اس قدر مہلک کبھی ثابت نہیں ہوئی ہے۔

اٹلی میں ۱۸۳۱ء میں یہ جب انفلوانزا کی وبا پھیلی تو ایک لاکھ ۹۴ ہزار آدمی مرے حالانکہ اٹلی کی آبادی صرف تین کروڑ نفوس کی ہے۔ دوسرے حملوں میں اس قدر اموات نہیں ہوئی ہیں۔

مثلاً ۱۸۴۷ء میں جب انگلستان میں یہ بیماری بڑے زور سے پھیلی تھی تو کل ۸ ہزار آدمی مرے تھے حالانکہ صرف بمبئی میں پندرہ دنوں کے اندر ۸ ہزار سے زیادہ اموات ہو گئی ہیں۔

ڈاکٹر سید غلام حسین صاحب جنہوں نے ۱۸۹۱ء میں انفلوانزا پر ایک چھوٹی سی کتاب لکھی وہ ۱۸۸۹ء کی وبا ہندوستان کے متعلق لکھتے ہیں:-

"۱۸۸۹ء کے حالات

"۱۸۸۹ء کے آخر میں ہندوستان کے تمام حصوں میں یہ مرض ایسا پھیلا ہوا تھا کہ اخباروں میں ہمیشہ ہی خبریں پڑھتے تھے کہ فلاں شہر میں کارخانوں کے اتنے مزدور۔ سکولوں کے اتنے طلباء انفلوانزا میں مبتلاء ہونے کے باعث غیر حاضر ہیں۔ فلاں مقام پر کوئی گھر نہیں جس میں ایک دو مریض اس مرض کے نہ ہوں۔ کہیں کارپردازان مطبع کی علالت سے اخبار بند ہیں۔ کسی فوج کے بہت سے آدمی اس بیماری سے اسپتال میں پڑے۔ غرضیکہ پہلے تو یہ موذی لندن میں تھا اور وہاں کئی نامی آدمی اس کی نذر بھی ہوئے۔ پھر بذریعہ چند ولایتی مسافروں کے جو اس مرض میں گرفتار تھے یا بخیال بعض تجارتی اشیاء کے وسیلہ سے یہ عارضہ بمبئی میں آیا اور وہاں سے رفتہ رفتہ ایسا پھیلا کہ بڑے بڑے شہر کیا قصبات و دیہات بھی اس کے اثر سے محفوظ نہ رہے۔ پچھلا سال تو خیریت سے گذرا مگر امسال پنجاب و دیگر اضلاع میں پھر نمایاں ہوا۔ روسی اس کو چینی زکام کہتے ہیں اور وہ

سمجھتے ہیں کہ ان کے ملک میں یہ مرض چین سے آیا تھا۔ جرمن واٹلی والے اس کو روسی زکام بولتے ہیں کیونکہ ان کا خیال ہے کہ روس سے یہ عارضہ ان کے ملک میں گیا تھا۔ پس اس اصول سے تو اس کا نام لیدبین زکام ہونا چاہئے کیونکہ یورپ سے یہ مرض ہندوستان میں آیا ہے۔ مگر یہاں کے عوام تو یہ بھی نہیں سمجھتے کہ یہ مرض وبائی ہے یا کہیں سے آیا ہے بلکہ جو لوگ محض بے سمجھ ہیں اُن کے روبرو کسی غیر ملک سے اس کا آنا بیان کیا جائے تو قہقہہ لگاتے ہیں۔ ہاں ڈاکٹر و تعلیمیافتہ آدمی جو اس کو جانتے ہیں وہ اس کو انفلوانزا کہتے ہیں اور چونکہ وباء کی صورت میں نمایاں ہوکر نہائت ہی جلد پھیل جاتا ہے۔ اس لئے اس عارضہ کو ایپڈمک کٹاریا ایپڈمک برنکائیٹس یعنی وبائی زکام بھی بولتے ہیں"۔

اس بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ اگرچہ اس وقت بھی کل ملک مُبتلائے مرض ہوا مگر اس قدر ہلاکت نہیں ہوئی تھی۔ اس کے بعد اب یہ ہندوستان میں آیا ہے۔ خدا جانتا ہے کہ یہ کب پیچھا چھوڑتا ہے۔

اسباب مرض

یہ بات کہ یہ مرض شروع کیسے ہو جاتی ہے ابھی تک راز سربستہ ہے ۲۲ اکتوبر سنہ ۱۹۱۸ء کو ڈاکٹر ایس ایس باٹلی والا بمبئی کے جلسہ میں بیان کیا کہ اس وقت یہ تمام محقق مان چکے ہیں کہ یہ بیماری از حد متعدی ہے اور ہوا سے پیدا شدہ نہیں ہے جیسا کہ پہلے خیال کیا جاتا تھا۔ مگر ہماری سمجھ میں یہ بات نہیں آتی ہے۔ مانا کہ یہ بہت جلدی ایکدوسرے سے پھیلتی ہے مگر آخر یہ پیدا ہی کیوں ہوتی ہے۔ جہاں یہ شروع ہوتی ہے وہاں ہی سہی مگر کوئی اسباب تو ضرور پہلے ہونے چاہئیں۔ پھر چاہے کہہ دیجئے کہ یہ اپنے تیز متعدی اثر سے تمام دنیا پر پھیل گئی مگر پیدا تو خاص حالات میں ہوتی ہوگی۔ ارضی یا سماوی ضرور کوئی اسباب اس کے شروع کرنے کا باعث ہوتے ہوں گے۔ تو پچھلی وبائیں جب شروع ہوئیں اس وقت کے حالات تو ہم کو معلوم نہیں مگر اس وقت کیا ممکن نہیں ہے کہ یہ بیماری ہوا کے اندر عظیم جنگ کے دھوئیں کے باعث کبھی

زہر کے پیدا ہونے سے شروع ہو کر ہر چہار طرف پھیل گئی ہو۔ یا ممکن ہے کوئی اور وجوہات ہوں جو پہلے بھی ہوتے رہے ہوں اور اب بھی ہوں مگر ابھی تک وہ کسی کو معلوم نہیں ہو سکے۔

چرک میں جیسا کہ لکھا ہے کہ ہر وبائے کے شروع ہونے سے پہلے موسموں میں تیز ہوتا ہے۔ وہی تغیر پہلے یہاں بھی موجود تھا۔ ڈاکٹر ٹرنر صاحب ہیلتھ آفیسر بمبئی نے ڈاکٹروں کے جلسہ میں ۲۲ اکتوبر کو بیان کیا:-

"جون میں بمبئی کی حالت ایک بڑے بھاری Incubator (جرمز پیدا کرنے والے برتن) کی سی ہوئی تھی۔ امراض کے جراثیم بڑھانے کے کل سامان اس میں موجود تھے۔ حرارت۔ نمی۔ اسباب کی حالت سب کے سب اس کے موافق تھیں۔ شہر تو آگے ہی گنجان آباد ہے اور بیوپاری لوگ اس کثرت سے بستے ہیں اور ایسی حالتیں رہتے ہیں کہ کوئی وبائی بیماری ہو یہاں فوراً پھیل سکتی ہے۔ مان سون کی ناواجب حالت کرّہ ہوا میں گرد و غبار بہت ملا ہوا تھا۔ مینہ جو کہ وبائی اثرات کو دور کرنے کے واسطے ایسا ضروری ہے برسا نہیں تھا۔ ان حالات کے اندر بیماری کا پھیلنا ضروری تھا۔ ۲۲ جون کو عام پبلک کے اندر بیماری پھیل گئی"۔

اس اقتباس سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ کرّہ ہوا کی خاص حالت بیماری پھیلانے کے واسطے ضروری ہے۔ اوپر جو انسائیکلو پیڈیا برٹینیکا کا اقتباس درج ہو چکا ہے اس سے بھی یہ صاف عیاں ہے کہ ستاروں کا اثر یا موسم وغیرہ کی باتیں غلط ہوں۔ مگر اس بات کو ایسی مشہور کتاب میں بھی مانا گیا ہے کہ ہوا کے اندر کوئی زہر پیدا ہوتا ہے جو کہ بیماری کا باعث ہوتا ہے اگر یہ نہ ہوتا تو خشکی سے دور جہازوں میں جہاں کوئی پہلے اس مرض کا مریض نہ تھا دبائ پھیلنے کے وقت کیسے پھیل گئی۔

جناب رالو رسل (Rollo Rassel) نے ۱۸۹۰ء کی وبا کی نسبت یہ خیال ظاہر کیا کہ ممکن ہے اس کے شروع ہونے کی وجہ یہ ہوئی کہ ۱۸۸۶ء میں جو چین میں سخت طوفان آیا تھا۔ اس سے کرّہ ہوا میں بہت سی

گر دل گئی ہو۔ اس خیال کو مانا نہیں گیا۔ مگر ڈاکٹر ای سائیمز تھامسن نے یہ بیان کیا کہ اتنا ضرور ہے کہ کرّہ ہوا کے اندر گرد و غبار کا ہونا انفلوانزا کے جرمز کو ایک جگہ سے دوسری جگہ لیجانے کا باعث ہوتا ہے۔ گویا کہ گرد و غبار سے مرض دور دور تک پھیل جاتی ہے مگر مرض پیدا ہونے کی یہ وجہ نہیں ہے۔ مئی ۹، ۱۸۹۱ء کے برٹش میڈیکل جرنل میں ایک ڈاکٹر نے بیان کیا کہ انفلوانزا ایک سے دوسری جگہ سطح زمین پر سے پھیلتا جاتا ہے۔ ۱۸۸۹ء کی وباء پھیلنے کے متعلق گرین انسائیکلو پیڈیا میں لکھا ہے کہ:۔

"خیال ہے کہ انفلوانزا کے جراثیم چین سے ہوا کی لہروں کے ساتھ ساتھ جو بوجہ سردی سمندر کے اوپر رہیں بحر الکاہل پر بہتے ہوئے شمالی امریکہ میں پہنچ گئے اور اس طرح سے آگے پھیلتے گئے۔ ڈاکٹر ایچ فرانکلن پارسنز نے ۱۸۹۰ء میں جو رپورٹ گورنمنٹ انگلینڈ کو بھیجی۔ اس میں بھی ہوا کے ذریعہ ان جرمز کا جانا لکھا ہے۔ انہوں نے یہ بھی لکھا ہے کہ بیماری کا دورہ مشرق سے مغرب کو ہوا۔ جب کہ ہوائیں زیادہ تر مغرب سے مشرق کو زمین پر سے چلتی ہیں۔ اس کا جواب آپ نے یہ دیا ہے کہ یہ جراثیم زمین سے اوپر چڑھنے والی ہوا کی لہروں سے ملکر ہوا کے اوپر کے طبقہ میں چلا جاتا ہے۔ جہاں ہوائیں زمین سے مختلف سمت کو بہا کرتی ہیں اور اس طرح سے اوپر چلتا ہوا جہاں نیچے اترنے والی لہریں ہوں وہاں پہنچ جاتا ہے۔ اس طرح کے کئی خیالات ظاہر کئے جا چکے ہیں مگر اصلیت ابھی تک معلوم نہیں ہوئی ہے اور آخر بھگوان اتریے کا کہنا ماننا پڑتا ہے کہ اصل وجہ اس کی ادھرم (بے ایمانی) ہے۔ جبکہ جہان کے اندر ہم سے بالاتر طاقت ایسے تغیرات پیدا کر دیتی ہے کوئی نہ کوئی وباء کھڑی ہو جاوے اس واسطے ہمارے لئے صرف یہ جاننا اب یہ ضروری رہ جاتا ہے کہ یہ زیادہ تر پھیلتی کیسی ہے۔

ڈاکٹر باٹلی والا نے بیان کیا کہ گنجان آبادی کھلی ہوا کا نہ ہونا۔ صفائی کی کمی اور غریبی اس کے پھیلانے کے مددگار ہیں۔

مگر ڈاکٹر سر سی جے۔ ڈبلیو مور ایم۔ ڈی۔ ایف۔ آر۔ سی۔ پی۔ آئی۔ ڈی۔ پی

ایس۔ سی جس نے ۱۸۸۹ء میں اس مرض کا تجربہ حاصل کیا اور اس مرض کا خاص محقق جان کر انسائیکلوپیڈیا میں اس سے مضمون لکھوایا گیا۔ وہ آجکل کے ان تمام ڈاکٹروں کے برخلاف لکھ رہا ہے۔

"انفلوانزا پھیلنے کا کوئی تعلق موسم۔ آب و ہوا وغیرہ سے نہیں ہے اور نہ ہی گنجان آبادی یا کھلی ہوا کا نہ ہونا اور کمی صفائی اس بیماری کو بڑھاتے معلوم ہوتے ہیں۔ ۹۰-۱۸۸۹ء کی وبا میں ڈبلن میں ہم نے دیکھا کہ انفلوانزا جیسے جلد ہی شہر کے اندر گنجان آبادی میں پھیلا ایسے ہی باہر کوٹھیوں میں پھیلا۔ اس مرض کا معاملہ دیگر تمام وبائی امراض مثلاً محرقہ۔ چیچک۔ سرخ بخار۔ خسرہ وغیرہ سے مختلف ہے" اور یہی بات ہم نے خود اس دفعہ لاہور میں دیکھی ہے۔ شہر اور سول اسٹیشن برابر مبتلائے مرض ہیں۔ معلوم یہ ہوتا ہے کہ جب اس وبا کا دورہ ہوتا ہے اس وقت کوئی جگہ اس سے بچتی نہیں ہے۔ جن لوگوں کے جسم صاف ہیں قواعد حفظان صحت کے پورے پابند ہیں پرماتما پر بھروسہ رکھ کر ڈر سے گھبراتے نہیں ہیں۔ کھلی ہوا ورزش کے شوقین ہیں۔ اس قسم کے لوگ چاہے وہ شہروں میں ہوں یا کوٹھیوں میں اکثر بچ جاتے ہیں یا اگر مبتلائے مرض ہوں بھی تو بہت ہلکا حملہ ہوتا ہے۔ اس قسم کی احتیاط بیشک رکھنی چاہیے کہ جہاں جراثیم کے جلد ہم تک پہنچنے کا اندیشہ ہو اس سے بچیں۔ مگر اصل بچاؤ وہی ہے کہ ہمارا جسم مواد فاسد سے مبرا ہو۔ اس کے اندر اس قدر طاقت ہو کہ جو جراثیم اس کے پاس جاویں ان کو ہلاک کر دے۔ یہ کھلی ہوا۔ صفائی وغیرہ بھی ضرور کچھ نہ کچھ اثر رکھتی ہیں مگر اتنا نہیں جتنا کہ خیال کیا جاتا ہے۔

ڈاکٹر ٹرنر نے بمبئی کی میٹنگ میں جو اعداد و شمار متعلقہ شرح اموات بیان کئے وہ یہ ہیں:۔ ہندوؤں میں ۱۵،۷۸ فیصدی۔ مسلمانوں میں ۱۴،۱۸ فیصدی۔ پارسیوں میں ۷،۲۴ فیصدی۔ عیسائیوں میں ۱۱،۹۷ فیصدی یوریشنوں میں ۹،۳۲ فیصدی اور یورپینوں میں ۵،۶۳ فی صدی یہ دو ہفتہ کی اموات کے اندازہ سے بتایا گیا ہے ممکن ہے اس کے بعد کچھ اختلاف بھی ہوا ہو۔ بہرحال حفظان صحت کے مطابق طرز زندگی رکھنے کا کچھ اثر

ضرور معلوم ہوتا ہے - اس مرض کو پیدا کرنے والا ایک قسم کا جرم ہے - وہ کیا ہے - کیا شکل ہے اس بحث میں ہم پڑنا نہیں چاہتے ہیں - سوال صرف یہ ہے کہ یہ جراثیم پھیلتے کیسے ہیں اس کے متعلق بھی مختلف خیال ہیں - بعض ڈاکٹر تو کہتے ہیں کہ یہ صرف (Contageous) یعنی چھوت دار ہے - صرف ایک مریض سے دوسرے کو اس کے ساتھ چھونے سے چیچک - محرقہ وغیرہ کی طرح لگتی ہے - مگر یہ خیال ہم کو ٹھیک معلوم نہیں ہوتا ہے مانا کہ یہ چھوت دار ہی ہے مگر ہوا کے ذریعہ بھی اس کا اثر ضرور ہوتا ہے - ایسی صورتیں بھی ہو جاتی ہیں کہ ایک مریض کی ایک شخص تیمار داری کرتا ہے اس کی جسمانی حالت جرمز کا مقابلہ کرنے والی ہے تو اپنے گھر میں آکر جو دوسروں سے ملتا ہے تو اگرچہ وہ بچ گیا - وہ جن سے ملتا ہے ان کو بیماری ہو جاتی ہے - انسائیکلو پیڈیا میں یہ بھی ذکر ہے کہ ایک ملک سے دوسرے ملک میں پارسل وغیرہ یا سامان سوداگری کے آنے سے بھی یہ بیماری پھیلی ہے - بعض ڈاکٹران تو کہتے ہیں کہ ہوا کے ذریعہ دور اس کا اثر پہنچتا ہے مگر دوسرے یہ بھی کہتے ہیں کہ اگرچہ ہوا کے ذریعہ اثر ہوتا ہے مگر وہ دور تک نہیں جاتا ہے - مثلاً ایک شخص بیمار ہے تو اس کے سانس سے جراثیم جو خارج ہوتے ہیں وہ اس کے نزدیکی شخصوں پر اثر کرتے ہیں - جہاں کسی شخص کے اندر انفلوانزا کے جراثیم داخل ہوئے اس کو چاہے ابھی بخار کی کوئی علامت ظاہر نہ ہو مگر اس کا سانس فوراً ہی زہر دار ہو جاتا ہے اور اس طرح نہ جانتے ہوئے وہ دوسروں میں مرض پھیلاتا پھرتا ہے - اس خیال کے ڈاکٹران کہتے ہیں کہ یہی وجہ ہے کہ یہ مرض اس قدر جلدی پھیل جاتی ہے - سنہ ۱۸۸۹ء میں اس کے متعلق یہ خیال تھا کہ

"یہ بیماری خاص قسم کے جراثیم سے پیدا ہوتی ہے جو سطح زمین کی ہوا اور پانی میں ہوتے ہیں - اور پانی پینے یا سانس لینے سے گلے یا ناک میں چلے جاتے ہیں اور گلے میں پہنچ کر بتلاش غذا ہوا کی نالیوں میں ادھر ادھر پھرتے ہیں - ان کی حرکت کے سبب سے ہوا کی نالیوں کی لعابدار جھلی میں خراش ہوتی ہے اور بوجہ خراش کے جب بلغم پیدا ہو جاتا ہے تو بذریعہ چھینک دکھانسی کے

طبیعت اس کو دفع کرنا چاہتی ہے پس کھانسنے و چھینکنے سے وہ مادہ خارج ہو گیا تو کوئی تکلیف نہیں ہوتی۔ مگر اگر طبیعت مغلوب ہو جاوے اور اس مادے کو نہ نکال سکے تو دردِ سر۔ اعضائے شکنی اور بے چینی پیدا ہوتی ہے“۔

علامات

انسائیکلوپیڈیا برٹانیکا میں لکھا ہے :۔

”انفلوانزا ایک متعدی تھوڑے عرصہ کا بخار ہے۔ جس میں خاص طور پر اعضائے تنفس اور اعضائے انہضام کا کٹار (نزلہ) بھی ہوتا ہے اور یہ اکثر کرکے وباء کے طور پر ظاہر ہوتا ہے۔ اس بیماری کی علامات اچانک بڑھتی ہیں اور ایک سخت زکام کی تمام علامات موجود ہوتی ہیں۔ اوّل اوّل جاڑا یا لرزہ ہوتا ہے جس کے بعد جلدی بُری قسم کی دردِ سر شروع ہو جاتی ہے اور پیشانی میں سختی معلوم ہوتی ہے آنکھوں سے پانی چلتا ہے کبھی چھینک ہوتی ہے اور ناک بہنے لگتا ہے۔ اس کے بعد حرارت بڑھتی ہے اور گلا دُکھنے لگتا ہے آواز بھاری ہو جاتی ہے کھانسی ہوتی ہے اور کبھی سانس میں بھی تنگی ہوتی ہے۔ حرارت بہت بڑھ جاتی ہے۔ نبض سریع مگر کمزور ہوتی ہے اور چہرا جو کہ پہلے خشک تھا تر ہو جاتا ہے اور کہتے ہیں کہ اس سے خاص قسم کی بُو بھی آتی ہے۔ نظامِ ہاضمہ پر بھی اس کا اثر ہوتا ہے۔ بھوک جاتی رہتی ہے پیاس زیادہ لگتی ہے۔ قے ہوتی ہے اور کبھی دست بھی ہو سکتے ہیں۔

ان علامات کے ساتھ طاقت میں فوراً کمی واقع ہوتی ہے اور دل بہت کمزور ہو جاتا ہے جو کہ اس بیماری کی خاص علامتیں ہیں۔ دو تین دن کے بعد اس علامات میں کمی ہونی شروع ہوتی ہے مگر سخت حملوں میں اور بوڑھے اشخاص کی حالت میں بہت مدت تک سخت کمزوری رہتی ہے۔ یا ہو سکتا ہے کہ چھاتی کی کوئی سوزشی مرض ہو کر زیادہ خطرہ ہو جاوے۔ خود انفلوانزا بہت مہلک بیماری نہیں ہے۔ اگرچہ بعض وبائیں جیسے کہ ۱۷۶۲ء کی مہلک ہی رہی ہیں۔ اس بیماری سے شرح اموات عموماً ۲ فیصدی خیال کی جاتی ہے مگر جب وبائے کا

بہت زور ہوتا ہے تو اس تھوڑی نسبت کے ہوتے پر بھی اموات کی تعداد بہت ہی بڑھ جاتی ہے"۔

ڈاکٹر سر ڈبلیو مُور صاحب گرین انسائیکلو پیڈیا میں کہتے ہیں۔

"بچوں کی نسبت جوان اس بیماری سے زیادہ بُری طرح قابو میں آتے ہیں ابھی ایک آدمی بالکل تندرست ہے کہ فوراً اس کی طبیعت کچھ علیل معلوم ہوکر جاڑا لگتا ہے یا کبھی ملیریا کی طرح لرزہ ہوتا ہے۔ اس کا سر درد کرتا ہے۔ اس کی آنکھوں کے ڈیلوں یا آنکھوں کے پیچھے درد ہوتا ہے اور آنکھیں ایسی نازک ہو جاتی ہیں کہ ہاتھ لگانے سے درد کرتی ہیں۔ جلدی اس کے جسم میں درد یا شروع ہو جاتی ہیں۔ جو خاصکر گردن کی گدّی۔ کمر۔ گھٹنے اور پسلیوں کے کناروں پر زیادہ درد ہوتی ہے۔ اور مریض کو کبھی نیند نہیں آتی ہے اور کبھی ہذیان بھی ہوتا ہے کبھی عارضی طور پر قوت شامعہ۔ قوت ذائقہ اور قوت سامع جاتی رہتی ہیں۔ آنکھیں تیز چلتی ہیں۔ آنسو بہتے ہیں۔ روشنی ناپسند معلوم ہوتی ہے اور شاذ و نادر سخت درد کان بھی ہوتی ہے۔ طاقت حرقہ جیسے سخت بخار کی نسبت بھی زیادہ جلدی جواب دیدیتی ہے کہ چند گھنٹوں کے بعد اسکو بستر پر پڑنا پڑتا ہے۔ نظام ہاضمہ و نظام سانس بھی نہیں بچتے ہیں۔ زبان پر ملائی دار یا کمبل کی طرح موٹی تہ جمی ہوتی ہے۔ ذائقہ خراب ہو جاتا ہے۔ سانس بھاری اور کبھی بودار ہوتا ہے۔ بھوک بالکل بند ہو جاتی ہے بلکہ غذا سے نفرت بھی ہو جاتی ہے۔ متلی اور قے مریض اور بھی تکلیف دیتے ہیں۔ اکثر قبض مگر کبھی کبھی دست ہوتے ہیں۔ کبھی زہر کا اثر زیادہ تر اعضائے تنفس پر ہوتا ہے کھانسی ہونا۔ بلغم نکلنا۔ چھاتی گھٹی ہوئی معلوم ہونا۔ سانس تنگی سے آنا یہ عام علامات ہوتی ہیں۔ اصل بات یہ ہے کہ انفلوانزا کا زہر انسان کے جسم میں کمزور حصّہ پر جاکر اپنا قبضہ جماتا ہے۔ اگر مریض اعصابی مزاج کا ہو تو اعصابی امراض کھڑی ہوتی ہیں۔ اگر مریض کا رجحان اعضائے انہضام یا اعضائے تنفس کے نزلہ کی طرف ہو تو انفلوانزا کے زہر سے یہی علامات زیادہ بڑھ جاتی ہیں۔ یاد رہے کہ نزلی علامات بہت تیز بھی ہو سکتی ہیں اور ممکن ہے کہ موجود

بھی نہ ہوں۔ ۱۸۸۹ء کے انفلوانزا پر جو رپورٹ ڈاکٹر پارسن نے لکھی ہے۔ اس میں اس نے بیان کیا ہے کہ نزلہ زکام کی غیر موجودگی سے بعض بیماروں کو انفلوانزا کا بیمار کئی ڈاکٹروں نے نہ مانا۔ مگر یہ نزلہ زکام ضروری نہیں ہے۔ ڈاکٹر صاحب موصوف نے اس سے پہلی وباؤں کے متعلق لکھنے والے ڈاکٹروں کی بھی رائیں دی ہیں۔

سر ولیم گیئرڈنی (Gairdney) ۱۸۶۲ء کی وباء سے متعلق لکھتا ہے:۔

"اگرچہ زکام نزلہ بہت زیادہ ہوتا ہے اور بہت سخت ہو سکتا ہے۔ مگر دراصل بیماری بخار کی ہے نزلہ کی نہیں ہے۔ اور ہو سکتا ہے کہ کبھی نزلہ بالکل نہ ہو یا بہت معمولی سا ہو۔"

اسی طرح سے سر سیموئل ولکس (Samuel wilks) نے ۱۸۴۷ء کی وباء کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے:۔ "اگرچہ انفلوانزا کا دوسرا نام زکام وبائی کہتے ہیں مگر زکام ضروری علامت نہیں رہی ہے۔ بہت سے سخت کیسوں بلکہ مہلک کیسوں میں زکام بالکل نہیں تھا۔"

۱۷۸۲ء کی وبائے کے متعلق رائل کالج آف فزیشنز کی رپورٹ میں لکھا ہے وہ علامات جو تمام میں پائی جاتی تھیں اور جو مرض کی مخصوص علامت معلوم ہوتی ہے وہ پیشانی، کنپٹیوں اور کبھی تمام چہرہ میں تکلیف درد اور کھچاوٹ کا احساس ہے۔ جس کے ساتھ گال کی ہڈیوں کے ساتھ عضلات کے نیچے خراش زخم کی سی درد کا احساس بھی ہوتا ہے۔ یہ زکام ہونے سے پہلے ہی ظاہر ہوتی تھی اور کبھی اس کے بعد زکام نہیں ہوتا تھا۔"

ڈاکٹر سید غلام حسین صاحب کی کتاب میں یہ علامات لکھی ہیں:۔

درد سر، سستی اور اعضائے شکنی سے جاڑا لگ کر بخار چڑھ آتا ہے۔ لیکن یہ بخار شدید نہیں ہوتا۔ بلکہ اس رنگ میں خفیف اور ملیریا مسلسل کی قسم کا ہوتا ہے یعنی اکثر اوقات موجود رہتا ہے اور کبھی کم ہو جاتا ہے خاصکر صبح کو کم اور شام کو زیادہ ہوتا ہے لیکن ۴ سے ۸ روز تک چڑھا رہتا ہے جلد خشک و گرم ہوتی ہے۔ شروع میں نبض کودنیوالی و ممتلی و سریع الحد آخر

میں ملائم و باریک دبلی۔ سر میں درد و دوران ہوتا ہے۔ پیشاب گہرے رنگ کا ہوتا ہے
پیشانی کا درد بہت تکلیف دیتا ہے نیند نہیں آتی۔ بعض اوقات ہذیان بھی ہو
جاتا ہے۔ عصبی و عضلاتی کمزوری بہت ہوتی ہے جس کے سبب سے مریض دفعتاً
نڈھال و پست ہمت ہو جاتا ہے۔ منہ کا ذائقہ بالکل بگڑ جاتا ہے۔ حلق
منہ و زبان میں درد معلوم ہوتا ہے تھوک نگلنے میں تکلیف ہوتی ہے۔ بھوک کم
یا بالکل زائل ہو جاتی ہے پیاس بہت لگتی ہے۔

"زکام اس مرض کی مقدم علامت ہے ابتدا میں تو آنکھ و ناک میں خشکی و
جلن معلوم ہوتی ہے پھر چھینکیں آتی ہیں ناک بہتی ہے اور نتھنوں سے خراب
بھورے رنگ کی رطوبت درد کے ساتھ جاری رہتی ہے۔ قوت شامہ کم ہو
جاتی ہے آنکھیں ڈبڈبائی معلوم ہوتی ہیں۔ غرضیکہ کل علامات زکام کی
شروع سے ہی پائی جاتی ہیں۔ کھانسی زور سے اٹھتی ہے اور خاصکر رات کو
بہت تکلیف دیتی ہے۔ بلغم زرد رنگت کا نکلتا ہے اور کھانسنے کے وقت
درد سر کی زیادتی ہوتی ہے کبھی تو زکام کم ہوتا ہے اور گلا ہے حنجرہ ہوا کی
نالیوں تک سوزش پہنچ جائے تو آواز بھاری ہو جاتی ہے یا بیٹھ جاتی ہے
شروع میں کھانسی خشک اٹھتی ہے مگر کچھ روز بعد بلغم آنے لگتا ہے کوتہ دمی
اور سینہ پر تناؤ و بھاری پن معلوم ہوتا ہے۔ جب زکام کی علامات خفیف
ہوتی ہیں تو کمزوری اور بھی زیادہ ہوتی ہے۔

"بعض دفعہ نکسیر پھوٹتی ہے۔ کان میں بھی سوزش پھیل جاتی ہے۔
جس سے کان میں طرح طرح کی آوازیں آتی ہیں یا سماعت میں فرق پڑ جاتا ہے
بعض مریضوں کے فم معدہ پر درد ہوتا ہے۔ ابکائیاں آتی ہیں۔ قے ہوتی
ہے دست لگ جاتے ہیں اور ایسی حالت میں زبان سرخ نظر آتی ہے لبوں پر
دانے نکل آتے ہیں پھر زکام کی علامات ۵-۷ دن کے اندر کم ہونے لگتی ہیں"

مندرجہ بالا تینوں اقتباسوں سے ناظرین بخوبی انفلوانزا کی علامات کو
سمجھ گئے ہوں گے۔ مگر ان دنوں جو کچھ اپنے مشاہدے میں زیادہ تر علامات
آئی ہیں ان کو مختصراً لکھ دینا ضروری ہے۔ ڈاکٹر کہتے ہیں کہ اس بیماری کا

جب زہر دوسرے کے جسم میں جاتا ہے تو ایک سے تین دن کے بعد اس شخص کو بیمار کرتا ہے۔ ہم نے دیکھا ہے کہ ایسا بہت کم حالتوں میں ہوا ہے۔ اور اگر ایسا ہوا اور کسی مریض نے ہاتھ پاؤں ٹوٹنے طبیعت مضمحل رہنے۔ کامل سستی کام پر جی نہ لگنے۔ اعضائے شکنی وغیرہ کی شکایت کی تو اسی وقت ادویات دینے سے بیماری رک بھی گئی یا بہت خفیف ہوئی۔ مگر اکثر مریضوں کے یہ صورت پیش نہیں آتی تھی۔ معلوم ہوتا تھا کہ ادھر زہر پہنچا کہ دو چار گھنٹوں کے اندر ہی بیماری کا زور ہو جاتا تھا۔ آنکھوں کی سرخی۔ اعضائے شکنی۔ سستی کاہلی وغیرہ شروع ہونے کے ساتھ ہی علامات بڑھنی شروع ہو جاتی ہیں۔

مریض جن کو دیکھنے کا اتفاق ہم کو ہوا ان میں یہ باتیں عام تھیں :۔ سر درد سخت ہونا۔ کمر میں درد ہونا۔ کسی کی تو کمر سیدھی نہ ہوتی تھی۔ گلا گھٹ جاتا۔ کھانسی اکثر خشک اور کبھی بلغمی ہونا۔ ناک کا بند رہنا۔ آواز کا بھاری ہونا۔ بخار کا دن کو کم رہنا اور رات کو بڑھ جانا۔ نبض کا تقریباً ۱۱۰ بار فی منٹ چلنا۔

بخار رات کو ۱۰۳ سے ۱۰۵ تک دیکھا گیا۔ کھانسی۔ بخار دور ہونے کے بعد بھی مدت تک جاری رہتی ہے۔ جن کو پورا حملہ ہوا ان کو اکثر چھٹے دن علامات میں کمی واقع ہو کر ساتویں دن بالکل کم ہو جاتا تھا۔ کسی کو معمولی حملہ ہو تو تیسرے یا چوتھے دن ہی آرام آ جاتا تھا۔ بخار شروع ہوتے وقت کسی کے جاڑا ہوا اور کسی کے نہیں بھی ہوا۔ کھانسی بہت تکلیف دہ آتی ہے چھاتی میں اس کا جھٹکا پہنچتا ہے۔

آیورویدک کے مطابق علامات بھی جاننا ضروری ہیں۔ ناظرین کو معلوم ہوگا کہ ہم نے اس کو وات شلیشمک جوَر (بادی بلغمی بخار) لکھا ہے جو وبائی صورت میں ہوتا ہے۔

اب وات کف جوَر کی علامات بھاو پرکاش میں یہ لکھی ہیں :۔

स्तैमित्यं पर्वणां भेदो निद्रा
गौरव मेव चा शिरोग्रह प्रतिश्या

यः कासः स्वेदापवर्तनम्, सन्ना पो.
मध्यवेगःस्ववातश्लेष्म-ज्वरा कृतिः॥

جسم کا گیلے کپڑے سے ڈھکا سا مریض کو خیال ہوتا - جوڑوں میں درد - نیند کا آنا جسم میں بھاری پن - سر میں درد - زکام کھانسی - پسینہ کا آنا - سنتاپ - بخار کا مدھیہ ویگ (درمیانی زور) ہوتا -

स्वेदापवर्तनम् کے لفظی معنے تو پسینہ نہ آنے کے ہیں - مگر خود بھی بھاؤ مشر نے آگے نوٹ دیا ہے کہ یہاں اس سے پسینہ آنا سمجھنا چاہئے کیونکہ پاریت سنگھتا میں وات کف جوڑ کی علامات سر درد - پسینہ دکھانسی لکھی ہیں - یہاں یہ سوال بھی اٹھایا گیا ہے پسینہ کا آنا تو پت جوڑ میں ہوتا ہے اور وات تو خشک ہوتی ہے اس میں پسینہ کیسے آتا ہے جس کا جواب یہ دیا ہے کہ وات اور کف کے ملنے سے پسینہ آنے کی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے ہم نے زیادہ تر انفلوانزا کی دباء میں یہ دیکھا ہے کہ پسینہ نہیں آتا ہے - شائد یہ بات ہے کہ جہاں بات کف میں وات کا زور ہے وہاں خشکی رہتی ہے اور جہاں بلغم کا زور ہے - وہ جسم گیلا سا رہتا ہے اور گیلا محسوس ہوتا ہے اور انسائیکلوپیڈیا برائٹینکا میں بھی نمی جسم کو مانا ہے -

"نیند کا آنا" سے مراد اونگھتے سا رہنا ہے کیونکہ وات نیند کو منع کرنے والی اور بلغم نیند کو لانے والی ہے - بخار کا زور درمیانی لکھا ہے - ہم نے بہت تیز بخار بھی دیکھے ہیں - مگر اکثر بخار ۱۰۳ کے قریب رہتا ہے جو کہ درمیانی ہے - پچھلی دباؤں کے حالات پڑھنے سے بھی ہم کو پتہ لگتا ہے کہ بخار اکثر درمیانہ رہا ہے - ممکن ہے یہ تیزی دبائی زہر کے باعث ہی ہوتی ہو - اس طرح سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ علامات جو وات کف جوڑ کی شاستروں میں لکھی ہیں - وہ انفلوانزا سے ملتی ہیں -

ہر ایک علامت میں کمی بیشی ہوتی ہے کیونکہ انفلوانزا کی پانچ اقسام ہیں - چاروں اقسام کا مفصل بیان گئیں، انسائیکلوپیڈیا جلد ۴ صفحہ ۴۲

میں ۲۳۴ لکھا ہے۔ ہم اس کو یہاں لکھیں تو اگرچہ عالجوں کے زیادہ گیان مل جاوے مگر پبلک کو ان سے سوائے طوالت کے کوئی فایدہ نہ ہوگا۔ اس واسطے ہم اس تفصیل کو چھوڑ دیتے ہیں۔

تشخیص مرض

مندرجہ بالا علامات اور مخصوص باتوں کو غور سے دل میں رکھنے سے تشخیص مرض میں کم غلطی پڑتی ہے مگر ہم نے دیکھا ہے کہ ان دنوں کسی کو کوئی بخار بھی ہو جاوے وار فیور ہی سمجھا جاتا تھا۔ آجکل ملیریا بخار بھی زیادہ ہوتا ہے اور کئی شخصوں کو صرف ملیریا بخار ہوتا تھا۔ ان دنوں لاہور میں چیچک کا بھی زور ہے۔ بچوں کی حالت میں جب تک چیچک نکل نہیں آئی اکثر وار فیور ہی خیال کیا گیا۔ ایک شخص کو سرسام ہوا تھا۔ اور اس بخار کا علاج ہو رہا تھا۔ محرقہ کو بھی کبھی انفلوانزا سمجھا گیا اور بعض جگہ زبان کی حالت۔ اور بخار کی تیزی ہذیان وغیرہ کو دیکھ کر انفلوانزا کو محرقہ کہدیا گیا۔ سردی لگ کر معمولی زکام جو ہو جاتا ہے اس کو وبائی زکام تو ہر ایک سمجھ لیتا ہے کیونکہ دن ہی ایسے ہوتے ہیں۔ مگر بخار کی کمی۔ پست ہمتی۔ کمزوری کا نہ ہونا وغیرہ اس کو انفلوانزا سے علیحدہ کر دیتی ہیں۔ چیچک۔ خسرہ وغیرہ کی صورت میں تشخیص بیشک مشکل ہوتی ہے۔ بچوں میں روشنی سے خاص طور پر ڈرنا۔ نیند سے اچانک ڈر کر چونک اٹھنا خواب دیکھنا وغیرہ علامات خسرہ و چیچک بھی ہوتی ہیں۔ محرقہ میں گلابی دھبوں کا ہونا پیٹ کی سختی۔ بخار کی طرز اور زیادہ دیر رہنے وغیرہ کی طرف دھیان رکھنا چاہئے۔

انجام مرض

انفلوانزا میں اگر مریض آرام سے بستر پر رہے خوراک وغیرہ کا مناسب انتظام ہو علاج اچھا ہو یا نہ ہو مگر احتیاط مناسب ہو تو یہ ساتویں آٹھویں یا نویں دن اتر جاتا ہے۔ اگرچہ کھانسی اور کمزوری پیچھے دیر تک رہتی ہے۔ نرم حملہ چوتھے دن دور ہو جاتا ہے۔ یہ مرض بذاتہ مہلک نہیں ہے بخار خراب ہو جاوے تو ایک یا ۲ فیصدی تک سخت حملوں میں اموات ہوئی ہیں۔ بخار اترنے کے دن کبھی پسینہ آتا ہے کبھی دست

آتا ہے یا پیشاب زیادہ ہوتا ہے۔ بچّوں کی نسبت جوانوں کو اور بوڑھوں کو زیادہ خطرہ ہوتا ہے اور دیکھا گیا ہے کہ عورتیں اس مرض میں زیادہ مرتی ہیں۔ جن کو دل یا پھیپھڑے کا کوئی مرض ہو تو وہاں اس کا اثر ہو جانے سے زیادہ خطرہ ہو جاتا ہے۔ مطلب یہ ہے بذاتہ مرض مہلک نہیں ہے۔ مگر جب

دیگر عوارضات

نمونیا وغیرہ اس کے ہمراہ ہو جاویں تو یہ مہلک ہو سکتی ہے اب ہم اس کے عوارضات کا ذکر کرتے ہیں۔ یہ بات صاف ہے کہ اس دفعہ اس بخار میں نمونیا وغیرہ ہو کر بہت زیادہ اموات ہوئی ہیں۔ جو لوگ ۱۸۸۹ء کی وبا کی خبر رکھتے ہیں وہ بھی کہتے ہیں کہ اس وقت اس قدر مہلک نہ تھی۔ اس کی پرانی تاریخ پڑھنے سے بھی یہی لگتا ہے۔ اس بار اس قدر مہلک ہونے کی وجوہات بھی ہیں۔

لکھا ہے کہ انفلوانزا انسانی جسم میں کمزور عضو پر حملہ کرتا ہے۔ اور ہمارا ہندوستان تو آجکل سارا ہی کمزور ہو رہا ہے۔ دن بدن قحط اور ہماری غریبی ہم کو کمزور کر رہی ہے۔ دودھ۔ گھی وغیرہ نایاب ہو رہے ہیں بلکہ بیماری کے دنوں میں بیماروں کو خالص بھی نہیں ملتے ہیں۔ بیمار جو دودھ کی بجائے دودھ کی لسی پیوے اس کا کیا حال ہونا چاہیئے۔ ورزش۔ سیر وغیرہ سے غفلت کے باعث بھی ہمارے جسم کمزور ہو رہے ہیں یعنی جن کے ریاضت کے کام ہیں ان بیماروں کو دودھ گھی میسّر نہیں ہوتا ہے اور جن کو میسّر ہوتا ہے وہ ورزش وغیرہ نہیں کرتے ہیں اسلیئے سب کے جسم کمزور ہو رہے ہیں۔ اس معاملہ پر مفصّل ہم نے اپنے رسالہ "**ہندوستان کی جسمانی کمزوری کے اسباب اور ان کا علاج**" نامی کتاب میں لکھا ہے جو کہ کارخانہ امرت دھارا و دیش اوپکارک اخبار سے کو مل سکتی ہے۔

انفلوانزا کے عوارضات زیادہ تر تین مقامات پر اس کا اثر ہونے سے ہوتے ہیں:۔ اعضائے تنفس۔ اعضائے انہضام اور دل۔ گردہ۔ نظام عصبی۔ اوّل اعضاء انہضام کا ذکر کیا جاتا ہے۔

نمونیا سب سے زیادہ تر اموات جوان دنوں ہوئی ہیں وہ انفلوانزا میں نمونیا کے ہو جانے سے ہوئی ہیں - بخار ہو جانے کے بعد آرام نہ کرنے سے - چھاتی کو ہوا لگنے سے - زہر کا اثر زیادہ تر پھیپھڑوں پر گرنے سے - ایسے علاج سے جو بلغم کو بالکل خشک کر دے یا بہت سرد ادویات دینے سے پھیپھڑوں میں اجتماع ہو کر سوزش ہو جاتی ہے اس کا نام ذات الریہ یا نمونیا ہے - مشکل یہ ہے کہ نمونیا کی خاص علامات مثلاً تنگی تنفس - پشت یا پہلوؤں میں زیادتی درد - بلغم کا لیسدار سرخی مائل یا زنگاری رنگ کا خارج ہونا وغیرہ نمونیا کی مخصوص علامات ضروری طور پر انفلوانزا کے نمونیا میں نہیں ہوتی ہیں - مگر پھر بھی یہ خیال رکھنا چاہیئے کہ اگر دوسرے تیسرے دن کے بعد کچھ کم ہونی شروع نہ ہو بلکہ بڑھ جاوے اور بخار کسی وقت بھی کم نہ ہو سانس میں زیادہ تنگی ہو جاوے - رخسارے سرخ ہو جاویں (ایک یا دونوں) اگر شدت بخار سے ہذیان زیادہ شروع ہو جاوے تو نمونیا کا شک کرنا چاہیئے

اگر انفلوانزا ہی جاری رہے تو تین دن کے بعد بخار کم ہونا شروع ہو جاتا ہے مثلاً اگر پہلی راتوں ۱۰۴ رہتا تھا اور دن کو ۱۰۲ رہتا تھا تو پھر رات کو ۱۰۳ اور دن کو ۱۰۱ ہو جاتا ہے یا چاہے اس سے بھی تھوڑا فرق ہو مگر فرق ضرور پڑتا ہے اور ایسے ہی روزانہ گھٹتے گھٹتے ساتویں یا آٹھویں صبح کو درست ہو جاتا ہے - کبھی پھیپھڑے کے پردے میں سوزش ہو کر ذات الجنب بھی ہو جاتا ہے جس میں درد اور تنگی تنفس کی بہت زیادتی خاص علامات ہیں -

تپدق کے مریضوں کو اگر انفلوانزا کا حملہ ہو جاوے تو ڈاکٹر ڈونوڈ صاحب کے خیال کے مطابق جو تپدق کے جرمز سوئے ہوئے ہوتے ہیں وہ بھی ہوشیار ہو جاتے ہیں - فوراً بیماری میں ترقی ہو کر موت واقع ہو جاتی ہے - لندن میں جب یہ بیماری تھی تو اس دوران میں مریضان تپدق کی شرح اموات معمول سے دگنی ہو گئی تھی -

ڈاکٹر **فنکلر** صاحب کا بیان ہے کہ مریضان تپدق کو انفلوانزا کا اثر ہو جاوے اور وہ بچ رہیں تو بھی مدت تک ان پر اثر رہتا ہے اور مزمن ہو جاتا ہے انفلوانزا کے مریضان کو بعد صحت کبھی دمہ کا عارضہ بھی ٹک جاتا ہے - کبھی

ہوا کی نالیوں میں سوزش ہوکر سخت کھانسی Bronchitis بھی ہو جاتا ہے۔

دل پر اثر: بمبئی کے ڈاکٹر لفٹننٹ کرنل ڈبلیو گلیں سٹن صاحب لکھتے ہیں کہ انفلوانزا کا زہر کبھی دل کے عضلات پر حملہ کرتا ہے جس سے فوراً غشی یا سکتہ ہوکر موت واقع ہو سکتی ہے۔

"ہارٹ فیل" ہو گیا آجکل یہ الفاظ عام سننے جاتے ہیں مگر ایک ڈاکٹر کہتا ہے یہ الفاظ سنہ ۱۸۹۰ء کی وبار انفلوانزا سے پہلے کم سننے جاتے تھے۔ انفلوانزا کا یہ سب برا اثر ہے کبھی یہ نمونیا کے ساتھ کبھی یہ ویسے ہی ہوتا ہے چلتے چلتے دل بند ہو جانا اور آدمی مر جاتا ہے۔ یہ کمزور مریضوں اور جن کے دل بالکل کمزور ہوں ان میں واقع ہوتا ہے جبکہ انفلوانزا ایسی سخت قسم کا ہونے سے مریض کی طاقت کو بھی کھینچ لیتا ہے۔ جب ذرا سی محنت یا ہلنے جلنے سے سانس بہت تیز ہوکر اکھڑنے لگے۔ یا ہاتھ پاؤں سرد و نیلے ہو جاویں بے چینی ہو نبض بے قاعدہ ہو جاوے کلیجہ دھڑکنے لگے تو فوراً دل پر اثر ہونے کا شک کرنا چاہیئے۔ نبض اس کے متعلق سب کچھ بتلا دیتی ہے کبھی تیز کبھی سست اور کبھی بیٹھ جاتی ہے۔ بہت تیز چلتی ہے اور پوزیشن کی تبدیلی کے ساتھ بہت بدل جاتی ہے مثلاً بیٹھنے سے لیٹنے کی نسبت بہت تیز ہو جاتی ہے۔ ایسی حالتوں میں بہت جلد دل کا علاج کرنا چاہیئے کبھی خون کی رگوں پر بھی زہر کا اثر ہو جاتا ہے تب جریان خون ہو جاتا ہے ناک یا کان سے خون بہنا شروع ہو سکتا ہے۔ پیشاب یا پاخانہ کے ساتھ خون آ سکتا ہے۔ یا حیض جاری ہو جاتا ہے۔ سینہ سے بھی خون آ سکتا ہے۔

اعضائے انہضام پر اثر: کبھی انفلوانزا کا زہر اعضاء انہضام پر حملہ کرتا ہے۔ مگر یہ خطرناک نہیں ہے۔ زبان پر تہ کا جمنا۔ سانس کا بودار ہونا بھوک کا نہ لگنا۔ بلکہ غذا سے نفرت ہونا۔ قبض۔ کبھی اسہال دستے کا ذکر پیچھے ہو چکا ہے۔

۹ ان کے علاوہ کبھی آنتوں میں سوزش سی ہوتی ہے جس میں پیٹ دبانے پر

درد معلوم ہوتی ہے اور مقعد کے اوپر درد ہوتی ہے - کبھی ان علامتوں کے ساتھ
پیٹ کی کبھی ادٹ - بدخوابی - ہذیان - تیزی نبض اور ورم طحال ہوکر بالکل محرقہ کا شک
ہوتا ہے اور اس وقت پہچان بہت مشکل ہوتی ہے - ہاضمہ کے متعلق شکایات
بخار جانے کے بہت دیر بعد تک بھی رہ سکتی ہیں اور مریض کبھی بالکل دُبلا اور نحیف ہو جاتا
ہے -

گردہ :- جب گردہ پر انفلوانزا کا زیادہ اثر کرے تو گردہ کی امراض مثلاً سوزش
گردہ ہو سکتی ہے - پیشاب میں البیومن کا آنا تو تمام ہے اور کبھی پیشاب میں مٹھاس تو
بیماری کے جانے کے بعد دیر تک معلوم ہوتی ہے -

نظام عصبی کبھی انفلوانزا نظام عصبی پر حملہ آور ہوتا ہے - سچ پوچھو تو
انفلوانزا ہوتے ہی نظام عصبی پر تو ضرور اثر ہو جاتا ہے اور سخت کمزوری اور
پست ہمتی اسی اثر کا نتیجہ ہیں - زیادہ اثر ہونے سے ایسی کمزوری ہو سکتی ہے
کہ مہینوں انسان پہلی حالت پر نہیں آتا ہے - سردرد - کمر درد - سر کا گھومنا
بدخوابی - ہذیان - غشی وغیرہ نظام عصبی کی خرابیاں نہیں تو اور کیا ہیں -
مگر ان کے علاوہ کبھی اور تیز اثر بھی ہوتے ہیں مثلاً ہسٹریا یا مرگی کے
حملے ضعف اعصاب ہر قسم - زیادتی حس یا بے حسی - نیند کی بیماری - درد مفاصل
ادھرنگ سرسام - دیوانگی اور ایسے ہی اور مانند امراض جن کا مفصل بیان کرنے
سے مضمون بہت بڑھ جاوے گا -

چمڑہ :- کبھی چمڑے پر بھی انفلوانزا کا اثر ہوتا ہے - کئی قسم کے دانے - پتی کی
قسم کے - چھاجن کی قسم کے دانے نکلتے ہیں مگر یہ انفلوانزا کی خاص چیز نہیں ہے - بہت پسینہ
آجانے یا دل کی امراض وغیرہ سے ہو جاتے ہیں - ڈاکٹر مور صاحب کا بیان ہے
کہ کونین - فنے نے زون - سلی سیٹ آف سوڈا وغیرہ ادویات کے سینے سے بھی
نکل آتے ہیں -

کبھی چمڑہ از حد خشک ہو جاتا ہے کبھی بہت پسینہ آتا ہے - اس بیماری کے بعد
کثرت پسینہ کی بیماری بھی دیکھی گئی ہے - سرد کمرے میں ننگے کھڑے ہونے پر بھی پسینہ
بند نہ ہوتا تھا -

ڈاکٹر گلسٹن صاحب آئی۔ایم۔ایس تحریر فرماتے ہیں :-

"غشی اور سکتہ۔اعصابی کمزوری۔امراض گردہ اور سوزش پھیپھڑے کا خطرہ جلدی بستر پر لیٹ جانے سے بہت اچھی طرح سے دور ہو جاتے ہیں"۔یعنی کہ بیماری ہوتے ہی محنت اور چلنے پھرنے کو چھوڑ کر بستر پر آرام سے لیٹنا چاہیئے۔

تنبیہ

میں آج جب مضمون لکھ رہا تھا ایک مسلمان صاحب میرے پاس آئے اور ذکر کیا کہ وہ انفلوانزا سے بیمار ہو گئے تھے نمونیا بھی ہو گیا تھا مگر شکر ہے کہ اب آرام ہے۔کل سے ڈاکٹر صاحب نے جن کا علاج کرتا تھا باہر سیر کرنے کی اجازت دیدی ہے مگر پنڈت جی کمزوری بہت ہے۔مذی بھی نکلتی ہے۔کوئی قوت باہ کی دوائی دیجیئے۔بیماری سے اٹھنے کے دس دن بعد قوت باہ کی ادویات ڈھونڈنے لگ جانا ہندوستانیوں کا ہی کام ہے۔مجھے خوف ہے کہ لوگ اس معاملہ میں بہت دکھ اٹھاویں گے۔اس واسطے یہ تنبیہ سب تک پہنچانی چاہیئے کہ انفلوانزا سے اٹھنے کے بعد جب تک بالکل اپنی پہلی حالت پر نہ آجاویں تب تک جماع سے پرہیز کرنا چاہیئے ورنہ کمزوری ہمیشہ کے واسطے رہ جاویگی۔نظام عصبی کی کمزوری اس بیماری کی خاص علامت ہے۔اس کے موجود ہوتے ہوئے اس فعل کے کرنے سے کمزوری اور بھی بڑھے گی اور ممکن ہے پیچھے کوئی سخت بیماری مثلاً دق کی نوبت آوے۔اس بات کو ہمیشہ دھیان رکھو کہ اس بیماری کے زہر کا اثر نظام عصبی پر ضرور ہوتا ہے۔

علاج حفظ ما تقدم

میونسپل کمیٹی لاہور کے ہیلتھ آفیسر ڈاکٹر اے۔بی اروڑہ صاحب کی طرف سے مندرجہ ذیل نوٹس جاری ہوا ہے :-

۱ وبائی انفلوانزہ (نزلہ) کے ایام میں کون کون سی احتیاط

کرنی لازمی ہوں :-

وبائی نزلہ کی علامات یہ ہیں (١) جلدی جلدی پھیلتی ہے (٢) بلا لحاظ آب وہوا موسم - عمر - مرد و عورت سب کو یکساں ہو جاتا ہے - یہ فوراً شروع ہو جاتا ہے اس میں اموات بہت کم ہوتی ہیں - زیادہ حرارت اس کے زہر کے پھیلنے میں مانع نہیں ہے - اس کے زہر کے جسم میں داخل ہونے کے ١٢ گھنٹے سے لیکر تین دن کے بعد علامات ظاہر ہوتی ہیں اس کا ایک دفعہ کا حملہ مریض کو دوسرے حملہ سے نہیں بچا سکتا ہے اور اسلئے بار بار دورہ ہوتا ہے - یہ مرض بہت ہی چھوت کی قسم کا ہے - اور ایک مریض سے دوسرے کو ہو جاتا ہے - اس کے جراثیم ناک و گلے اور اعضائے تنفس کے مواد میں پائے جاتے ہیں اس کا مریض اگر کھانسے - چھینک مارے اور اونچا بولے اور اگر لمبے لمبے سانس لیوے خاصکر ان کمروں میں جہاں پر تنگی ہوا ہو - کمرے بند ہوں تو ان لوگوں کو جو ان کے نزدیک بیٹھے ہوں یہ بیماری ہو جاتی ہے - اس مرض کی بہت جلد تشخیص ہونے کی کمی اس کے زہر کے بہت جلدی اور دور تک پھیلنے کے باعث اس مرض کے مریضوں کو علیحدہ کرنا جو کہ عملی طور سے ناممکن ہے اور عوام کا ایک دوسرے سے ملنا جلنا ایسے اسباب ہیں جسکے باعث اس وباء کو پھیلنے سے روکنا قریباً ناممکن ہے - اگر لوگ ذیل کی ہدایات پر عمل کریں تو اس مرض سے اکثر بچ سکتے ہیں :-

(١) اس مرض کے ایام میں تماشا گاہوں - تھیٹروں - عام جلسوں - لوگوں سے بھرے ہوئے کمروں - بند اور بھری ہوئی گاڑیوں اور جن اشخاص کو زکام ہو ان سے میل جول نہ رکھیں اور نہ وہاں جاویں -

(٢) اندھا دھند ایک جگہ تھوکنا - ایک ہی گلاس میں اسکو صاف کرنے کے بغیر پانی - شربت - سوڈا - لیمونیڈ - لسّی وغیرہ پینا اور ایک سے زیادہ آدمیوں کا ایک ہی حقہ پینا - ایک ہی تولیہ اور رومال استعمال کرنا - نقصان دہ ہے اور بیماری پھیلنے کا احتمال ہے -

(٣) گھر - دفتر یا مدرسہ وغیرہ کو اس وبا سے بچانے کے واسطے سب سے پہلے مریض کو اس مکان - دفتر یا مدرسہ یا کم از کم کمرہ سے جیسا کہ ممکن ہو علیحدہ کرنا لازمی ہے - مرض کو عقلمندی سے جلدی سے سمجھ لینے اور مریض کو علیحدہ کرنے سے ہم

وباء کے ایام میں بھی اپنی تعلیم گاہوں - دفتروں وغیرہ کو بچا سکتے ہیں -

(۴) سن رسیدہ اشخاص کو زیادہ خطرہ ہوتا ہے اسیواسطے ان کو اس دباء سے زیادہ سخت پرہیز لازمی ہے -

(۵) گرد وغبار - دھواں - سردی اور یکلخت تبدیلی حرارت سے بچنے کیلئے پرہیز کرنا چاہیئے اور جس قدر ممکن ہو سکے کھلی ہوا کھانی چاہیئے اور زندگی ہوا میں بسر کرنی چاہیئے -

(۶) سونے کے وقت کمرے کی کھڑکیوں اور روشندانوں کو کھلا رکھنا چاہیئے لیکن اپنے آپ اچھی طرح گرم کپڑوں سے ڈھانپ لینا چاہیئے (یعنی خود گرم رہو مگر ہوا ہمیشہ کھلی رہو)

(۷) کلکتہ کے افسر حفظان صحت ڈاکٹر کریک نے ذیل کی ہدایات بطور پیش بندی کے تجویز کی ہیں :-

ہر روز صبح و شام ناک اور گلے کو تھائی مول (Thymol) کے گاڑھے پانی سے بذریعہ پچکاری اور غراروں سے صاف کرنا چاہیئے اس سے ہلکی سی خراش ہوتی ہے جو کہ جلدی ہٹ جاتی ہے اور بعد ازاں کوئی تکلیف نہیں ہوتی ہے تھائی مول (Thymol) کا گاڑھا پانی بنانے کی ترکیب حسب ذیل ہے :-

۶-۷ گرین یا ۳-۴ رتی تھائی مول لیکر ایک پاؤ ٹھنڈے پانی میں ڈالدو اور اسکو اچھی طرح سے زور سے ہلاتے رہو - اور اسکو پھر دوبارہ سہ بارہ ہلاتے رہو - جب تک کہ دوائی پورے طور پر حل نہ ہو جاوے اور کوئی ٹکڑا دوائی کا بغیر حل ہونے کے نہ رہ جاوے - پھر اسکو ململ کے کپڑے سے چھان کر استعمال کریں دوائی کے آدھ چائے کے چمچہ سے ۲½ سیر گاڑھا پانی بن سکتا ہے simplex ایک قسم کی ناک کی پچکاری جسکو سمپلیکس ڈوچ simplex douche کہتے ہیں - سے ناک کو صاف کرنا چاہیئے - اگر پچکاری نہ مل سکے تو کسی دوسری ترکیب سے ناک صاف کر لیویں - ½ ۱ چھٹانک مذکورہ بالا گاڑھے پانی سے ایکدفعہ ناک اور گلا اچھی طرح سے صاف ہو سکتا ہے " (تھائیمول ست اجوائن کو کہتے ہیں مصنف)

ایک دوسرے ڈاکٹر صاحب نے ایک پمفلٹ میں لکھا ہے :-

"یہ صاف ہے کہ مرض ٹھیک طور پر مریضوں کے بالکل علیحدہ کردینے کے سوائے بالکل رک نہیں سکتی ہے۔ جلسوں۔ تھیئٹروں۔ سکولوں کی جماعتوں وغیرہ میں جمع ہونے سے پرہیز کرنا چاہیئے۔ جو اشخاص رومال ہر وقت استعمال کرتے۔ چھینکتے اور ناک پونچھتے رہتے ہیں ان سے بچنا چاہیئے۔ کھلی ہوا۔ کمرے کے دروازے کھلے رکھنا بہت اچھی بات ہے۔ منہ و ناک کو پرمنگینیٹ آف پوٹاش کے نرم سولیوشن سے دھونا بہتر ہے۔ یوکلپٹس آئل اور کافور کا رومال و کمروں میں استعمال بیماری کو روکتا ہے۔ اس طرح دارچینی کا منہ میں رکھکر چوستے رہنا مفید ہے۔ بعضے کہتے ہیں کہ برومائیڈ آف کونین ۲ گرین روزانہ کھانا بھی بیماری کے حملہ کو روکتا ہے"۔

ایک تیسرے ڈاکٹر صاحب نے یہ باتیں لکھی ہیں :-

"(۱) علیحدگی (۲) سردی۔ ہوا کی تبدیلی سے بچنا (۳) تولئے۔ رومال وغیرہ کا مشترکہ استعمال نہ کرنا (۴) ناک و گلے کی بلغم وغیرہ کو ڈس انفکٹ کرنا۔ (۵) مریضوں کو دافع جرم غراروں کا کرنا۔ جیسا کہ کلورائین۔ کانڈی سولیوشن۔ مرکری سولیوشن اور کاربالک (۶) مریضوں کے کمرے میں یوکلپٹس آئل کا چھڑکنا"۔

ڈاکٹر جیمس نیون ڈی۔ پی۔ ایچ ہیلتھ آفیسر مانچسٹر نے جب وہاں ۱۸۹۹ء میں انفلوانزا پھیلا مندرجہ ذیل ہدایات شائع کی تھیں :-

"(۱) مریضوں کو تندرستوں سے علیحدہ کرنا چاہیئے۔ یہ خاص طور پر کسی کنبہ میں اول کیس ہونے پر ضروری ہے۔

(۲) ناک اور منہ سے نکلے فضلات کو جیب کے رومال میں خشک نہیں ہونے دینا چاہیئے۔ نہ ہی گھر میں یا کام کرنے والی جگہوں میں خشک ہونے تک رہنا چاہیئے ان کو فوراً معمولی کپڑے یا کاغذ پر لیکے جلا دینا چاہیئے۔ اگر ایسا نہ ہوسکے تو اس کاغذ یا کپڑے کو ایسے برتن میں کہ جس میں پانی بھرا ہو ڈالدینا چاہیئے۔

(۳) جن کپڑوں کے ساتھ یا جس کمرے میں مریض رہا ہو اسکو ڈس انفکٹ یعنی صاف کرنا چاہیئے۔

(۴) جن پر حملہ ہو جاوے انکو کسی حالت میں بھی کم از کم حملے سے دس دن تک کسی مجمع میں نہ جانا چاہیئے تاکہ دوسروں کو بیماری نہ ہو۔ سخت حالتوں میں مریضوں کو حملہ سے لیکر تین ہفتہ تک کام سے علیحدہ رہنا چاہیئے۔

(۵) کارخانوں اور ورکشاپوں میں صفائی اور ہوا کا خاص طور پر ان دونوں دھیان رکھنا چاہیئے۔ کام کرنیوالوں کو گرم کپڑے پہننے چاہیئں (یاد رہے کہ یہ انفلوانزا ادہاں سردیوں میں پھیلا تھا) اور سب سے ضرورت تنگے نہیں ہونا چاہیئے۔

(۶) جن کو بیماری ہو جاوے ان کو فوراً آرام گرمی اور علاج ڈھونڈنا چاہیئے ان کو خیال رکھنا چاہیئے کہ سخت عوارضات کے ساتھ دوبارہ حملہ ہو جانے میں بہت خطرہ ہے۔

(۷) نوکر اشخاص کو ان ہدایات پر خاص طور پر دھیان رکھنا چاہیئے"

ڈاکٹر ڈاسن ولیمز نے لکھا ہے کہ اگر نمونیا بھی مریض کو ہو گیا تھا تو علیحدگی کارخانہ بجائے اُسبدلن کے پوری صحت کے وقت تک رہنا چاہیئے۔

سر جے۔ ڈبلیو جوزف ایم۔ ڈی تحریر فرماتے ہیں :-

"مرض کا حفظ ما تقدم مکمل علیحدگی ہے چاہے کیسی بھی تکلیف سے حاصل ہو دوسری بات یہ ہے کہ منہ و ناک یا ترکیب اور بار بار اینٹی سیپٹک (جرم کش) ادویہ کے سونگھنے۔ دھونے اور پچکاری کرنے سے ڈس انفکٹ (صاف) کیا جاوے میرا اپنا تجربہ یہ ہے کونین و ریزورسن اس مطلب کے واسطے بہت اعلیٰ ہیں۔ کونین سلفیٹ کا ایک گرین سرد پانی ایک چھٹانک میں ڈال کر (نہ کہ حل کر کے) غرارے کرنے بہت اعلیٰ ہے . . . . دوسرا اعلیٰ حفظ ما تقدم ریزورسن Resor-سننہ کی پچکاری ہے۔ ریزورسن ۸ گرین۔ گلیسرین ½ اونس۔ پیپرمنٹ واٹر ½۷ اونس ملا کر منہ و ناک دھونے کے واسطے از حد مفید ہے۔ یوکلپٹس آئل۔ تھائی مول (ست اجوائن) آئل آف یو میلیوڈ اور ایسے ہی اور اشیاء کا سونگھنا بھی مفید ہے۔

ڈاکٹر گرلیسر نے کونین اندرونی طور پر کھلانا بھی حفظ ما تقدم لکھا ہے"۔

مندرجہ بالا رائوں کے اندر تقریباً سب ڈاکٹروں کی رائوں کا خلاصہ آجاتا ہے اس واسطے اور اقتباس نہیں دیئے ہیں۔ ولایت تک کی کتب ورسالوں سے پڑھکر ہمارے دیسی ڈاکٹر بھی مکمل علیحدگی لکھدیتے ہیں۔

ایشور کرے کہ ہندوستانیوں کے اندر مکمل علیحدگی کا خیال نہ آوے۔ پلیگ کے متعلق جہاں جہاں اس خیال نے زور پکڑا وہاں مُردے اٹھانے مشکل ہوگئے اور اس مرض میں جہاں پہلے ہی بہت سے مُردے ہم گاڑیوں پر لادکر شمشان میں لے جا رہے ہیں اگر یہ خیال بھی بڑھتا گیا تو حالت بہت خراب ہو جاوے گی۔ ہماری سوسائٹی میں مکمل علیحدگی کا کوئی سوال ہی نہیں ہے۔ نہ تو گھر کے بیمار کو ہسپتال میں ہم بھیج سکتے ہیں اور نہ بیمار سے کنبہ علیحدہ ہو سکتا ہے اور نہ ہم خود ایسی جگہ جا سکتے ہیں جہاں تمام دیگر لوگوں سے ہمارا قطع تعلق ہو جاوے۔ ہمارا فرض یہی ہے کہ باقی جس قدر اصول انسانی ہمدردی کو نہ چھوڑتے ہوئے ہمارے اختیار میں ہیں ان کی پابندی کریں اور ایشور پر بھروسہ رکھ کر بیماروں کی سیوا کریں۔ لاہور کے اندر کئی ایسے اشخاص مجھ کو معلوم ہیں جو رات دن بیماروں کی سیوا میں لگے رہتے ہیں۔ ہر وقت دن میں بیماروں کی ضروریات بہم پہنچاتے پھرتے ہیں۔ مُردے خود اٹھا اٹھا کر لیجاتے ہیں اور پھر ایشور کی کرپا سے محفوظ ہیں۔ نیک کام کرنے سے ایشور من کو ایسا مضبوط بنا دیتے ہیں کہ ان پر برے اثر نہیں ہوتے ہیں۔ اپنے من کو اٹھائے رکھو۔ مرنے سے تو کوئی بچ سکتا نہیں ہے اور موت کا دن بھی ایشور کے پاس ہے۔ ہم اپنے فرض سے کیوں گریں۔ اور دوستو! یاد رکھو کہ چاہے ڈاکٹر یہی کہیں کہ ایک مریض سے دوسرے مریض کو بھی یہ بیماری لگ جاتی ہے مگر اصل بات یہی ہے کہ کرہ ہوا کے اندر کوئی خرابی آجاتی ہے۔ پانچ سال سے جنگ ہو رہا ہے شاید ایک کروڑ آدمی مر چکا ہے جن میں سے اکثروں کی نعشیں ویسے ہی پڑی گل سڑ گئی ہوں گی مُردوں سے تیل نکالنے کے کارخانے نکلے۔ زہریلی گیسیں استعمال ہوئیں۔ نہ جانے کس قدر بارود ہوا میں جل چکا ہے۔ کیا ان سب کی موجودگی میں ہوا ویسے ہی رہ سکتی ہے۔ ایسے بھی ممکن ہے اور اسباب بھی ملے ہوں۔ یورپ۔ افریقہ امریکہ ہر جگہ سے اسی بیماری کی خبریں آرہی ہیں۔ انگلینڈ میں بڑھ رہی ہے جرمنی

میں ہزاروں ریل کے ملازم بیمار ہیں۔ جنوبی افریقہ میں بہت زور ہے اور سپین سے تو اس بیماری کا شروع ہی ہوا ہے۔ ایکدم تمام دنیا پر اس کا تسلط جمانا کچھ معنی رکھتا ہے۔ جب علیحدہ ہو کر بھی بچنے کی کوئی آشا نہیں ہے تو ہم اپنے رشتہ داروں غریب بالخصوص کو چھوڑنے کا انسانیت سے گرا ہوا فعل کیوں کریں۔ بس صاحبو! مندرجہ بالا ہدایتوں کا ضرور خیال رکھو مگر انسانی ہمدردی کو کبھی نہ بھلاؤ!

یہ بات ہم صاف کہدیتے ہیں کہ احتیاطیں کرنے کے باوجود بھی یہ ضروری نہیں۔ کہ کوئی شخص ہمیشہ حملہ سے بچا رہے جتنی احتیاط ہو بہتر ہے۔ مگر خود ڈاکٹر مور صاحب کہتے ہیں کہ ابھی تک کوئی بات معلوم نہیں ہے جس پر یقینی طور پر بھروسہ کیا جا سکے۔

مذکورہ بالا تھیٹروں میں نہ جانے وغیرہ کی ہدایات کے علاوہ حفظ ماتقدم کے طور پر جو ہم ناظرین کو بتلانا چاہتے ہیں وہ مندرجہ ذیل ہے:۔

(۱) انفلوانزا کے زہر سے یا ان جرمز سے بچنا تو مشکل نظر آتا ہے پس ایسی کوشش کرنی چاہیئے کہ وہ اثر نہ کر سکیں اور داخل ہوتے ہی مارے جاویں۔

(۲) اس کی سب سے بہتر تدبیر تو یہ ہے کہ ہم من کو مضبوط رکھیں اور ڈر و خوف کو دور کریں۔ من کے طاقتور ہونے سے خون کے سفید ذرات جو باہر کے جرمز کا اول مقابلہ کرتے ہیں تیز ہوتے ہیں اور بیماری کا اثر نہیں ہونے دیتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ دنیا کے اندر کام کرنیوالے والنٹیروں کو پرماتما بچائے رکھتا ہے

(۳) دوسری بات یہ ہے کہ جسم کو کمزور کرنے والے کوئی کام نہ کئے جاویں جسم کی طاقت کو جسم میں محفوظ رکھا جاوے۔

(۴) حفظان صحت کے اصولوں کی پابندی کرنی چاہیئے۔ ورزش و سیر کھلی ہوا میں کریں۔ سادہ غذا وہ بھی تھوڑی بھوک رکھکر کھایا کریں۔ خراب اغذیہ سے جہاں تک ممکن ہو پرہیز کریں۔ بعض لوگوں کا یہ بھی خیال ہے کہ گوشت کھانے والوں پر جلدی اس زہر کا اثر ہوتا ہے مگر خاص کوئی شہادت اس کے متعلق ہم کو نہیں ملی ہے۔ کپڑے کافی پہننے چاہیئں۔ تاکہ جسم کو ٹھنڈ نہ لگے۔ مگر اس گرمی پہنچانے کے واسطے بند کمروں میں نہیں رہنا چاہیئے بلکہ ہوا جس قدر کھلی ہو بہتر ہے۔ ہوا زیادہ تر ان کو لگا کرتی ہے جو کہ ہوا سے ڈرا کرتے ہیں۔ اور بند ہوا

ان کو کمزور کر دیتی ہے - بند ہوا کے بعد ذرا بھی ٹھنڈی ہوا ان کو نقصان کر سکتی ہے -

(۵) اگر مزاج میں گرمی نہ ہو تو غذا میں ادرک - دارچینی - اجوائن - الاچی - سونف وغیرہ کا استعمال ترکاری وغیرہ میں رکھنا مفید ہے -

(۶) روزانہ دو چار دفعہ امرت دھارا کے غرارے وغیرہ کرنے چاہیئیں - ہم تو اس طرح ہدایت کرتے ہیں :- کہ دوپہر کا کھانا کھا کر جو وقت آوے اول امرت دھارا صابن سے ہاتھ صاف کریں - اگر ضرورت ہو تو منہ بھی صاف کیا جانا چاہیئے - پھر تھوڑا سا پانی لیکر اس میں ۵ - ۷ بوند امرت دھارا کی ملا دیں اسکے اول اچھی طرح غرارے کریں - پھر اس سے ناک دھوئیں - ہاتھ میں اس پانی کو رکھ کر ناک اس میں ڈبو دیویں اور پانی کو اوپر کو ہی کھینچیں تاکہ ناک کے اندر بھی چلی جاوے - اس طرح سے شام کا کھانا کھانے سے پہلے کر لینا چاہیئے - اس کے علاوہ امرت دھارا تھوڑی سی رومال پر لگا رکھیں اور اسکو کئی بار سونگھ لیا کریں - اگر زیادہ خطرہ ہو - آپ بہت سے مریضوں کو دیکھتے یا تیمارداری کرتے ہوں تو دو بوند روزانہ کھا بھی لینی چاہیئے - پانی کے چمچہ میں کھا لیں یا اس سے بھی بہتر یہ ہے کہ بتاشے کی کھیل کر کے رکھیں اور ۲ رتی ہر روز لیکر ۲ بوند امرت دھارا ملا کر پی لیں - کھانے کے واسطے امرت دھارا لوزنجز یعنی امرت دھارا کی میٹھی ٹکیہ بھی استعمال ہو سکتی ہیں - ٹکیہ کو منہ میں رکھ کر چوستے رہیں -

امرت دھارا وغیرہ دفتر امرت دھارا لاہور سے مل سکتی ہیں - قیمتیں اس طرح ہیں :- امرت دھارا سالم شیشی ۲/۸ - نمونہ ۸/ - امرت دھارا صابن فی بکس (۳ ٹکیہ) ۱۴/ - فی ٹکیہ ۵/ - امرت دھارا لوزنجز فیصدی چار آنے ۴/ - میں دعوے سے کہتا ہوں کہ جس قدر اشیاء وتھائیمول - پرمنگینٹ پوٹاش یوکلپٹس - کافور - کونین - دارچینی - پیروکسن وغیرہ مختلف ڈاکٹروں نے تجویز کی ہیں ان میں سے امرت دھارا کسی سے بھی کم نہیں ہے بلکہ سب سے بڑھ چڑھ کر ہے اور ان اشیاء سے اس کا فائدہ زیادہ ہے - اوقات جو ہم نے بیان کئے ہیں وہ ضروری نہیں - چاہے دوسرے اوقات میں کریں - جو نسے وقت مناسب سمجھیں یا جب خطرے سے آویں تب کیا کریں مریض کا کمرہ بھی اس سے صاف کیا جا سکتا ہے جہاں مریض ہے وہاں دن میں دو بار کھولتے ہوئے پانی میں چند بوند امرت دھارا کی ڈالکر

رکھدیں پڑا کر تمام گھر میں پھیل جاویگی۔

(۷) مگر جو لوگ نہ انگریزی ادویات نہ امرت دھارا استعمال کرنے کی توفیق رکھتے ہیں۔ ان کیواسطے یہ تجویز ہے:۔ کافور کی ڈلی آدھ آنے کی لیکر رومال سے باندھ چھوڑے یہ بہت مدت تک کام دیگی۔

۶ ماشہ اجوائن ۲۰ تولہ پانی میں ملا کر آنچ پر رکھیں جب ۱۰ تولہ رہ جاوے تو اس میں سے ۲ تولہ صبح و ۲ تولہ شام کو پی لیا کریں اور اسی اجوائن کے پانی سے کھانا کھانے کے پہلے دو وقت غرارے کر لیا کریں اور ناک دھو لیا کریں۔ نیز منہ میں دارچینی رکھکر چوستے رہا کریں۔

نوٹ:۔ منہ میں تو حلق میں جا کر اور ناک میں ناک کے پردے پر جا کر ان جرمز کا اثر ہونا بیان کیا جاتا ہے اس واسطے غرارے حلق تک اچھی طرح ہونے چاہییں اور ناک بھی آخر تک دھویا جاوے پچکاری کا استعمال کریں یا ویسے ہی ایک ایک نتھنے میں زور سے کھینچ لیا کریں!

جنرل روک تھام

یہاں تک تو ہم نے شخصی روک تھام کا ذکر کیا۔ اسکے علاوہ ہم کو ایسی کوشش بھی کرنی چاہئے کہ کرہ ہوا جہاں تک ہمارے اختیار میں ہے شدھ ہو صاف ہو۔ مکان صاف رکھے جاویں۔ کمیٹیاں صفائی کا انتظام خوب کریں۔ لوگ جہاں تہاں تھوکنا اور ناک صاف کرنا چھوڑ دیں۔ مریضوں کے فضلات کو اچھی طرح سے ٹھکانے لگا دیں اور سب سے بڑھکر یہ کہ ایشر جی مہاراج کے احکام کے مطابق لوگوں کو ادھرم چھوڑ دھرم کی طرف رجوع کرنا چاہیئے اور نیک کام کرنے چاہیئں دان۔ پُن۔ یگیہ ہون ہونے چاہیئں۔

ہون

تمام وبائی امراض کیواسطے یقینی حفظ ماتقدم ہے اور ایک کے کرنے سے سب کی بھلائی ہے۔ اس سے ہوا کے اندر خوشبودار جرم کش ادویات کے ذرات

پھیلانا مقصود ہوتا ہے۔گھی جو سب زہروں کا قاتل ہے وہ ساتھ ملایا جاتا ہے جب ہندوستان میں گھر گھر ہون ہوتے تھے اس قسم کی امراض آئی بھی نہ تھیں۔ اہل ہنود وید منتروں کے ساتھ سامگری (خوشبودار اشیاء کا مجموعہ) اور گھی ڈالا کرتے ہیں۔ وید منتر اس واسطے ہوتے ہیں کہ ایشور کی کرپا شامل حال رہے اور پرماتما کا نام کبھی نہ بھولے۔ مسلمان۔ عیسائی وغیرہ ویسے ہی آگ جلا کر خوشبودار اشیائے کو گھی میں ڈالیں تو بھی مناسب ہے بلکہ اپنے اپنے مذہب کے مطابق ساتھ خدا کا نام لیا کریں تو بہتر ہے۔

چاہیئے کہ تمام خوشبودار اشیاء کو جمع کرکے کوٹ کر رکھیں اور جب آگ میں ڈالنا ہو تو گھی سے چرب کرکے ڈالیں خشک نہیں ڈالنا چاہیئے اسکے علاوہ بھی اور گھی ڈالا جاوے تو مرضی ہے۔ اہل ہنود کو چاہیئے کہ ہر شہر میں ہر گلی اور ہر کوچہ میں ہر گھر میں روزانہ ہون یگیہ شروع کردیں۔ اس سے پرماتما دیا کریں گے اور کوئی وبائی مرض ان کو نہ ستاویگی۔

ہون کے اندر جو خوشبودار اشیاء ڈالی جاتی ہیں وہ مندرجہ ذیل ہیں جتنی ان میں سے ملیں لینی چاہیئں۔

کافورہ۔صندل سرخ۔صندل سفید۔گلو۔برگ نیم۔پوست نیم۔پھل و پھول نیم۔اگر (عود ہندی) کندر۔پوست درخت سرس۔پوست درخت شیشم۔سرسوں سفید۔بابڑ نگ ناگ کیسر۔چرایتہ۔شاہترہ۔کشنیز خشک۔(دھنیا) خس۔گوگل۔دھوپ لکڑ طا سفید (حرمل) ہینگ۔کپاس کے بنولے۔ناگرموتھا۔مشک بالا۔آک کے پھول۔بکاین کی چھال۔نیازبو تلسی۔کیسر کی جڑھ۔گل گلاب۔گل نیلوفر۔بال چھڑ۔دوب۔پنواڑ۔برگ چنبیلی۔کنول گٹہ۔نگندبوری۔نیل کنٹھی۔کستوری۔کیسر۔عنبر۔جائیفل۔لونگ۔جاوتری۔لوبان۔لوبان کوڑیہ۔نربسی پیٹھہ۔بید مشک۔کشمش۔چھوہارا۔بڈہا (بڈھی)۔برہمی۔کٹھ وغیرہ وغیرہ ان میں سے جس قدر اور جتنی دستیاب ہوسکیں کوٹ رکھیں اور روز جلایا کریں مگر کافور۔صندل ہر دو قسم کے اجزاء۔گوگل۔چرایتہ۔شاہترہ خس۔دھوپ۔لکھا۔مشک بالا۔عود۔ناگرموتھا۔سرسوں سفید۔بابڑنگ لوبان کی قسم کے اجزاء ضرور شامل کرنے چاہیئں۔

ان کے علاوہ اجوائن ملیٹھی بنفشہ - گاؤزبان کا ملانا اس مرض کے لئے ضرور مفید رہیگا ہون پر زیادہ لکھنے سے یہ رسالہ بڑھ جاوے گا مفصل جو دیکھنا چاہیں وہ ہمارے بنائے رسالہ حفظ ما تقدم طاعون میں دیکھ لیں - ایک بات لکھنا ضروری ہے کہ شری سوامی سرودانند جی مہاراج نے بتلایا کہ مظفر گڑھ جہاں پندرہ آدمی روزانہ مر جاتے تھے - وہاں سب لوگوں نے اکٹھے ہو کر دو سو روپیہ کا ہون کرایا جس دن ہون ہؤا اس دن سے نہ کوئی نیا بیمار ہؤا - اور نہ ان بیماروں سے جو پڑے تھے کوئی مرا - اسواسطے اگر شہر و قصبہ کی آبادی کے مطابق کافی ہون ہو جاوے تو اس کا ضرور پھل ہوتا ہے -

علاج

وید ک کتب میں وات - کف جور (بادی بلغمی بخار) کا جہاں ذکر ہے وہاں لکھا ہے کہ اس بخار کا علاج نویں ۹ دن کرنا چاہیئے - اور آپ کو معلوم ہو گا کہ پہلے وید و حکیم بخار میں اول کوئی خاص دوائی دیا نہیں کرتے تھے بلکہ کہا کرتے تھے کہ ابھی بخار کچا ہے ابھی کوئی دوائی نہیں دیجاویگی - اس بخار میں نویں ۹ دن علاج کرنے کا یہ مطلب ہے کہ ۸ دن طبیعت کو اپنے انداز پر چلنے دینا چاہیئے اور ضروری احتیاطیں خوراک آرام وغیرہ کی جاری رکھنی چاہیئں - بخار اپنی معمولی حالت میں جاری رہے - مگر اگر انداز سے بڑھے تو بیشک کم کرنا چاہیئے - مزاج خود مرض کا مقابلہ کر رہی ہے - اس واسطے اسکی طاقت کم ہو تو مزاج کو طاقت پہنچانی چاہیئے مگر خاص کسی علاج کی ضرورت نہیں ہے آٹھویں دن بخار خود بخود اتر جاتا ہے مگر نہ اترے تو نویں ۹ دن سے اس کا خاص علاج کرنا چاہیئے - مگر آج وہ زمانہ نہیں ہے - یہ بخار تو وبائی صورت میں ظاہر ہؤا ہے اور زہر کا حصہ اس میں ہونے سے اس کا علاج جلدی کرنا پڑتا ہے مگر معمولی صورت میں یہ یا کوئی معمولی بخار بھی ہو جاوے اور وید کسی مریض کو کہہ دے کہ ابھی اسکو ابال کر پانی دینا ۴ دن بعد دوائی دونگا تو اس کی کوئی نہیں مانیگا فوراً دوسرا معالج منگوایا جاویگا - آج کل کچے پکے کا کوئی حساب نہیں رہا ہے - دوائی شروع کرلی ضروری ہوتی ہے چاہے بخار اتر جاوے یا دوائی کی ہی وجہ سے بڑھ جاوے -

اتنا ہم ضرور کہیں گے کہ انفلوائنزا میں بھی اگر

چار سُنہری اصُول

مد نظر رکھ کر ۸ دن تک کوئی بہت علاج نہ کیا جاوے۔ تو بھی آٹھویں دن بخار خود بخود اُتر جاتا ہے اور جب کوئی خاص دوائی دستیاب نہ ہوتی ہو تو ادھر اُدھر کے علاج سے بیماری کو اپنے کورس میں چلنے دینا زیادہ بہتر ہے۔ علاج نہ کرنے سے غلط علاج زیادہ نقصان دہ ہے۔

سوامی سرودا نند جی مہاراج نے مجھے بتلایا کہ ملتان میں لالہ موتی لعل پلیڈر ہیں ان کے ایک بچے کو بخار ہوا ڈاکٹری علاج شروع ہوا علاج ہوتے ہوتے سات اور بیمار ہو گئے مگر آرام کسی کو نہ آیا۔ خود انہوں نے علاج چھوڑ کر ہون سامگری میں گلوہ، گاؤ زبان، بنفشہ، ملیٹھی ڈال کر ہون کرنا اور مریض کے کمرہ میں جلانا شروع کیا۔ اس کے بعد کوئی اور بیمار نہ ہوا اور وہ بیمار اچھے ہو گئے۔

اور وہ چار سنہری اصول یہ ہیں:-

(۱) مکمل آرام (۲) جسم کو گرم رکھنا اور ٹھنڈی ہوا کے جھونکوں سے بچنا (۳) چپ چاپ رہنا (۴) طبیعت کو کمزور نہ ہونے دینا۔

اس کے ساتھ ضروری احتیاطیں مندرجہ ذیل ہیں:-

(۱) جب ابھی طبیعت خراب ہوئی ہو یا بخار کا شروع ہی ہوا ہے تو سب سے اول علاج یہ ہے کہ کچھ کھایا نہ جاوے۔ فاقہ کیا جائے۔ دوسرے دن اگر طبیعت مانگے تو دودھ دینا چاہئے۔ دودھ اگرچہ نئے بخاروں کو دیدک کتب میں منع ہے۔ مگر اس میں چونکہ زہر ہوتا ہے اس واسطے دودھ کی ہم اجازت دیتے ہیں مگر ایک دو یا تین دن تک ضرور ہی فاقہ کیا جاوے۔ تو بہتر ہے۔ اور اگر بلغم بہت ہو۔ ناک بہت زیادہ بہتا ہو تب بھی دودھ کم دیا جاتا ہے اور اس صورت میں چنے کا پانی۔ مونگ کی دال کا پانی۔ جو آش وغیرہ بیان کئے ہیں۔ اس کے بدلے تمام حالتوں میں دودھ ہی جتنی ضرورت ہو دیا جاتا ہے۔ مگر بلا خواہش نہیں۔ جب مریض کو اشتہا معلوم ہووے دینا بہت بہتر ہے۔ دودھ گرم ہو کھانڈ ڈال کر دیا جاوے۔

مگر ملائی اُس میں نہیں ہونی چاہیئے - ڈبل روٹی دودھ یا ساگودانہ دودھ پانچویں دن کے بعد بخار کے کم ہونے پر دے سکتے ہیں مگر ثقیل غذا نہ دلادیں جیسے چاول بلغم پیدا کرنے کے باعث ہم نہیں دیتے ہیں - دودھ اس قدر بھی نہ دیا جاوے کہ ہضم نہ ہو سکے اور دست وغیرہ ہو جاویں - اگر بلغم کی زیادتی ہو اور دودھ دینا ضروری ہو تو سونٹھ - پیپل - دارچینی - الاچی - جیرا ۳-۳ ماشہ پانی میں اُبال کر اس پانی میں ۳ حصے دودھ ڈال کر چائے کی طرح بنا کر تھوڑا تھوڑا پلاویں -

(۲) تیسرے دن اگر قبض معلوم ہو تو کوئی ہلکا سا جلاب دینا چاہیئے مگر نہ اس قدر کہ زیادہ دست ہو جاویں - اس مرض میں اسہال شروع ہو جاویں تو خطرناک ہوتے ہیں - اس واسطے اگر یہ خانہ آرہا ہے تو جلاب کی ضرورت نہیں - ورنہ اتنا جلاب کہ جس سے ایک آدھ دست ہو جاوے - دست کیواسطے مندرجہ ذیل دوائی بخار کو بھی کم کرتی ہے اور زہر کو ہٹاتی ہے - کھانسی زکام وغیرہ کو بھی نافع ہے :-

پوست ہلیلہ زرد - پوست بلیلہ - آملہ - گلوہ ہر ایک ا تولہ یا ۹ ماشہ لے کر کوٹ کر آدھ سیر پانی میں ڈال کر آنچ پر رکھیں جب آدھ پاؤ رہے اتار کر مل چھان کر کھانڈ ملا کر پلاویں اس سے ایک یا دو کھل کر یہ خانہ ہو کر مواد نکل جاتا ہے - اسکے علاوہ ارنڈ کا تیل - انگریزی میگنیشیا سالٹ - فروٹ سالٹ وغیرہ سے بھی کام لیا جا سکتا ہے اور بھی جلاب کی ایسی اشیاء کی اجازت ہے جو بہت تیز نہ ہوں - تیز ادویات ممنوع ہیں جہاں اچھی دوائی ملتی نہیں ہے وہاں نہ ہی دیا جاوے -

(۳) پانی کو اُبال کر رکھا جاوے اور ٹھنڈا کر کے یا گرم گرم اس کو دیا جاوے گرم مزاجوں کو ٹھنڈا کر کے اور بلغم میں گرم پانی - ایک ہی وقت زیادہ نہ دیا جاوے ویسے جتنی دفعہ پیاس لگے دیا جا سکتا ہے -

پانی صاف ۶ سیر برتن میں ڈال کر آنچ پر رکھ کر اس قدر جلانا چاہیئے کہ صرف ایک سیر رہ جاوے اس پانی میں الاچی دانہ - دارچینی - پیپل - ملیٹھی - اجواین تھوڑی تھوڑی (مثلاً ۲-۲ ماشہ) ڈالدی جاوے تو بہتر ہے یہ پانی آنچ سے اتار کر علیحدہ رکھدیں کہ خود بخود ٹھنڈا ہو جاوے - نہ اسکو پنکھے سے ٹھنڈا کریں نہ

ہلا جلا کر ٹھنڈا کریں۔ نیز دن کیواسطے دن کو اور رات کے واسطے رات کو بنا دیں۔ اگر بچ رہے تو پھینک دیا کریں اس پانی کو شاستروں میں "امرت ور" لکھا ہے۔ اوّل دن سوائے اسکے کچھ نہیں دینا چاہیئے اور پھر معمولی پانی کی بجائے اسکو دیا جاوے۔ اسکو ہم امرت جَل کہتے ہیں۔

(۴) بخار جب ۱۰۳ سے بڑھنے لگے تو سرکہ و عرق گلاب ملا کر اس میں تھوڑا گل روغن ملا کر رکھ لیں اور اس میں کپڑے کی پٹی تر کر کے سر و ماتھے پر رکھا کریں اور بار بار اسکو بدلتے رہیں یا اگر یہ نہ مل سکیں تو پانی میں نوشادر ملا کر اس کی پٹی رکھیں۔ وہ بھی نہ ملے تو صرف ٹھنڈے پانی کی پٹی رکھنی چاہیئے۔

حرارت کو کم کرنے کے واسطے ڈاکٹر لوگ ایسپرین فینسٹین وغیرہ ادویات دیتے ہیں۔ جن سے پسینہ آ کر بخار اتر جاتا ہے مگر ہم نے اسکو آزما کر دیکھا ہے اس کا سوائے نقصان کے فائدہ نظر نہیں آتا ہے۔ اس کا ملیریا اترنے والے بخاروں میں دینا ٹھیک ہے۔ میعادی بخاروں میں بخار تھوڑے وقت کے واسطے کم ہو کر پھر ویسا ہی ہو جاتا ہے اور کمزوری مفت کی[۵] ہو جاتی ہے۔

(۵) چھاتی اگر گھٹی ہوئی ہو تو گھی کو گرم کر کے مالش کر دینا چاہیئے اور اگر چھاتی میں کھانسنے سے درد معلوم ہو تو اجواین کو پانی میں اُبال کر تھوڑا تھوڑا پلانا چاہیئے۔

(۶) کمرہ جس میں مریض رکھا جاوے جہاں تک اپنے اختیار میں ہو کھلا ہونا چاہیئے، اور اس میں بہت اسباب یا اور سونے والے نہیں ہونے چاہیئں (سوائے تیماردار کے) - اور دوسرے کمروں سے اس کا گرم ہونا بہتر ہے۔ کمرے کے دروازے اور روشندان کھلے رہیں تاکہ تازہ ہوا اس میں آتی جاتی رہے مگر مریض کے عین پاس جو دروازے ہیں وہ بند رہیں تاکہ مریض کو ہوا لگنے کا اندیشہ نہ رہے ہوا کے جھونکے مریض پر آنے اچھے نہیں۔ ویسے ہوا کھلی و صاف چاہیئے اور مریض کو گرم کپڑے اوڑھا کر اور پہنا کر گرم رکھیں مگر ہوا بند کر کے گرم کرنے کی کوشش نہ کریں۔ بند کمرے میں کوئلے سُلگانا از حد خطرناک ہے۔ کوئلے رکھنے ضروری ہوں تو باہر سُلگا کر اور پھر بھی کھلے کمرے میں رکھنے چاہیئں۔

[۵] امرتسر کے جناب ڈاکٹر ستیہ پال جی نے ایک مضمون ٹریبون میں لکھا ہے کہ اسپرین وغیرہ واقعی مفید ہیں انکو نفرت نہیں کرنی چاہیئے۔ مگر ہمارا تجربہ ہے وہ ہم نے لکھا ہے۔

غرضیکہ ان احتیاطوں کے ساتھ اگر مریض کو آرام سے لٹائے رکھیں اور مرض کو اپنی حالت پر چلنے دیں تو ایشور کرپا کرتے ہیں۔ معمولی ادویات جو لکھا ہیں وہ بھی نہ ملیں تو صرف امرت جل پر بھروسہ کریجئے۔ ہمیشہ قادر مطلق۔ سرو شکتیمان کا دھیان رکھو۔ اس کے ہاتھ میں سب کچھ ہے۔ اگر وہ بچانا چاہے ہے تو کوئی مار نہیں سکتا ہے۔ اب ہم ان

نسخہ جات

کا ذکر کرتے ہیں جو کہ اس مرض میں مفید ثابت ہو چکے ہیں یا ہو سکتے ہیں۔ ان نسخہ جات کو بھی مندرجہ بالا احتیاطوں کو مدنظر رکھتے ہوئے استعمال کرنا چاہئے۔ ہر مرض کے دنیا میں کئی نسخہ جات ہوتے ہیں کسی کو کوئی ہاتھ چڑھ جاتا ہے کسی کو کوئی چڑھ جاتا ہے کہیں کسی چیز کے حاصل کرنے میں آسانی ہوتی ہے اور ایسا بھی کبھی ہو جاتا ہے کہ کسی مریض کو ایک موافق نہ آوے تو دوسرا بدلنا پڑتا ہے۔ ہم کو جس قدر عمدہ نسخہ جات معلوم ہوئے ہیں وہ سب ہم نے دیدئے ہیں۔ ان کے علاوہ اور بھی کئی معالج برتتے ہونگے۔ نسخہ جات کے متعلق بھی

چند سنہری اصول

ہمیشہ یاد رکھنے چاہئیں

(۱) دوائی نہ بہت ٹھنڈی ہو اور نہ بہت گرم ہو۔ ٹھنڈی ادویات سے نمونیا ہونے کا خطرہ رہتا ہے اور گرم ادویات سے بخار بڑھ کر کبھی سرسام تک کی نوبت پہنچتی ہے

(۲) ادویات اس قسم کی نہیں دینی چاہئیں جو کہ بلغم کو نہ تو پکا دیں اور نہ اخراج کریں بلکہ خشک کردیں۔ اکثر گرم خشک ادویات کا نتیجہ یہی ہوا ہے۔ ہم کسی کی مذمت نہیں کرتے علاج وہی اچھا ہے جو مریض کو راضی کردے چاہے وہ ڈاکٹری ہو یا دیسی۔ مگر یہ بات شہر میں عام مشہور ہے کہ بعض انگریزی ڈاکٹر والے مریض زیادہ مرے ہیں۔ اسکی وجہ یہ ہے کہ ڈاکٹری میں اخلاط کا کوئی اصول نہیں ہے۔ تجربے اچھے ڈاکٹر ان باتوں کو جانتے ہیں۔ اسلئے بعض ڈاکٹروں نے خشک ادویہ برتیں جس سے بلغم بند ہو کر نمونیا تک نوبت پہنچی۔ پس خیال رکھنا چاہئے

کہ بلغم خشک ہوکر پھیپھڑے میں سوزش کرنے کا باعث نہ بنے۔

(۳) جھٹ پٹ دوائی بدلنی نہیں چاہیے۔ جس دوائی سے کوئی اور خاص تکلیف نہیں بڑھتی بلکہ کچھ آرام ہی آتا ہے اسکو جاری رکھنا چاہیے۔ صبح اور دوائی ہے۔ دوپہر کو اور دوائی ہے اور شام کو اور۔ اس طرح سے ادویات ہی اندر جاکر اپنے جھگڑے لے بیٹھتی ہیں۔ مرض کو انہوں نے کہاں دور کرنا ہے۔ مریض کو اور لواحقین کو ایسی امراض میں بیشک سخت تشویش ہوتی ہے۔ مگر اس گڑبڑ میں تو نقصان ہی ہوتا ہے۔ اسی واسطے تو میں پہلے لکھ آیا ہوں کہ بُرے علاجوں سے کوئی علاج نہ کرنا بہتر ہے۔

(۴) سب سے اول آسان بے ضرر یقینی اور ۹۹ فیصدی حالتوں میں فائدہ کرنے والا علاج یہ ہے کہ مندرجہ بالا امرت جل و اجوائن کے پانی وغیرہ کے ساتھ امرت دھارا استعمال کیا جاوے۔ امرت دھارا اس مرض کے واسطے اکسیر ثابت ہو چکی ہے اکثر دو تین دن میں بخار اُتار ہی دیتی ہے۔ وگرنہ وقت پر بدوں کسی خرابی کے اُتر جاتا ہے۔ اور ہزارہا شیشیاں اس مطلب کے واسطے لوگ منگوا رہے ہیں اور ہر طرف سے اس کے فوائد کی تصدیق ہو رہی ہے۔ جس قسم کے خطوط آتے ہیں اُن کا نمونہ نیچے درج کرنا خالی از نفع نہ ہوگا۔

ا۔ امرت دھارا واقعی امرت دھارا ہی ہے۔ "مہاشہ جی نمستے! اپریل ۱۹۱۸ء سے اس وقت تک آپکے یہاں سے تین شیشی امرت دھارا منگوا چکا ہوں اس سے جو فائدے ہوئے ان کو درج کرتا ہوں:۔ (۱) امرت دھارا نے ہر ایک بیماری میں فائدہ کیا (۲) آج کل یہاں پر لڑائی کا بخار بہت ہے۔ امرت دھارا کی صرف ایک ایک خوراک سے بہت سے آدمیوں کا بخار چلا گیا۔ سب دواؤں سے مفید لڑائی کے بخار میں امرت دھارا ہی پائی۔ (۳) ایک آدمی کو بچھو نے کاٹ کھایا تھا۔ درد سے سخت بے چین تھا۔ امرت دھارا کی ایک ہی خوراک نے اس کی تکلیف دور کی (۴) پلیگ کے کئی مریض اس سے اچھے ہو گئے (۵) زکام سردرد۔ ہیضہ وغیرہ میں اکسیر ہے"۔ رام چندر پرشاد ورما مقام چھپاتہ

ب۔ "جناب پنڈت ٹھاکر دت صاحب سکتری اکال! امرت دھارا کا استعمال پینسلڈ کے ساتھ پُراسرار بیماری کے چند ایک مریضوں پر کیا گیا۔ واقعی یہ نہایت پُر اثر اکسیر ثابت ہوئی ہے فی الحال نصف درجن شیشی کاں امرت دھارا بہت جلدی

بذریعہ وی پی روانہ کرکے مشکور کریں" - رتن سنگھ ہیڈ ماسٹر خالصہ اسکول کھاریاں)

ج - "جناب مکرم و معظم بندہ نشر یمانیہ در پنڈت جی صاحب بانیاز! بندہ ڈاکخانہ ملتان شہر سے تبدیل ہو کر پھر ڈاکخانہ سرائے سدھو آ گیا ہے - جناب کی شیشی امرت دھارا نے بندہ کے تمام کنبہ کو اور جہاں جہاں استعمال کی گئی واقعی کمال درجہ کا فائدہ پہنچایا یعنی اس مہلک بخار جنگی کے مریضوں پر استعمال کرکے شفایاب ہوئے جناب کا از صدق شکور اور دعا گو ہوں - اب بندہ دست بستہ پھر جناب کو تکلیف دینا چاہتا ہے کہ بوالپسی ڈاک ایک شیشی امرت دھارا اور تین عدد ٹکیہ صابون امرت دھارا - اور کوئی عمدہ گولیاں یا ٹکیاں امرت دھارا جو کہ قبض کشا و ہاضمہ ہوں ان ہر سہ اشیاء کو بذریعہ وی پی ڈاک ذیل کے پتہ پر بھیجکر تابعدار کو ممنون و مشکور فرما دیں - (جگن ناتھ پوسٹ ماسٹر ڈاکخانہ سرائے سدھو"

د - "امرت دھارا کے نام کا ایک ایک حرف اپنے میں سینکڑوں خوبیاں رکھتا ہے - کیا یہ تعجب اور حیرت نہیں جو مریض پہلے دریافت کرتا ہے "کیا یہ امرت دھارا ہے" اگر ہے تو فوراً استعمال کراؤ۔ چنانچہ انفلوانزا مرض ان دنوں اس طرف خوب زوروں پر ہے جسکی وجہ سے سینکڑوں انسان اجل کو لبیک کہہ رہے ہیں چند گھنٹوں کی انتہائی ساعت پیام موت کی خبر دیتی ہے - اسی ہفتہ کا ذکر ہے کہ جب اس مرض نے اس ضلع پر حملہ کیا تو میرے بچے و بیوی بھی اس خوفناک مرض کے شکنجہ سے بچ نہ سکے پہلے روز کے بخار نے بے ہوش کر دیا اور ساتھ ہی پسلی میں درد شروع گیا چونکہ میں تو آپ کے اس عجوبہ بیش بہا و قابل قدر ایجاد کا عاشق ہوں ہر وقت ساتھ رکھتا ہوں - خدا کا نام لیکر شیشی کا ڈاٹ نکال رہا تھا - خوشبو سے فوراً بچوں نے پہچان کر کہا کیا امرت دھارا ہے اور اگر ہے تو فوراً ہی استعمال کراؤ - اس وقت ان تمام کا اعتقاد دیکھکر میں سکتہ میں رہ گیا - خدا کا شکر ہے کہ اس کے استعمال سے سب راضی ہیں میں کہہ سکتا ہوں کہ یہ ہر مرض میں اکسیر کا حکم رکھتی ہے" + (سید نثار حسین سرویر آبپاشی محبوب نگر")

ہ - "جناب پنڈت ٹھاکر دت صاحب شرما جی! یقین ہے کہ آج کل نئے بخار کا از حد زور ہے تمام گاؤں اور گرد و نواح کے دیہات میں کوئی گھر بیماری سے خالی نہیں ہے کمترین کے پاس دو شیشی امرت دھارا تھیں دونوں ختم ہو چکی ہیں جو اس موقعہ پر بڑی مفید ثابت ہوئی ہے اسلئے گذارش ہے کہ پانچ عدد شیشی

شیشی امرت دھارا قیمتی ۱۲ والی ارسال فرمادیں +

(جیرام داس مدرس مدرسہ رتن گڈھ")

و - "مکرم و معظم پنڈت ٹھاکردت صاحب شرما وئید موجد امرت دھارا لاہور زاد عنایۃ نمستے ! احوال آنکہ بخیریت خواہان خیریت آنجناب کو یاد ہوگا کہ بندہ آپکی ادویات کی سریع تاثیر خصوصاً امرت دھارا کا تو شیدا ہو کر پے درپے بہت ادویات و امرت دھارا بذریعہ وی پی پارسل ہائے مختلف اسٹیشنوں پر جہاں رہا منگوا چکا ہوں - امرت دھارا واقعی لاثانی دوا ہے اور مجھ کو اس نے بہت موقعوں پر خلق خدا کو فیض پہنچایا ہے سچ پوچھو تو ایک ڈاکٹر جیسی حیثیت ہو گئی ہے جو دیہاتی یار آشنا بیمار ہوتا ہے مجھ سے ہی دوائی طلب کرتا ہے اور اسی امرت دھارا کے فیض و ایشور کی کرپا سے صحت یاب ہو جاتا ہے - آجکل وار فیور کا زور ہے اس میں ایشور کی کرپا سے جسکو خدا ترسی دیا ایشور نے اس پر رحم کیا - سانپ سے ڈسے ہوئے بخار میں مبتلاء - درد دانت - زکام - دبل وغیرہ وغیرہ کے مریض دو دو دن میں صحت یاب ہوئے غرضیکہ کہاں تک بیان کروں قلم میں طاقت نہیں - اب مجھ کو مندرجہ ذیل آپکی تازہ بتازہ ادویات درکار ہیں ازراہ شفقت بذریعہ وی پی پارسل میرے نام جلدی ارسال فرما کر ممنون فرمادیں مشکور ہوں گا .... +"

(جمشید سنگھ اسسٹنٹ اسٹیشن ماسٹر پڈ عیدن سندھ)

ز - "عالیجناب مینیجر صاحب کارخانہ امرت دھارا تسلیم ! آپ کا مرسلہ پارسل امرت دھارا کا وصول ہوا چونکہ یہاں بخارات بکثرت شروع ہو گئے ہیں جسکی وجہ سے دوائی بہت جلد ختم ہو گئی بفضل الٰہی بہت سے بیمار اسی امرت دھارا کے علاج سے تندرست ہوئے براہ کرم اب شیشی کلاں امرت دھارا اور دو خورد شیشی نمونہ بذریعہ وی پی روانہ فرمادیں پتہ یہ ہے :-

(مخدوم علی نویسندہ تحصیل گنگاوتی")

ح "منیجر صاحب امرت دھارا ! برائے نوازش دو شیشی امرت دھارا نمونہ مفصلہ ذیل پتہ پر بذریعہ وی پی ارسال فرما کر مشکور فرمادیں - کیونکہ نزلے بخار کے حق میں اکسیر کا فائدہ پہنچایا ہے +

(سندر سنگھ اسسٹنٹ ٹرین ایگزامینر کٹنی اسٹیشن)

ط - "جناب منیجر صاحب جی نمستے ! میرے پاس امرت دھارا نمونہ کی شیشی دس عدد تھیں جو کہ اس نزلی بخار میں غریبوں اور محتاجوں پر استعمال کی ہیں ان سے جو فائدہ ہوا اس کا ذکر کرنا میری ہمت سے باہر ہے - میں پھر تھوڑے

دنوں تک مفصل عرض کردوں گا اس کا استعمال بطور ہدایت کھٹکڑی کی کھیل کیا تھ
کیا گیا ہر ایک شخص کو مفت دوائی دیجاتی ہے ÷

(ایم آر شرما اینڈ کو ایجنٹان قصبہ خانخانان)

ی ۔ شرمہمان انیہ ور نمستے! یہاں پر خیریت نہیں ہے آپ لوگوں کی خیریت پرم پتا پرماتما سے نیک چاہتا ہوں جس میں کہ دھرم کے کام میں مدد اور دھرم کے کاموں میں بہت بہت امیدیں پربھو کی کرپا سے پوری ہونگی ۔ آگے پرارتھنا یہ ہے کہ اس چھوٹے سے نگر میں جس کی مشکل سے آبادی ۸ ہزار ہوگی انفلوانزا یا لڑائی کے بخار کی بڑی شدت ہے ۔ ۱۷ آدمی روزانہ کی اوسط سے مر رہے ہیں اور قریب ۵ سو کے بیمار پڑے ہیں اور روزانہ بڑھتے ہی جا رہے ہیں ایسی حالت میں غریب آریہ سماج اورئی بھی اپنا کرتیہ کر رہا ہے ۔ ایک شیشی امرت دھارا ایک مہاشہ نے سماج کو دیا تھا جس سے کہ کئی مریض بالکل چنگے ہو گئے اور کئی مریضوں کی دوائیں ہو رہی ہیں ۔ اس حالت میں اس چھوٹی سی سماج کے کاریہ کرتاؤں کی پرارتھنا ہے کہ ایک شیشی امرت دھارا جس کی قیمت ۸/۱ ہے کرپا کر کے رعایت کے ساتھ معہ محصول ۸ میں روانہ کرنے کی کرپا کیجیئے پرماتما آپکو نیک کا پھل نیک ہی دیگا ÷

(سیوک بندلیشری پرشاد منتری آریہ سماج اورئی ")

ک " ۔ جناب پنڈت ٹھاکر دت شرماجی صاحب نمستے! چونکہ یہاں تمام شہر لکھنؤ میں تپ نزلی (Influenza) کی بیماری بہت زوروں سے پھیلی ہوئی ہے سینکڑوں آدمی روزانہ مر رہے ہیں گھر کے گھر تباہ ہوتے جا رہے ہیں میرے مکان میں اسوقت پانچ آدمی سخت بیمار ہیں ۔ ایک شیشی امرت دھارا جو کہ میں نے کچھ عرصہ سے آپکے یہاں سے منگوائی تھی وہ میرے پاس موجود تھی میں نے اپنے یہاں ایک بیمار کو استعمال کرایا ۔ اب بالکل ہی ختم ہو گئی ہے جس سے بہت کچھ فائدہ ہے واقعی آپکی امرت دھارا دوائی کمالیت پر ختم ہے زیادہ کیا تعریف کروں جو کہ اس وقت میرے گھر کے آدمیوں کی زندگانی بچا رہی ہے اگر اتنی کرپا آپ میرے اوپر کریں کہ دوائیں دیکھتے اس خط کے خاکسار کو روانہ کر دیں تو نہایت آپکی مہربانی مجھ غریب خاکسار پر ہوگی ۔ کیونکہ آپکی امرت دھارا کا بہت سخت انتظار ہے اگر آپ جلد روانہ کر دیں گے تو میرے گھر کے مریض بہت جلد ٹھیک ہو جاوینگے ۔ میرا آپکی دوائی امرت دھارا

پر کامل یقین ہے زیادہ کیا تحریر کروں + (رگھو نندن پرشاد ستر لکھنؤ)

ل " (ترجمہ انگریزی خط) " براۓ مہربانی امرت دھارا ۲ شیشیاں قیمتی پانچ روپیہ بہت جلد روانہ کریں ۔ میں آپکو مبارکباد دیتا ہوں کہ آپکی جادو بھری امرت دھارا نے مرض انفلوانزا کو فایدہ دیا ہے میں نے صرف تین قطرے لیکر پانی میں دو بار دن میں دیئے " + (این پرکاش سرتری ایجنٹ بیٹ اینڈ کمپنی سیداپورم ضلع نیلور)

امرت دھارا کے مفید ہونے کے باعث اس کی مانگ اس قدر ان دنوں بڑھی ہوئی ہے کہ سینکڑوں شیشیاں اکٹھی لوگ منگواتے ہیں مشتے نمونہ از خروارے چند دنوں کے آرڈروں میں سے یہ آرڈر ہیں :-

سید حسین بلگام	۲۰۰	نمونہ امرت دھارا
حاجی بدرالدین غلام حسین حیدر آباد دکن	۱۰۰۰	"
فدا علی شیخ قمرالدین حیدر آباد دکن	۷۲۰	نمونہ - ۱۱۰ نصف شیشی
جیکا ڈنکٹ جیلا پٹی چٹی میسور	۱۴۴	شیشی
سید عبد الوہاب نظام آباد	۱۰۰	نمونہ امرت دھارا
وی ۔ ٹی پینگی رائے چور	۷۲	شیشی
رام چندر مدھوبنی (دربھنگہ)	۱۰۰	"
سید عبد القادر حیدر آباد	۲۰۰	نمونہ ۱۴۴ نصف ۱۲ سالم
سکھ سنچارک کمپنی متھرا	۲۸۸	نمونہ
مکھن لال آگرہ	۱۰۰	نمونہ ۱۴۴ نصف ۸ سالم
محمد اسمعیل محمد حسین چقر گیٹی حیدر آباد دکن	۶۰۰	نمونہ
عبد الرزاق کیمسٹ خاص حیدر آباد دکن	۶۰۰	نمونہ ۱۴۴ سالم ۲۶ نصف
مرواداگنڈک بازار	۲۰۰	نمونہ

امرت دھارا کا استعمال آسان ہے اسکو شربت انجبار و عرق گاؤ زبان کے ساتھ ملا کر تین تین بوند دن میں تین بار دینا چاہئے ۔ شربت نہ ملے تو صرف عرق میں ۔ وہ بھی نہ ملے تو وہ پانی (امرت جل) جو نیچے پینے کے واسطے دینے کو لکھا ہے اس میں دیتے جاویں ۔ مندرجہ ذیل اجزائی کا پانی امرت دھارا دینے کیواسطے بنایا ہیں

۵ تولہ اجوائن (تیل یعنی) ڈیڑھ سیر پانی میں ڈال کر بہار تک پکایا جاوے کہ ایک بوتل (تین پاؤ) رہ جاوے اس کو چھان کر بوتل میں بھر لیا جاوے یا کسی صاف گلاس پر ڈھانک کر رکھا جاوے اس میں سے دن میں تین چار بار ۱½ تولہ لیکر اس میں تین بوند امرت دھارا ملا کر دینا چاہیے - یہ خوراک جوان کی ہے بچوں کیواسطے کم کریں - ۳ ماشے سے ۱ تولہ تک حسب العمر دینا چاہیے - اگر خدانخواستہ نمونیا کا بھی خطرہ ہو تو بھی یہی دوائی جاری رکھیں اسکو بھی مفید ہے -

اگر مزاج گرمی کا ہے اور بخار کا زور زیادہ رہتا ہے تو اجوائن ۴ ماشہ گلو سبز ۱ تولہ - پیپل ایک عدد - سپید چھاترنک ۱ ماشہ رات کو تھوڑے پانی میں بھگو رکھیں - (اگر وقت نہ ہو تو اسیوقت) اور پھر اس کو گھوٹ کر اس کا پانی نکال کر اس میں امرت دھارا کی تین بوند داخل کر کے دیں - ایسے ہی ایکبار شام کو دیا کریں - اگر مزاج کے اندر خشکی بہت ہو - کھانسی بالکل خشک ہو بلغم نہ نکلتی ہو - ناک بالکل بند ہو جیسا کہ بلغم کو خشکی اندر بند کر دیا ہے - تب امرت دھارا عرق گاؤزبان میں دیویں اور اس کے علاوہ صبح کو مندرجہ ذیل دوائی دیا کریں :-

مغز تخم خیارین - مغز تخم کدو - مغز تخم تربوز ہر ایک ۱ تولہ - عرق گاؤزبان ایک چھٹانک میں گھوٹ کر اس کا دودھ نکال کر اور بہیدانہ آدھ پاؤ عرق گاؤزبان میں علیحدہ بھگو کر اس کو ملا کر اس کا لعاب نکالکر اسی میں ملا کر ہر روز صبح پلانا چاہیے تین دن تک کافی ہوگا - اگر قبض ہو تو انہیں مغزیات کے ساتھ گل بنفشہ ۶ ماشہ بھی شامل کر لیں جس سے ایک دو دست ہو جاتے ہیں نہ ہوں تو دوسرے دن بھی شامل کریں -

امرت دھارا چونکہ کھانسی کو بھی مفید ہے اس واسطے اس علاج کے ساتھ کھانسی کیواسطے کسی دوائی کی ضرورت نہیں رہتی ہے - جب بخار اتر جاوے تو امرت دھارا کو ہی جاری رکھا جا سکتا ہے اگر کھانسی خشک ہے تو لعاب بہیدانہ میں ملا کر جاری رہے - اور اگر کھانسی تر ہے تو ملیٹھی مقشر ۳ ماشہ پانی میں بھگو کر اس کا پانی لے کر اس پانی میں ڈال کر یا شہد میں ملا کر دیتے رہیں -

اس طرح امرت دھارا استعمال کرنے کا طریقہ ہے ایک بات امرت دھارا کے متعلق ضرور یاد رکھنی چاہیے کہ اس دوائی کے ساتھ یہ ملائی جاوے اس کی طاقت کو

بڑھا دیتی ہے پس اس مرض کیواسطے جس قدر ادویات ہیں ان میں امرت دھارا کو ملا کر دینے سے ان کا فائدہ بہت بڑھ جاوے گا۔ نہ کسی دوائی کے ساتھ ساتھ امرت دھارا کو دینے سے نقصان ہے ہر اچھی دوائی کے ساتھ اس سے فائدہ اٹھایا جاسکتا ہے یہ ایک عجیب ایجاد ایشور کی مہربانی سے حاصل ہوئی ہے۔ ہاں یاد رہے کہ اس کی نقلیں جو لوگ کر رہے ہیں ان سے بچنا چاہیئے۔ اصل کی جگہ نقل کو استعمال نہ کرنا چاہیئے۔ اب باقی اور ادویات بھی لکھی جاتی ہیں۔

(۳) میرے ایک متر وید نے مجھ کو بتلایا کہ انہوں نے اس مرض میں کف کیتو رس کو از حد مفید پایا ہے شروع میں دینے سے بخار اکثر ہوتا ہی نہیں ہے اور اگر ہو جاوے تو کم رہتا ہے اور دوسرے تیسرے دن اتر جاتا ہے۔ زکام کھانسی کو بھی فائدہ ہوتا ہے انہوں نے فرمایا کہ وہ اسکو سینکڑوں مریضوں پر آزما چکے ہیں۔ صرف ایک گولی صبح و ایک گولی شام دیتے ہیں جو کہ مریض چوستا رہتا ہے۔ کف کیتو رس کے دو چار نسخے ہیں مگر مندرجہ ذیل ہماری رائے میں سب سے اچھا رہیگا:۔

نسخہ کف کیتو رس

سہاگہ بریاں۔ پیپل۔ کشتہ سنکھ۔ بچھناگ مدبر برابر وزن لیکر ادرک کی رس میں ایکدن کھرل کرکے گولیاں ایک ایک رتی کی بناویں۔ تو لکھا ہے کہ اس کے کھانے سے پینس۔ زکام۔ کھانسی۔ دمہ۔ گلے کی امراض اور بلغمی امراض دور ہوتی ہیں۔ ان کے علاوہ چونکہ بچھناگ اسکے اندر ہے اسلیئے بخار کو بھی ضرور فائیدہ ہوتا ہے۔ اس واسطے ضرور اس کا فائیدہ ہوگا۔ مگر جہاں خشکی بہت ہو اس کو کسی تر چیز کے ساتھ دینا چاہیئے۔

۔بچھناگ (میٹھا تیلیا) کو صاف کرنے کی ترکیب یہ ہے کہ اسکو تین دن گؤ موتر میں بھگو دیا جاوے ہر روز نیا گؤ موتر ہونا چاہیئے۔ سنکھ کا کشتہ کرنا ہو تو ایک کوزہ میں ڈال کر گھیکوار کی رس اس قدر ڈالیں کہ وہ خوب ڈوب جاوے پھر قریب من بھر اوپلوں کی آنچ میں کشتہ ہوگا۔

(۴) لاہور میں ہمارے ایک بھائی مرتیونجے رس کو برت رہے ہیں اور ان کا بھی دعویٰ ہے کہ یہ اس مرض کیواسطے اکسیر ثابت ہوا ہے دو تین دن میں بخار

کو دور کر دیتا ہے انہوں نے اس کو سینکڑوں مریضوں پر برتا ہے اور وہ کہتے ہیں کہ اس سے نمونیا بھی نہیں ہوتا ہے اور دیتے ہی بخار کا زور کم ہونا شروع ہوتا ہے اس دوائی

مرتیونجے رس

کے بیشمار نسخے ہیں مگر جو اس مرض میں نیز ہر قسم کے بخار ملیریا وغیرہ میں بھی اکسیر ہے اور بنانا بھی آسان ہے۔ اور جسکو مندرجہ بالا وئید صاحبان برتتے رہے ہیں وہ مندرجہ ذیل ہے:-

[مہا مرتیونجے رس اگرچہ بالکل اکسیر ہوتا ہے مگر وہ عوام نہیں بنا سکتے ہیں اس واسطے نہیں دیا ہے۔ (ایڈیٹر)]

نسخہ بچھناگ مدبر ۱ تولہ۔ مرچ سیاہ ۱ تولہ۔ پیپل ۱ تولہ۔ گندھک ۱ تولہ۔ سہاگہ ۱ تولہ۔ شنگرف مدبر ۲ تولہ۔ سب کو پیسکر ادرک کی رس میں ایکدو دن کھرل کر کے گولیاں مونگ کے برابر بنالیں اسکی خوراک ایک دو گولی صبح و شام ہے۔ بچوں کو ۱/۲ سے ۱/۴ تک بوڑھوں دکمزور کو کم دیویں۔ عام بدرقہ اس کا شہد ہے۔ شہد سے ہر نئے بخار میں یہ گولی دی جاسکتی ہے۔

ملیریا بخاروں میں زیرہ سفید ۱ ماشہ۔ گڑ ۲ ماشہ کے ساتھ ملاکر دینی چاہیئے باری کے بخار آنے سے پہلے اسی طرح دی جاسکتی ہے۔ زیرہ و گڑ ملاکر پیچھے پانی یا عرق سونف یا گلو وغیرہ پلادیں۔ سنپاتوں اور نمونیا وغیرہ میں ادرک کے رس سے دی جاتی ہے۔ انفلوانزا میں بھی اس طرح یا اجوائن کے کاڑھے سے دی جاوے ۹۰ فیصدی ہر قسم کے نئے بخار کو یہ گولی ایکدن میں اُتار دیتی ہے۔ گرمی ہو تو کوئی ٹھنڈا شربت دیا جاسکتا ہے۔

شنگرف کو مدبر کرنے کے واسطے اسکو تین دن لیموں کی رس میں کھرل کرلو اور بچھناگ کی تدبیر کیواسطے اسکو گؤ موتر میں تین دن بھگو دینا چاہیئے ہر دن نیا گؤ موتر ہونا چاہیئے۔

یاد رہے کہ ویدک رس رشیوں نے ایسے بنائے ہیں کہ کوئی نیا سے نیا ہی مرض نکلے انہی میں سے کوئی اس کیواسطے بھی اکسیر نکل آویگا۔

بیئیوں رس دات۔ کف کے بخاروں کو اکسیر ہیں سب اس مرض میں مفید ہوسکتے
ہیں جو کسی نے آزمایا وہی اس کیواسطے ٹھیک ہوگیا۔

(۴) بعض وئیدھ چندرامرت رس کو اس مرض میں مفید کہتے ہیں اور واقعی چندرامرت
رس کی ہی ادویات سے ظاہر ہے کہ وہ کم از کم اس کی کھانسی کیواسطے تو اکسیر ہونا چاہیے
یہ چندرامرت ہر قسم کی کھانسی کیواسطے بےنظیر ہے اس کے نسخے رس راج رتناکر میں درج ہیں۔
بہتر نسخہ مندرجہ ذیل ہے :-

نسخہ چندرامرت

ترکٹا (پیپل۔ مرچ سیاہ۔ سونٹھ) ترپھلا (پوست ہلیلہ۔ بلیلہ و آملہ) چیب
دھنیا۔ زیرہ سفید۔ سیندھا نمک ہر ایک ایک تولہ۔ پارہ مصفّٰی۔ گندھک آملہ سار
مصفّٰی۔ کشتہ فولاد ہر ایک ۲ تولہ۔ سہاگہ ۴ تولہ۔ مرچ سیاہ ۳ تولہ۔ اول پارہ
وگندھک کو خوب کھرل کر کے کجلی کریں۔ پھر فولاد۔ سہاگہ۔ مرچ سیاہ ڈالکر کھرل کریں
ان کے علاوہ باقی اشیاء کو علیحدہ پیکر پھر اس میں ملاویں اور بکری کے دودھ
سے ایکدن کھرل کر کے اس کی گولیاں بنادیں۔ وہاں تو ۹ رتی کی گولی لکھی ہے
مگر یہ آج کل کے لوگوں کے واسطے بہت زیادہ ہے اس واسطے ۳ رتی کی گولی بنانی
چاہیئے۔ ایک و گولی روزانہ۔ یہ گولی منہ میں رکھ کر کف کیتو رس کی طرح چوسی بھی
جاسکتی ہے اور دودھ وغیرہ کیہمراہ بھی دی جاسکتی ہے۔ یہ خشک حالت
میں بھی مفید ہے کیونکہ بلغم نکال بھی دیتی ہے۔ پکا بھی دیتی ہے۔ رس رتناکر میں
لکھا ہے :-

"یہ گولی لال کنول یا نیلے کنول کے رس میں یا کلتھی کی رس میں یا بکری کی
دودھ میں یا پیچھ میں ملا کر یا گلودنی کے رس میں ملا کر روزانہ کھلادے۔ اس سے
مختلف قسم کی کھانسی۔ وات سے پیدا ہوئی کھانسی صفرا سے پیدا ہوئی
کھانسی۔ وات کف (بادی بلغم) سے پیداشدہ کھانسی۔ صفرا و بلغم سے پیدا
ہوئی کھانسی۔ کسی زہر سے پیدا ہوئی کھانسی۔ خون ملی کھانسی۔ سوکھی کھانسی
بخار و دمہ ملی کھانسی۔ نیز شدت پیاس۔ داہ۔ ہیضم (غشیان) اور شول

وغیرہ دور رہوتی ہیں - نیز یہ خواہش طعام اور قوت ہاضمہ کو بڑھاتی ہے - طاقت دینے والی - رنگ کو اچھا کرنے والی - ویرج کو بڑھانے والی اور ورم طحال - گولا - امراض پیٹ - اپھارا - کرم شکم - پاندو پرانے بخار کو دور کرتی ہے - یہ نسخہ شری چندر ناتھ بسرہ کا تجویز کیا ہوا ہے اور ہلیتہ ناتھ جی نے اس پر نوٹ چڑھایا ہے کہ اس میں اڑوسہ - گلو - بھارنگی - ناگر موتھا - کٹیری (ایک ایک تولہ) کو ملا کر گولی بنا کر کھانا کھانے کے بعد کھایا جاوے تو ویرج بڑھتا ہے - ہماری رائے میں یہ اشیاء انفلوانزا کی صورت میں بھی ملا لینی چاہیئں - اس صورت میں گولی ۲ رتی کی بنائی جاوے -

(۵) شارنگدھر میں لکھی ویوشٹ آدی وٹی اس صورت میں مفید ہے کہ ابھی زکام شروع ہوا ہو

نسخہ ویوشٹ آدی وٹی

لکھا ہے :- سونٹھ - مرچ سیاہ - پیپل - امل بیت - تالیس پتر - چب - چیترا - زیرہ سفید - تنترڑیک - ہر ایک ا تولہ - دارچینی - پترج - الائچی دانہ ہر ایک ۹ ماشہ - کوٹ چھان کر - ۲۰ تولہ گڑ میں ملا کر گولیاں بنا دیں - گولی بقدر جنگلی بیر کے ہونی چاہیئے - مرض کے دنوں میں چوستے رہنا بھی اچھا ہے -

(۶) مندرجہ ذیل گولیوں کو ہم نے خود بہت سے مریضوں پر برتا اور بہت مفید پایا :- پارہ مصفےٰ - گندھک آملہ سار مصفےٰ - شنگرف مدبر - سمندر جھاگ سب برابر وزن لیکر اول پارہ و گندھک کی کجلی کرے - پھر دیگر ادویات ملا کر ادرک کی رس میں دو ایک خوب کھرل کر کے ایک ایک رتی کی گولیاں بنائیں -

اس کو شربت انجبار و عرق گاؤزبان سے ایک گولی صبح ایک گولی شام دینے سے انفلوانزا کو بہت ہی فائدہ ہوا - بخار کی تیزی تو دو سے ہی دن کم ہو گئی ہے - کشتہ سنگ جراحت کا ہم کو چند دن سے خیال ہوا ہے اور ہم اس کو برت رہے ہیں یہ سستی چیز ہے اور تھوڑے سے خرچ سے بہت سے غریبوں کو فائدہ پہنچایا جا سکتا ہے - ایک دو پیسے میں سیر دول تیار ہو جاتی ہے - حیرانی ہے کہ اس سے

ایکدن کے اندر ہی بخار کی تیزی کم ہونی شروع ہوئی اور اکثر دوسرے تیسرے دن بخار بالکل اتر گیا ہے مگر ابھی اس پر اور تجربے کرنے کی ضرورت ہے۔

سنگ جراحت ایک سیر منڈی بوٹی کے ایک سیر نغدہ میں دیکر ایک من اوپلوں کی آنچ دیں پھر اسکو خوب کھرل کریں۔ خوراک اس کی ایکماشہ دن میں ۴ دفعہ ہمراہ گرم دودھ کے (مگر ملائی نہ ہو) جس میں کھانڈ ڈالی گئی ہو دیا دیں۔ دودھ کی مقدار ایک وقت میں پا ڈیڑھ چھٹانک ہووے۔ کپڑا بھی اوڑھنا چاہیئے کہ اس سے کبھی پسینہ بھی آتا ہے۔ جب تک بخار کم نہ ہو دودھ گرم یا پانی گرم کے سوائے اور غذا نہ دی جاوے تو بہتر ہے۔

۸۔ کشتہ گودنتی ہڑتال بھی اس مرض میں مفید ہونا چاہیئے۔ ایک وید صاحب نے اسکو بھی آزمایا ہے۔ اس کشتہ کو مندرجہ بالا طریقہ سے ہی برتنا چاہیئے۔

ترکیب کشتہ گودنتی ہڑتال

گودنتی ہڑتال ایکپاؤ گودہ گھیکوار تقریباً ایکپاؤ میں ڈال کر ایک کوزہ گلی میں بند کرکے گج پٹ کی آنچ دیں۔ پھر نکال کر پیسکر رکھیں۔

۹۔ یونانی حکماء اکثر یہ نسخہ برتتے ہیں:۔

گل بنفشہ۔ گل گاؤزبان ملیٹھی۔ بہیدانہ۔ اوسطو خودوس۔ تخم خطمی۔ بیکوہ ہر ایک ۶ ماشہ لے کر جو کوب کرکے آدھ سیر پانی میں ڈال کر جوشش دیں۔ جب ایکپاؤ سے کم رہ جاوے اتار کر مل چھان کر ۲ تولہ مصری یا شربت اعجاز ملا کر دو بار دن میں دیویں۔

۱۰۔ شربت اعجاز:۔ کھانسی خشک وتر میں مفید ہونے سے انفلوانزا میں بھی دیا جاتا ہے نسخہ اس کا یہ ہے:۔ عناب ولایتی ۲۰ عدد۔ سپستان کلاں ۶۰ عدد۔ ملیٹھی مقشر۔ تخم خطمی۔ تخم خبازی۔ گل نیلوفر۔ گل بنفشہ ہر ایک ۲۱ ماشہ۔ بہیدانہ ۱۵ ماشہ۔ کیترا گوند۔ صمغ عربی ہر ایک ۹ ماشہ۔ برگ اڑوسہ آدھ سیر مصری ایک سیر۔ سوائے کیترا و کیکر کی گوند کے سب کو ۴ سیر پانی میں جوش دیں

جب ۱۰ سیرہ جاوے اتار کر مل چھان کر مصری ملا کر شربت تیار کریں اور کیترا و صمغ کوٹ پیسکر پیچھے ملاویں۔ کھانسی خشک و تر کے واسطے مفید ہے۔

(۱۱) ہم بخار کی ادویات کے ساتھ ساتھ مندرجہ ذیل گولیاں بھی کسی وقت چوسنے کے واسطے دیدیتے تھے جو بہت مفید ثابت ہوئیں:۔

بہیدانہ۔ گوند کیترا۔ شکر تیغال۔ آرد ملٹھی۔ نشاستہ۔ خشخاش سفید ہر ایک اتولہ۔ مغز بادام ۲۱ عدد پیسکر گولیاں بیر کے برابر بناویں اور منہ میں رکھ کر چوستے رہا کریں۔

(۱۲) ستو پلاد بھی کھانسی میں مفید پڑتا ہے جس کا نسخہ یہ ہے:۔

مصری ۱۶ تولہ۔ طباشیر ۸ تولہ۔ پیپل ۴ تولہ۔ دانہ الائچی خورد ۲ تولہ۔ دارچینی اتولہ سب کو پیسکر رکھیں اور دو دو ماشہ دو تین بار کھاویں۔ اگر بلغم زیادہ ہو تو شہد میں ملا کر اور اگر خشک ہو تو لعاب بہیدانہ یا اسپغول سے چاٹیں۔

نوٹ:۔ ہمارا ارادہ تھا کہ ملک بھر کے ویدوں و حکیموں اور ڈاکٹروں سے ان کے تجربات جو انہوں نے اس مرض میں کئے شائع کریں۔ مگر ۲ سو خطوط ڈالنے کے باوجود جواب صرف دو تین کا آیا ہے اور اس میں بھی یہ لکھا ہے کہ اس مرض میں ہماری بنائی فلاں نام کی دوائی استعمال کریں جس سے ناظرین کو کچھ فائدہ نہیں پہنچ سکتا ہے۔ ہم کو افسوس ہے کہ ہمارا یہ خیال پورا نہ ہو سکا۔ ہم کوشش کر رہے ہیں کہ اب بھی اگر ہم کو بہتر جواب موصول ہوئے تو ہم دلیش اوپکارک میں شائع کر دیں گے۔ اس جگہ ہم ان نسخہ جات کو درج کر دیتے ہیں جو کہ

مختلف اخباروں میں

ایک یا دوسرے معالج نے رفاہ عام کیواسطے شائع کر دئے ہیں:۔

(۱۳) رہبر مراد آباد میں مندرجہ ذیل خط جناب محمد حسین صاحب تحصیلدار گلبرگہ کا چھپا ہے:۔

انفلوانزا کیلئے ایک اور نسخہ آج کل انفلوانزا سے بلا ہی کی مخلوق نہیں بلکہ

تعلقات و اضلاع کے لوگ بھی بکثرت مر رہے ہیں۔ باوجودیکہ بلدہ میں بکثرت ڈاکٹر و حکیم موجود ہیں اور سرکاری دواخانہ جات بھی بکثرت تاہم اس قدر مجمع ہوتا ہے۔ کہ حکیموں یا ڈاکٹروں کو توجہ سے مریض کی کیفیت سننے کا موقعہ نہیں ملتا ہے اور بڑی دشواری سے نسخہ تجویز ہوتا ہے۔ عطار یا ڈاکٹر کی دکان پہ گیا ہوا آدمی صبح کا شام میں دوا لیکر واپس آتا ہے بعض وقت تو لوگوں کی کثرت و اژدہام سے دوا تک میسر نہیں۔ گھنٹوں مریض کے دوا نہ پانے کے باعث اس کے مرض میں زیادتی ہو جاتی ہے یا جو دوا تجویز ہوئی ہے وہ ملتی ہی نہیں۔ جب شہر کی یہ کیفیت ہے تو نہ معلوم دیہات پر کیا گذرتی ہوگی۔ وہاں نہ کوئی ڈاکٹر رہتے ہیں اور نہ ہی سرکاری دواخانے ہیں اور نہ ہی جاگیرداروں نے اس کا کوئی انتظام کیا ہے۔ بیچارے غریب دیہاتی لوگ بغیر دوا علاج کے مر رہے ہیں اس کیلئے سرکار عالی کو جلد توجہ کرنی چاہئے۔ میرے مکان میں بال بچے آدمی تک مریض تھے میں صرف ایک شخص دوائی لانے اور تیمارداری کیلئے رہ گیا تھا۔ انگریزی ادویہ کا استعمال رہا۔ میرا ایک بچہ پندرہ سالہ نذر اجل ہو گیا۔ اس کے بعد مجھے ایک حکیم صاحب کے پاس سے ایک نسخہ ملا جس کے استعمال سے اس وقت کل لوگ میرے مکان کے بفضلہ تعالیٰ بخیریت ہیں اور بالکل کم قیمت اور ہر جگہ آسانی مل سکتا ہے جو درج ذیل کیا جاتا ہے یہ بلحاظ نفع و ہمدردی عوام طبع کرا دیتے تو مہربانی ہوگی۔

نسخہ:۔ گل بنفشہ ۲ ماشہ۔ برگ گاؤزبان ۴ ماشہ۔ عناب ۵ دانہ۔ سپستان ۹ دانہ خطمی ۴ ماشہ۔ خبازی ۶ ماشہ۔ عرق مکو ایک شیشہ۔ لعوق سپستان ۲ تولہ۔ ترکیب استعمال یہ ہے:۔ کہ پاؤ سیر عرق مکو میں مثل چاء کے جوش دیکر چھان کر لعوق سپستان حل کر کے استعمال کریں۔ گاڑھا ہو تو پتلا کرنے کے واسطے اس میں پاؤ سیر پانی بھی ڈالنا چاہئے۔

اس طرح بنا کر چھان کر لعوق سپستان شریک کر کے نیم گرم استعمال کریں۔ اگر چھوٹے بچوں کو دینا ہو تو اس نسخہ

کا نصف یا کم حب الحمر استعمال کرایا جا سکتا ہے۔ جوان کیلئے ایک نسخہ ہونا چاہیئے اگر اجابت نہ ہوتی ہو تو ۶ ماشہ الملتاس کو بعد میں ملکر یعنی دوا تیار ہونے کے بعد شریک کر کے استعمال کیا جاوے۔ اگر کھانسی بہت شدّت کی ہوتی ہو تو لعوق سپستان اور منگوا کر گھنٹہ دو گھنٹہ کے بعد تھوڑا تھوڑا چٹا دیا جاوے اس سے کھانسی و بخار تک بھی کم ہو جاتا ہے۔ انشاء اللہ ایک دو نسخہ میں ہی کمی ہو جاویگی اور اکثروں کو تو کلیۃً نفع ہو گا جسکو پورا نفع نہو اور زیادہ دیر استعمال کر سکتا ہے +

(۱۴) اخبار دلیش میں چھپا تھا :- کہ ہر طرف سے یہ آواز سُننے میں آرہی ہے کہ پراسرار بیماری میں اجواین کا استعمال اکسیر ثابت ہوا ہے۔ بہت سے ذمہ دار اصحاب نے اس خیال کی تائید کی ہے۔ اور اب دیانند کالج لاہور کے ایک پروفیسر صاحب نے اخبار پنجابی میں اسی مطلب کا مضمون درج کرایا ہے۔ نامہ نگار کا بیان ہے کہ اپنے تجربے میں اپنے دوستوں کے بیان کردہ واقعات کی بناء پر میں کہہ سکتا ہوں کہ اجواین کا جوشاندہ اس مرض کی ابتدا یا انتہا میں دینا یا بطور حفظ ماتقدم استعمال کرنا یکساں مفید ہے۔ تیار کرنے کی ترکیب یہ ہے :- کہ سوا سیر پانی میں ایک چھٹانک اجواین ڈال کر اسے یہاں تک پکایا جائے کہ ڈھائی پاؤ پانی رہ جائے۔ اس جوشاندہ کو کسی صاف شیشہ کے برتن میں یا بوتل میں بند رکھ چھوڑا جائے۔ خوراک بالغ شخص کے واسطے ہر تین گھنٹہ کے بعد نصف چھٹانک اور بچہ کے لئے نصف سے ایک تولہ تک ہے۔ اگر مقدار ذرا بڑھ جائے تو بھی اندیشہ نہیں ہے لیکن مریض کو گرم دودھ اور گرم پانی کے سوا کچھ نہ دیا جائے۔ اکثر ۲۴ گھنٹہ میں بخار اتر جاتا ہے۔ بطور حفظ ماتقدم بھی اس جوشاندہ کو دن میں تین بار پینا مفید ہے۔

اس کے بعد مندرجہ ذیل نوٹ پھر دلیش میں نکلا :-

"پراسرار بیماری میں اجواین کا جوشاندہ استعمال کرنے کا ذکر جو چند دن پہلے ہوا تھا اس کے سلسلہ میں ایک اور نامہ نگار نے لکھا کہ یہ نسخہ واقعی بہت مفید ہے۔ اگر تندرست آدمی بھی ۶ ماشہ اجواین ۵ تولہ پانی میں اُبال کر دن میں

دو بار پیتا رہے تو اس وبائی بخار سے محفوظ رہ سکتا ہے پچھلے دنوں میں جبکہ ہمارے گھر میں سات - آٹھ شخص یکایک بخار سے بیمار ہو گئے - ہم تین آدمی یعنے میں اور میرا بھائی اور میرا لڑکا اجوائن کا پانی استعمال کرتے رہے اور بخار کے حملہ سے محفوظ رہے اور ہم بیماروں کو بھی اجوائن کا پانی ہی دیتے رہے جو کہ سب کے سب صحت یاب ہو گئے اور بیمارداری کرنے والوں کو کافور سونگھتے رہنا چاہئے علاوہ ازیں اگر بخار والے کو ہلکا مسہل دیدیا جاوے جس سے دو یا تین اجابتیں کھل کر ہو جائیں تو بھی بخار اتر جاتا ہے - مگر زیادہ مسہل کرنا اچھا نہیں ہے مسہل کے بعد ہلکی غذا دینی چاہئے +

نوٹ :- یاد رہے کہ اجوائن کے اس نسخہ کے جو شاندہ میں امرت دھارا داخل کر لی جاوے تو سونے پر سہاگہ کام دیگی - ایسے ہی دوسرے نسخہ جات کے متعلق سمجھئے +

(۱۵) ایک اخبار میں مندرجہ ذیل نسخہ لکھا تھا :-

اسی ذیل میں چند اطباء نے اس کے لئے ایک نسخہ درج کیا ہے جو غالباً بہت مفید ثابت ہوگا امید ہے کہ لوگ برت کر بہت فائدہ اٹھاوینگے نسخہ حسب ذیل ہے تلسی کے پتے ۲۰ عدد - مرچ سیاہ ۲۰ عدد - زیرہ سفید ہموزن پیسکر نخود کے برابر گولیاں بنائیں اور عرق گاؤزبان کے ہمراہ ایک گولی استعمال کریں +

(۱۶) جاٹ گزٹ میں مندرجہ ذیل نسخہ لکھا ہے :-

یہ جو نئی قسم کا بخار چلا ہے اس کے ساتھ کھانسی عام طور سے ہوتی ہے اس کا ایک معمولی اور کم قیمت اور آسان نسخہ ہے جو استعمال سے اکسیر ثابت ہوا ہے - نسخہ رائے بہادر ڈاکٹر امراؤ راجہ لال صاحب کا ہے جو کہ ہمارے ضلع میں دو مرتبہ سول سرجن رہ چکے ہیں :- ادرک اور لسن کو صاف کونڈی میں کوٹ کر اس کا عرق صاف کپڑے میں سے نچوڑ کر نکال لیا جائے اور اس میں برابر کا شہد ملا دیا جاوے اور ایک صاف شیشی میں ڈال کر رکھا جاوے - دن رات میں آٹھ دس دفعہ یا ضرورت کے موافق تھوڑا تھوڑا چاٹ لیا جاوے - استعمال کرنیوالے بیان کرتے ہیں کہ تین دن کے اندر بالکل آرام آجاتا ہے +

(۱۷۱) پنڈت ساتولیکر جی مشہور آرٹسٹ و ایڈیٹر اور محقق جو اول لاہور میں
رہتے تھے اور اب سوادھیائے منڈل اوندھ (ستارہ) میں ہیں۔ انہوں نے ایک
خط لکھا ہے وہ ناظرین کی دلچسپی کے لئے لکھنا ضروری ہے :-

"لاہور میں انفلوانزا کا زور بڑھ رہا ہے اس لئے اپنا مہاراشٹر کا تھوڑا سا
تجربہ آپ کے واسطے لکھتا ہوں۔ اگر آپ مناسب سمجھیں تو سب کو اطلاع دیدیجئے
مہاراشٹر میں اول یہ تجربہ میں آیا کہ انفلوانزا کا بخار آنے پر فاقہ کرنے سے بہت
فایدہ ہوتا ہے۔ بخار "نارمل" ہونے تک (یعنی جب تک حرارت بالکل ٹھیک نہ
ہو جاوے) کچھ کھانا نہیں چاہیئے۔ صرف گرم پانی میں تھوڑا نمک ڈال کر گرم گرم
ہی بار بار پینا چاہیئے۔ دودھ ساگودانہ وغیرہ کوئی چیز نہ دی جاوے چار پانچ دن
کے بعد ایکدن تھوڑا سا دودھ اور پیچھے صرف دو تین دن ساگودانہ بعد ۴-۵
دن نرم غذا اور بعد ازاں پھر معمولی غذا شروع کریں۔ اتنا کا پرہیز ۱۵ دن ضرور
کرنا چاہیئے۔ اناج کھانے سے زیادہ مریض مرے ہیں۔ بخار دور ہونے کے بعد ۸
۱۰ دن تک بدپرہیزی کرنے سے بخار دوبارہ ہو جاتا ہے اور پھر بچنے کی کوئی امید
نہیں رہتی۔ جو بخار رہنے تک سوائے نمکین گرم پانی کے کچھ بھی نہیں کھاتے
پیتے وہ اکثر آرام پاتے ہیں۔ دوائی کرنی چاہیئے مگر فاقہ ضرور کرنا اچھا ہے۔
بخار کے پہلے کھانسی اور گلے میں خرابی ہوتی ہے۔ پرمنگنیٹ آف پوٹاش
کو پانی میں ملا کر غرارے کرنے اور اسی سے ناک اندر سے دھونے سے بخار
اکثر نہیں آتا ہے۔ اس کے جرمز ناک و گلے میں پہلے آکر اثر کرتے ہیں جو
اس دوائی سے مر جاتے ہیں۔ کھانسی۔ بخار وات و کف کیلئے علاج جلد
شروع کرنا چاہیئے۔ روزانہ ڈیڑھ ۲ رتی کونین پیتے رہنے سے کھانسی شروع
ہونے پر بھی اکثر بخار نہیں آتا ہے ہفتہ میں ۲ فاقے کرنے سے بہت فایدہ
ہوتا ہے۔ ہم دن میں ایکدن بھوکے رہنے والے اکثر بچ رہے ہیں۔ روزانہ
رات کا کھانا نہ کھانے سے بھی خطرہ بہت کم ہو جاتا ہے۔ آرام ہونے کے
فوراً بعد انیما (حقنہ) لیکر اکثروں نے کھانا کھایا وہ سب دوبارہ بخار ہو کر مر گئے
آرام ہونے کے بعد بہت بھوک لگتی ہے اس سے لوگ زیادہ کھانا شروع کرتے

ہیں وہ دوبارہ بخار ہو کر مرتے ہیں - گھروں - کپڑوں اور رہنے کی جگہ کی صفائی بہت چاہیئے - جو کھلی ہوا میں رہتے ہیں وہ کم بیمار ہوتے ہیں اور کم مرتے ہیں - بیمار ہو کر اچھی جگہ پر جانے سے بھی بہت راضی ہوئے ہیں - اس طرح یہاں کا تجربہ ہے اگر اس سے وہاں کچھ فائدہ ہو سکتا ہے تو آزمائیے - خیریت کا کیا لکھنا پوچھنا یہاں اور وہاں ایک سا حال ہے - الیشور پر پورا بھروسہ کر کے ڈرنا نہیں چاہیئے "

مندرجہ بالا خط میں ایک تو یہ بات ہے کہ غذا آرام ہونے کے بہت دیر بعد تک بھی نرم چاہیئے - دوسری بات یہ ہے کہ کم از کم ۴ دن کا فاقہ چاہیئے - ہم لکھ چکے ہیں کہ فاقہ بخار میں مفید ہے مگر اس بخار میں زہر بھی ہوتا ہے اس واسطے دوسرے یا تیسرے دن دودھ کی بھی اجازت دیدی جاتی ہے - کوئی مسہل بھی نہیں بھی دیتے ہیں - حفظ ما تقدم کے طور پر کم کھانا اور فاقہ کرنا مفید ہی ہے - کونین پہلے تو علاج میں بھی برتی جاتی تھی مگر اب ڈاکٹر ہی کہہ رہے ہیں کہ کونین کا اس بخار پر کچھ مفید اثر نہیں ہے مگر شروع ہونے کو روکنے کے واسطے اکثر شراب بھی برتتے ہیں - ناک منہ دھونے کے واسطے جرم کش کوئی دوائی بھی استعمال ہو سکتی ہے -

(۱۸) اخبار جیا جی پرتاپ گوالیار میں بھارتی مہاشہ کا لکھا ہوا ایک مضمون ہے جس میں لکھا ہے کہ

" انفلوانزا اور ملیریا میں گھوڑا چولی رس کی ایک گولی ٹھنڈے پانی یا چاء کے ساتھ دینے سے ایکبار یا دو بار دست ہو کر جسم صاف ہو جاتا ہے بعد چھ گھنٹہ کے جور آنکس دودھ یا ٹھنڈے پانی سے دینا چاہیئے اور بعدہٗ ۱۲-۱۲ گھنٹہ بعد جور آنکس کی ایک ایک گولی دیتے رہنا چاہیئے - ایسے دو تین دن دوائی برتنے سے مندرجہ بالا دونوں بخار دور ہوتے ہیں - دودھ - ساگودانہ - مونگ کی دال کا پانی یا دودھ چاول وغیرہ نرم اشیاء حسب موقعہ دینی چاہیئں - اور بخار ہوتے ہی چپ چاپ چارپائی پر پڑے رہنا چاہیئے - کسی قسم کی محنت نہ کرنا - اور لوئی اونی کپڑا ہر وقت پہنے رہنا چاہیئے جب تک بخار دور نہ ہو ایسا ہی کرنا چاہیئے -

آجکل ہر ایک آدمی کو بخار سے بچنے کے واسطے قواعد حفظان صحت کا خیال رکھنا چاہیئے - اور علے الصبح سب سے اوّل ایک آدھ گولی کونین کی یا ۵ عدد کالی مرچ اور ۵ عدد برگ تُلسی منہ میں ڈال کر ذرا چبا کر ٹھنڈے پانی سے کھا لینی چاہیئے"۔

نوٹ :- گھوڑا چولی رس جو آنکس کا علاج لائق ویدوں کو حسب موقعہ آزمانا چاہیئے - مگر ہم کو تو یہ زیادہ تیز معلوم ہوتا ہے - ہر ایک اس کی دلیری کرے۔

(۱۹) اس اخبار میں گوالیار کے سلیقہ آفس کی طرف سے تدابیر چھپی ہیں جس میں ایک بات یہ بھی ہے :-

"زکام ہوتے ہوئے ادرک یلٹھی - منقہ - اٹوسہ برابر وزن کا کاڑھا کرکے اور مصری ملا کر پینے سے بہت فائدہ ہوتا ہے"

(۲۰) دیش اوپکارک میں ہمارے ایک خریدار حکیم صاحب لکھ چکے ہیں - کہ اس مرض میں پھٹکڑی بریان کو انہوں نے بہت مفید پایا ہے چار رتی دن میں تین بار دینی چاہیئے -

اب ہم ان نسخہ جات کو کہتے ہیں کہ جو بھاؤ پرکاش میں وات کف بخار کے واسطے لکھے ہیں اور جو سب اس میں مفید ہیں :-

(۲۱) پنچ کول یعنی پیپل - پیپلامول - چب - چترا - سونٹھ سب برابر وزن لیکر اس کا جوشاندہ وات - کف کو دور کرتا ہے اور قوت ہاضمہ کو بڑھاتا ہے - (واضح رہے کہ امرت جل بناتے وقت یہ اشیاء ڈالی جاویں تو بہت بہتر ہیں یا معمولی گرم پانی کی بجائے یہ اشیا ڈال کر گرم پانی دیا جاوے تو بھی بہتر ہے)

(۲۲) کرات آدی کواتھ :- چرائیتہ - سونٹھ - گلوء - برگ اڑوسہ - و کنڈیاری - بیلامول یعنی - سیمہالو ان کا جوشاندہ وات - کف بخار کو دور کرتا ہے -

(۲۳) برہد پیپلی آدی کواتھ :- پیپل - پیپلامول - چب - چترا - سونٹھ بچ - اتیس - زیرہ - پاٹھا - اندرجو - رینوکا - چرائیتہ - مورو - سرسوں مرچ سیاہ - کائپھل - پوہکرمول - بھارنگی - بائبڑنگ - کاکڑاسنگی - جڑ آک (مدار) - کنڈیاری کلاں - راسنا - دھماسہ - اجوائن - اجمود - ہینگ

نا یا ٹھا ان کو برابر وزن لیکر کاڑھا کر کے پینے سے وات کف بخار وغیرہ کئی امراض دور ہوتی ہیں۔

نوٹ انفلوانزا میں کاڑھے دینا بہت ہی بہتر علاج ہے اس سے اخلاط مناسب طور پر پکتے ہیں اور بخار کے عوارضات پیدا نہیں ہوتے ہیں۔ یہ کاڑھا بہت مفید جان پڑتا ہے۔

(۲۴) دش مول کواتھ :- دش مول کے جوشاندے میں پیپلی کا سفوف ڈال کر وات۔ کف جوڑ۔ پسلیوں کی درد۔ اونگھ۔ دمہ و کھانسی کو مفید ہے ایسے ہی صرف پیپلی کا کواتھ بھی مفید ہے۔

(۲۵) سورج شیکھر رس پارہ مصفیٰ۔ گندھک آملہ سار مصفیٰ۔ سہاگہ بریان ہر ایک ایک تولہ۔ مغز جمالگوٹہ مدبر ۲ تولہ۔ سینددھا نمک۔ مرچ سیاہ املی کھار اور کھانڈ ہر ایک اتولہ سب کو اکٹھا کر جمبھیری لیموں کی رس میں کھرل کر کے ۲ رتی کی گولیاں بنا دے اس کو گرم پانی کے ساتھ دیوے۔ اس سے وات کف بخار اور تپ لرزہ دور ہوتے ہیں۔

(۲۶) اگر وات۔ کف بخار میں پسینہ بہت شروع ہو جاوے۔ اور کمزوری کا ڈر ہو تو ہینگ بریان دکلتھی کو پیسکر اس کی مالش کریں۔ گائے کا پرانا گوبر اور نمک رکھنے کے برتن کا ٹکڑا ان کو پیسکر جسم میں ملنے سے بھی پسینہ بند ہو جاتا ہے۔

مرچ سیاہ۔ پیپل۔ سونٹھ۔ ہرڑ۔ لودھ۔ پوہکر مول۔ چرایتہ۔ کٹکی۔ کتھ کچور۔ شونگی۔ کپور کچری ان کو برابر وزن لے کر باریک پیسکر جسم پر ملنے سے کتنا بھی پسینہ ہوتا ہو ہٹ جاتا ہے۔

ویسے ہی چرایتہ۔ کالا زیرہ۔ کٹکی۔ نچ۔ کائپھل ان کو اکٹھا پیسکر جسم پر ملنے سے ہمیشہ پسینہ کا نکلنا بند ہو جاتا ہے۔

(۲۷) اگر پسینہ نہ آوے تو پسینہ دیکر بخار کو کم کرنا چاہیئے۔ گرم بالو ریت سے پسینہ دینے سے وات۔ کف جوڑ۔ بینس۔ دمہ ران۔ کمر اور ہڈیوں کا درد وغیرہ دور ہوتے ہیں۔ بالو سے پسینہ دینے کی ترکیب وئید لوگ جانتے ہیں

(۲۸) بجورا لیموں کا کیسر۔ سیندھا نمک و کالی مرچ کے ساتھ ملاکر ابال کر غرارے
کرنے سے وات اور کف۔ منہ کا سوکھنا۔ جکڑنا اور ارُچی دور ہوتی ہے۔ وید
وات۔ کف بخار میں ساتویں دن برہد پنچ مول کے کاڑھے میں اچھی طرح سے
پکی ہوئی غذا مریض کو دیوے"۔ تمام شد

نوٹ مندرجہ بالا غذا کے نوٹ سے بھی یہ ظاہر ہے کہ اس مرض میں
غذا ساتویں دن دی گئی اور وہ بھی ادویات میں پکاکر۔ چاول اور
دال وغیرہ اس کے کواتھ میں پکائی جاوے۔ اس قدر پرہیز کی اس
بیماری میں ضرورت ہے۔

برہد پنچ مول کی ادویات یہ ہیں:۔ بیل۔ کنبھاری۔ پاڈھل۔ ارنی
اور سونا پاٹھا۔

(۲۹) انفلوانزا میں ہومیوپیتھک علاج

مندرجہ ذیل ہم رسالہ ہومیو پیتھک ڈاکٹر سے نقل کرتے ہیں:۔

"جب کلکتہ کی خبروں سے معلوم ہوا کہ اب کلکتہ میں بھی یہ وبا شروع ہو گئی ہے تو ہم نے
فوراً ہی ہومیو پیتھک پروفیشن کے درخشندہ ستاروں اور چمکتے ہوئے میناروں کو
جنہیں ڈاکٹر پی۔ سی موزمدار ایم۔ ڈی۔ ڈاکٹر ڈی۔ این رے ایم۔ ڈی۔ ڈاکٹر جی۔ ایل گپتا
ایم۔ ڈی۔ ڈاکٹر این۔ ایم چوہدری ایم ڈی کو لکھا کہ وہ بذریعہ خط ان ادویات کا نام لکھیں
اور اپنی رائے کا اظہار کریں تاکہ پنجاب کے پروفیشن کو اس سے آگاہ کیا جاوے۔ اس
میں شک نہیں کہ علامات کی فہرست پر نظر ثانی کرنے سے ہر ایک ہومیو پاتھ خواہ وہ یورپ
امریکہ۔ اٹلی میں بیٹھا ہو یا ہندوستان کے دوسرے سرے پر ہو فوراً دوائی کو ڈھونڈ
لے گا۔ اور علامات کی فہرست پڑھنے سے ہمیں یوپی ٹوریم پرفولیٹم Eupatorium
perfoliatum کا خیال آیا کہ ضرور یہ دوائی مفید ہو گی اور یہ خیال بہت حد تک
ٹھیک ثابت ہوا۔ تو بھی ناظرین کی دلچسپی کی خاطر ہم نے متذکرہ بالا ڈاکٹروں کو
استدعا کی۔ چنانچہ یہ امر باعث تسکین ہے کہ ڈاکٹر پی۔ سی موزمدار ایم۔ ڈی کا
وہ خط جو ہمیں ابھی موصول ہوا ہے نہایت معنی خیز ہے آپ لکھتے ہیں:۔ کہ ابتدا ہوا

سے پہلے میں دارجیلنگ میں تھا اور فوراً میں کلکتہ روانہ ہوا جہاں پر مجھے بہت سے مریضوں
کو دیکھنے کا اتفاق ہوا - مریض ایک قسم کے نہیں ہوتے اور نہ ہی ان میں ایک طرح
کی علامات پائی جاتی ہیں - اسلئے کوئی خاص دوائی جو تمام وباء پر موثر ہو مل نہیں
سکتی آپ نے مریضوں کو حصوں پر
منقسم کیا ہے ایک وہ کہ جنہیں زکام شروع ہوتا ہے اور ریشہ چھاتی میں بیٹھ جاتا ہے
چھاتی میں درد ہوتا ہے اور کھانسی بھی شروع ہو جاتی ہے اور حد یہاں تک کہ نمونیا
بھی ہو جاتا ہے - ایسے مریضوں میں برائیونیا Bryonia دوائی مفید
اس کو ۲۰۰ پوٹنسی میں دینا چاہیئے - کیونکہ اس طرح یہ زیادہ متاثر ہوا کرتی ہے میں
نیچی طاقت کو بھی استعمال میں لایا جن کو بہت دفعہ دہرایا گیا - لیکن اونچی طاقت کی
دو یا تین خوراکیں دن میں زیادہ متاثر ثابت ہوئیں - دوسری قسم کے مریضوں کو یوپی
ٹوریم پرفولیٹم (Eup perfoliatum) ۳۰ طاقت میں بہت دفعہ دہرانے
کے بعد دینا چاہیئے - اس جماعت میں چھینکیں زیادہ آتی ہیں - ٹانگوں بازوؤں
اور ہڈیوں میں زیادہ درد ہوتا ہے - سر میں اور چھاتی میں زیادہ بےچینی معلوم ہوتی
ہے اور حرارت بہت زیادہ رہتی ہے ان علامات پر آپ لکھتے ہیں کہ میرا ایک
ڈاکٹر دوست نیٹرم آرسینکم Natars. دیتے ہیں - اور بے حد کمزوری کے
لئے زنکم فاس دیتے ہیں لیکن آپ لکھتے ہیں کہ میں نے ان کو نہیں آزمایا -
بخار تو آپ کے خیال کے مطابق تین چار دن میں دور ہو جاتا ہے لیکن بعد
کی علامات بہت خراب ہوا کرتی ہیں جو بے حد کمزوری - بہت ناتوانی - بھوک کی
کمی - خوراک سے نفرت - قبض یا اسہال اور تکلیف دہ کھانسی ہیں ان میں آپ نے
پلسٹیلا اونچی سے اچھا اثر دیکھا ہے"

(۳۰) دوسرے دن جو جلاب کی ضرورت پڑتی ہے اس کیواسطے مندرجہ ذیل
نسخہ بھی مفید ہے کیونکہ اخلاط کو پکاتا اور خارج کرتا ہے :-

سونف جوکوب - ملٹھی مقشر جوکوب - گاؤزبان - بادرنجبویہ - تخم کشوث
ہر ایک ۹ ماشہ - اسطوخودوس - منقہ دانہ برآوردہ - بسفائج جوکوب ہر ایک ۱ تولہ -
گل بنفشہ ۶ ماشہ - انجیر زرد ۵ دانہ - لسوڑیاں ۲۰ عدد - عناب ۹ دانہ - سنا ۶ ماشہ

گلقند ۵ تولہ پانی میں بھگو کر جوشاندہ پلاویں (وزن کم وبیش حسب رائے طبیب)
(۳۱) اگر بخار میں نمونیا کا ڈر ہو تو اکثر کر کے تو پچھلی ادویات ہی جن کو نمونیا
میں مفید لکھا گیا ہے مفید ہونی چاہیئں مگر اس وقت خاص دوائی مندرجہ ذیل ہے
کشتہ بارہ سنگھا ایک رتی میں تین بوند امرت دھارا ملا کر جوشاندہ اجوائن سے دو تین
بار دینا چاہیئے۔

ترکیب کشتہ بارہ سنگھا

بارہ سنگھا کا سینگ آدھ پاؤ۔ اجوائن و شورہ قلمی آدھ پاؤ باریک کوٹ کر پانی سے
گھوٹ کر سینگ پر لیپ کر کے اس کو اُپلوں کی آنچ میں رکھ دیں وہ بالکل جل جاوے
اور سینگ سرخ ہو جاوے۔ ٹھنڈے ہونے پر بیا بالکل سفید ہو جاتا ہے
اس کو ایک کوزہ گلی میں گودہ گھیکوار یا دودھ آک میں ڈبو کر بند کر کے گجپٹ کی آنچ میں
سفید کشتہ ہو گا۔ نمونیا کے لئے ہماری مجرب دوائی ہے جو کہ مدت ہوئی ایک سادھو
نے بتلائی تھی اور کئی بار اخبار میں بھی ہم نے لکھدی ہے۔ چھاتی پر میٹھا تیل و تارپین
کے تیل کی مالش بھی کرنی چاہیئے۔

(۳۲) ایک مریض میرے پاس آیا جس کا علاج انفلوانزا میں ڈاکٹری تھا
بخار جاتا رہا۔ مگر ایک دن کے چلنے سے اس کے پاخانہ سے خون شروع ہو گیا
ڈاکٹری دوائی سے اسکو آرام ہوا مگر تھوڑا تھوڑا باقی تھا اور زیادہ تکلیف یہ
ہوئی کہ اول کمزور ہو چکا تھا اور دل گھٹتا رہتا تھا۔ ذرا بھی اٹھنے یا چلنے سے دل پر
سخت اثر ہوتا تھا۔ ڈاکٹری علاج سے آرام نہ آتا تھا اسکو میں نے کشتہ یاقوت
دیا کہ ۲-۲ رتی کی پڑیہ بنا کر مربہ آملہ میں رکھ کر اوپر سے عرق کیوڑہ پلاویں اول ہی یوم
سے آرام شروع ہو گیا۔ خاص بخار میں دل پر اثر ہونے والے مریض کو ہم نے نہیں دیکھا
جہاں دیکھا اکثر نمونیا ہی اس نے تھا مگر ہمارا خیال ہے کہ دل پر اثر ہونے کی صورت میں
کشتہ یاقوت تھوڑا کیسر و کستوری ملا کر عرق کیوڑہ میں گھول کر دینا مفید ہے
اعصاب پر اثر ہو تو کشتہ یاقوت و مروارید ناسفتہ دلویں۔

(۳۳) اگر معدہ وغیرہ پر زیادہ اثر ہے تو مندرجہ امرت دھارا کا علاج ہی کافی
ہے یا پنج مول وغیرہ کے کاڑھے جو کھادیر کاش کے اوپر مذکور ہوئے وہ دیئے

چاہیئں -

ڈاکٹری علاج

(۴۳) گرین صاحب کی انسائیکلوپیڈیا اینڈ ڈکشنری آف میڈیسن اینڈ سرجری میں جو کچھ علاج کے متعلق لکھا ہے اس کا خلاصہ ہم نیچے درج کرتے ہیں :-

" جب کسی کو یہ مرض انفلوانزا ہو جاوے تو ایک ہی طریق جو اس کے واسطے ضروری ہے یہ ہے کہ مریض ذرا بھی دیر کے بغیر بستر لے لے - آرام گرمی اور خاموشی اس کے علاج میں ضروری ہیں -

در اصل انفلوانزا کے واسطے کوئی خاص دوائی اس وقت تک دریافت نہیں ہوئی ہے - ہاں ! بہت سی ادویات بخار کو کم کرنے اور اس کی علامات متعلقہ کو دور کرنے کے واسطے مفید ثابت ہو چکی ہیں - ٹانک ادویات مثلاً کونین و سٹرکینا دافع دردہائے اعصابی مثل انٹی پائرین فیناسٹین - ایسی ٹیٹنے لائیڈ -

دل کی ادویات جیسے ڈجی ٹیلس - سٹرافینن تھس کیفین -

دافع عفونت ادویات مثل کاربالک ایسڈ - سیلی سلک ایسڈ - سیلول - سیلی پائرن وغیرہ مختلف اوقات اور صورتوں کے موافق مفید پڑتی ہیں -

کونین دینے کی بہتر فارم یہ ہے کہ کونین کا امونی ایٹڈ ٹنکچر ایک ڈرام ہر گھنٹہ کے بعد ۵ - ۶ بار روزانہ دیا جاوے -

دل اگر گھٹنے لگے تو سٹرکینیا (ست کچلہ) ہمارا اعلیٰ علاج ہے سخت حالتوں میں اس کی جلدی پچکاری کرنی چاہیئے - ہر آٹھ گھنٹہ کے بعد جب تک آرام نہ ہو - آفیشیل محلول کے ۵ قطرے ایک وقت میں پچکاری دیں یا مندرجہ ذیل نسخہ دینا چاہیئے جو دل کی کمزوری میں بہت مفید ہے :-

لائکوار سٹرکینیا ہائیڈرو کلورائیڈ $\frac{1}{2}$ ڈرام - ہائیڈرو کلورک ایسڈ ڈائیلیوٹ $1\frac{1}{2}$ ڈرام ٹنکچر آرنشیائی ۶ ڈرام - ایکوا کلورافارم ۷ (اونس) - سب کو ملا کر ۸ خوراک بنا دیں ایک خوراک دو یا تین بار دن میں یہ ۱۰ دن دیویں -

۵ ڈاکٹری علاج سے ڈاکٹروں کو دلچسپی رکھنا چاہیئے - [illegible] ان ادویات میں سے کی دلیری [illegible]

کیمفر انگیلزر (سپرٹ آف کیمفر ۱۰ جزو) شربت ۵ جزو اور آب مقطر ایک جزو ملا کر ایک سے ۳ ڈرام تک دینے سے دل کیواسطے بڑا محرک اثر کرتا ہے - اگر نمونیا کی وجہ سے دل گر کر نبض بند ہو تو ٹنکچر ڈیجیٹیلس - سپرٹ لیونڈر - ایرومیٹک سپرٹ امونیا ہر ایک ۵ اقطرے ملا کر ہر ۵ امنٹ کے بعد دیں - جب تک کہ نبض پھر چلنے لگ جاوے -

سلی سیٹ آف سوڈیم کو سائٹریٹ آف کیفین کے ساتھ دینے سے ہلکا دست بھی ہو جاتا ہے اور انفلوانزا کی جوڑوں کی دردیں بھی دور ہوتی ہیں ایسے ہی مختلف موقعوں پر مختلف ادویات دی جاتی ہیں -

مگر انفلوانزا کے مریض ہیں غذا کے سوال پر معالج کی عقل دیکھی جاتی ہے دوائی دینے سے بھی یہ کام مشکل ہے کوئی غذائیں ایسی نہیں لکھی جا سکتی ہیں جو کہ سب مریضوں کو دی جا سکیں بلکہ ہر ایک کی حالت کے مطابق غذا تجویز کرنی پڑتی ہے عام اصول تو دوسرے بخاروں کی طرح ہے یعنی اول پتلی اغذیہ اور پھر آہستہ آہستہ ٹھوس اغذیہ مگر کبھی غذا سے نفرت ہوتی ہے اس کو گرم یا ٹھنڈا پانی گھونٹ گھونٹ دیا جاتا ہے آگے بہت سی اغذیہ دی بھی ہیں مگر وہ ولایتی نقطہ خیال سے ہونے سے ہم نے چھوڑ دی ہیں - ادویات بھی جو ہم نے اوپر دی ہیں اس کے علاوہ کئی لکھی ہیں ہم نے منتخب کر کے لکھدی ہیں -

(۳۶) اخبار المنیر جھنگ میں خان صاحب سید سردار شاہ صاحب پروفیسر ویٹرنری کالج لاہور کا ایک مضمون چھپا ہے جس میں آپ لکھتے ہیں :-

اگر زکام ہو جاوے تو سردی سے زیادہ بچنا - سرد پانی اور سرد غذا نہ لینا - شربت کسی قسم کا نہ پینا - قبض ہو تو اسے رفع کرنا - غذا ملائم اور مل سکے تو دودھ جوش دیکر قدرے گرم پینا ازحد مفید ہے - اگر بخار اور زکام ہو تو کوئی سخت غذا نہ لیں - بلکہ صرف دودھ - زیادہ سے زیادہ ساگودانہ پتلا دودھ میں پکا کر صبح و شام دو دفعہ - دودھ قریب ۸ پہر میں چار دفعہ حسب ضرورت اور معجون فلاسفہ و معجون نکمونی مفید دوائیں ہیں - اگر قبض ہو تو گلقند و گلقند بنفشہ بھی مفید ہے لیکن اگر قبض زیادہ ہو تو کوئی زود اثر قبض کشا بکار ہے اگر مل سکے تو انگریزی ادویہ کیلومل ۴ گرین ہمراہ سوڈا ۵ رتی کے ملا کر سونے کے وقت استعمال کریں -

صبح کو پہلے کھلا یہ خانہ اور دوسری دفعہ ایک دست آجاوے گا اور معمولی حالتمیں یہ کافی ہے لیکن اگر زیادہ جلاب بکار ہو تو صبح کو نہار منہ ایکپاؤ عرق گلاب میں ۱/۲ چھٹانک نمک میگنیشیا گھول کر پی لیں اور اسکے بعد سفوف ادرک و سفوف سونف قدرے چباتے رہیں اس سے منہ کا ذائقہ بدل کر درست ہو جاویگا اور نیز جلاب آرام سے خارج ہوں گے۔ اور مروڑ کم ہو گا۔

بخار و زکام کا معمولی انگریزی نسخہ جسکو فیور مکسچر بولتے ہیں یہ بھی ہے اور اگر کوئی دوائی خانہ خوش قسمتی سے قریب ہو تو وہاں سے بآسانی تیار کرایا جا سکتا ہے:-

ھو الشافی لائیکوار امونیا ایسی ٹیٹس ۲۔ تولہ۔ اسپرٹ ایتھر ۴ ماشہ۔ پوٹاسی ایسی ٹاس ۳ ماشہ پانی ۳ چھٹانک یہ خوراک ہے۔ ہر چوتھے گھنٹے ایک خوراک دیں۔ اور اگر گلے کی خراش اور زکام ہو تو سیرپ سلا یا سیرپ ٹولو اس سے بھی بہتر ہے۔ بہ قدر ۲ ماشہ فی خوراک بڑھاویں۔ شش ماؤف ہو تو اسپرٹ امونیا ایرومیٹک یا کاربونیٹ آف امونیا ۳ رتی فی خوراک ایزاد کریں اگر بخار اور زکام تیز ہو تو نسخہ ذیل دیں:-

ھو الشافی امونیا کارب ۱/۲ ڈرام۔ پوٹاسی نیٹراس ۱/۲ ۱ ڈرام۔ ٹنکچر آئی کارک ۱ ڈرام۔ لائیکوار امونیا ایسی ٹیٹس ایک اونس۔ سیرپ ٹولو ۳ ڈرام۔ عرق ملٹھی یا پانی ۳ چھٹانک چھ خوراک۔ ہر چار گھنٹے کے بعد لیں اور جوش دئے ہوئے پانی میں بقدر چمچہ چائے عرق لوبان یا ٹنکچر بنزوائن ڈال کر بخارات سونگھے۔ بخارات سونگھنے بڑے مفید ہیں۔

اگر چھاتی میں درد و غباری معلوم ہو تو گرم پانی یا گرم پارچہ سے ٹکور کریں اور بعد ازاں میٹھا تیل دو حصہ میں تارپین کا تیل ایک حصہ ملا کر مالش کریں اور چھاتی کو خوب گرم رکھیں۔ اگر ضرورت ہو بجائے ٹکور کے ملتانی رائی یا گوری سرسوں کا لیپ بھی لگایا جا سکتا ہے اس سے چمڑے میں خراش ہوتی ہے اور رفتہ رفتہ جلن اور خراش رفع ہو جاتی ہے۔ اگر پیاس ہو تو معمولی تازہ پانی تھوڑا تھوڑا کر کے پیویں کسی قسم کا خنک شربت سکنجبین یا لیمونیڈ یا لسی سخت ممنوع ہے صرف پانی پر ہی قناعت کریں۔ مریض کیلئے چلنا پھرنا۔ سرد ہوا اور سناٹے میں رہنا اور بولنا چلنا سخت مضر ہے اور اسی سے مختلف قسم کے عوارض اور پیچیدگیاں پیدا ہو جاتی ہیں۔ اسلئے بہتر ہے کہ بیمار ایک ہی جگہ آرام میں خاموش پڑا رہے جگہ یا کمرہ صاف ہوادار اور خشک ہو اگر سر درد بہت ہو تو ایکدفعہ سر درد کی گولی یا پڑیہ یا ٹکیہ دے سکتے ہیں لیکن یہ مضعف دوائیں زیادہ استعمال نہ کریں اگر سر درد سے تکلیف ہو تو اکثر یا شویہ

کمنے اور پنڈلیوں پر کپڑا کس کر باندھنے سے یا سر پر گرم پٹی باندھنے سے آرام آجاتا ہے قبض کے سبب ہو تو قبض کشائی کرنی چاہیئے۔"

(۳۷) اخباروں میں ایک تار چھپی ہے کہ آسٹریا کے ایک میڈیکل ڈاکٹر نے وائینا میڈیکل جرنل میں لکھا ہے کہ سپینش فیور[1] Spanish fever ایک قسم کے جرمز سے ہوتا ہے۔ جن کا نام سٹراپٹوکوکس جرمز ہے۔ اور یہ جرمز سیلی میٹ (رسکپور) کی جلدی پچکاری سے دور ہو جاتے ہیں۔ ۲۲ کیس جن کے پھیپھڑے میں سوزش ہو گئی تھی اس سے راضی کیے گئے۔

(۳۸) کئی ڈاکٹروں نے مندرجہ ذیل نسخہ لکھا ہے:۔ سپرٹ ایمونیا ایرومیٹک ۵ ابوند۔ ٹنکچر کیمفر کمپونڈ ۳۰ بوند ٹنکچر الی کاک ۔ ابوند۔ سپرٹ ٹوٹو ایک ڈرام۔ پانی ایک اونس دن میں تین بار دیں۔

ڈاکٹر سید غلام حسین صاحب نے ۱۸۹۰ء میں بیماری کے وقت مندرجہ ذیل نسخے لکھے تھے:۔

(۳۹) مریض کو ہوا کے رخ سے بچا کر سرد ہوادار مکان میں لٹا کر رکھیں ابتدا میں ایک ہلکا سا مسہل دیں جیسا کہ

ایپسم سالٹ ۴ ڈرام۔ عرق سونف یا اینیسڈ واٹر ایک اونس ملا کر پلا دیں۔

(۴۰) بقول ڈاکٹر کمال الدین صاحب اس معرق و قبض کشا نسخہ کا بھی دینا مفید ہے

نسخہ ایپسم سالٹ ۲ ڈرام۔ بائیکاربونیٹ آف سوڈا ۱۰ گرین۔ کریم آف ٹارٹر ۲۰ گرین۔ لائکر ایمونیا ایسی ٹیٹس ۱ ڈرام۔ نائیٹرک ایتھر ۲۰ قطرے۔ انی سیڈ واٹر ایک اونس۔ یہ ایک خوراک ہے ایسی ایک ایک خوراک دو دو تین تین گھنٹے کے بعد دیتے رہیں جب تک کہ قبض نہ رفع ہو جائے اور بخار اتر جائے اگر دست ہو جائیں اور بخار نہ اترے تو اس نسخہ میں سے سالٹ نکال دیں۔

(۴۱) کمزوری کی حالت میں ایرومیٹک اسپرٹ آف ایمونیا بیس قطرے قدرے پانی

---

[1] ہم پیچھے لکھ چکے ہیں کہ یورپ میں انفلوئنزا کے مختلف نام ہوتے رہے ہیں جہاں سے جس ملک میں آیا یا جہاں سے شروع ہوا اسی پر نام رکھا گیا۔ اس دفعہ انفلوئنزا چونکہ ملک سپین (ہسپانیہ) سے شروع ہوا ہے اس واسطے یورپ میں اس کا نام سپینش بخار ہے۔

میں ملاکر یا ۲ ڈرام برانڈی تھوڑے پانی میں ملاکر کچھ فاصلہ کے کئی بار دے سکتے ہیں۔

(۴۲) زکام و کمزوری رفع کرنے کو خصوصاً زیادہ عمر والوں اور شدید مریضوں کے لئے یہ نسخہ بھی مفید ہے۔ نسخہ واین آف اپیکا کیوانا ۱۰ قطرے۔ کمپونڈ ٹنکچر آف کیمفر ۳ قطرے۔ ایرومیٹک اسپرٹ آف ایمونیا ۳ قطرے۔ پانی ½ ا ر اونس سب کو ملائیں یہ ایک خوراک ہے ایسے ہی ایک ایک خوراک تین تین چار چار گھنٹہ کے بعد پلائیں۔

(۴۳) سینہ کی تکلیف رفع کرنے کے لئے مسٹرڈ یا دیسی رائی ٹو قدرے سرخ مرچ کا سفوف پانی میں گھول کر اور کپڑے یا موٹے کاغذ پر پھیلا کر سینہ پر لگادیں اور ۱۰ یا ۱۵ منٹ کے بعد اتارلیں۔ خشک سینگیاں چھاتی پر لگائیں یا صرف گرم پانی یا سیر بھر پانی میں ایک چھٹانک پوست ڈال کر ۱۰-۱۵ منٹ جوش دیکر اس میں ملالیں اور بھگو بھگو کر نچوڑ نچوڑ کر سینک کریں تارپین کا تیل لگا لگا کر سینک کریں۔ سینہ میں بلغم جمع ہونا ثابت ہو تو بطریق مذکورہ بالا اپیکا کوانا وغیرہ دے کر قے کرادیں تاکہ بلغم خارج ہو جائے یا قے کرانے کے لئے ۱۰-۱۵ اگرین سلفیٹ آف زنک پانی میں ملاکر پلائیں۔

(۴۴) کیپلری برنکائیٹس یا ذات الریہ یعنی نمونیا ہو جائے تو یہ نسخہ مفید ہے:- نسخہ وائینم اپیکاک ۱۰ قطرے۔ ٹنکچر کیمفر کمپونڈ ۱۵ قطرے۔ کاربونیٹ آف ایمونیا ۲ گرین۔ انفیوزن سنکونا بارک ایک اونس سب کو ملائیں یہ ایک خوراک ہے ایسی تین تین گھنٹہ کے بعد پلائیں۔ ضرورت ہو تو رم یا برانڈی بھی دیں۔

(۴۵) جسم کا درد تکلیف دیتا ہو تو دو تین گرین آیوڈائیڈ آف پٹاسیم قدرے پانی ملاکر دیں چاہیں تو اس میں ۲ گرین کونین بھی شامل کر سکتے ہیں۔ بے چینی اور دوسری تکلیف دور کرنے کے واسطے پاشویہ بھی کرا سکتے ہیں۔ پیٹ میں درد ہو تو ایک ڈرام گریگیس پوڈر پھر دوبارہ دے سکتے ہیں۔

آخیر مرض میں کونین کا استعمال کریں یعنی قدرے عرق لیموں یا نارنگی یا گوند کے پانی کے ہمراہ ۲ گرین کونین کی گولیاں بنالیں اور ایک گولی دن میں دو یا تین بار کھلادیں جب مریض اچھا ہونے لگے تو سردی سے بچائیں اور مقوی ادویہ و اغذیہ کا استعمال کریں اور آب ہوا تبدیل کرادیں۔

جب یہ مرض خفیف ہوتا ہے تو زیادہ تردد نہیں کرنا پڑتا ہے۔ اکثر دیہاتی

قوی طبیعت والے تو بلا دوا دارو پانچ سات روز میں لوٹ پیٹ کر بھلے چنگے ہو جاتے ہیں یا صرف اسی تدبیر سے آرام ہو جاتا ہے کہ اول ایکٹرلم گریگرس پاوڈر یا دو کمپونڈ روبرب پل سوتے وقت کھلادیں جس سے ایک یا دو دست ہو جاتے ہیں یا ۱/۲ ڈرام ایپسم سالٹ آدھی چھٹانک سونف کے عرق میں ملا کر پلا دیں بعد ازاں بخار موجود ہو تو یہ نسخہ پلائیں جس سے جلد بخار اتر جاتا ہے۔

نسخہ لائیکر ایمونیا ایسی ٹیٹس ایک ڈرام ۔ نائیٹرک ایتھر ۱۰ قطرے ۔ کیمفر مکسچر ایک اونس یہ ایک مقدار ہے ایسے ہی تین تین چار چار گھنٹے کے بعد دیں ۔ اس دوا سے پسینہ آکر بخار اتر جاتا ہے بعد رفع ہونے بخار کے دو دو گرین کونین کی پڑیہ یا گولی دن میں دو بار یعنی صبح و شام کچھ روز تک کھلاتے رہیں (مگر اب تو کونین بھی ناکامیاب ہو چکی ہے)

۴۶ ۔ ڈاکٹر آیوڈین صاحب فرماتے ہیں کہ مرض انفلوانزا میں لینیمینٹ مندرجہ ذیل کا پیٹ و پہلوؤں پر مالش کرنا مفید ہے

نسخہ ٹنکچر آف اوپیم ۲ ڈرام ۔ ایرومیٹک اسپرٹ آف ایمونیا ۲ ڈرام ۔ کمپونڈ سوپ لینیمینٹ ۲ ڈرام سب ادویہ کو ملا کر پیٹھ و پہلوؤں پر مالش کریں ۔

۴۷ ۔ ڈاکٹر رو صاحب انفلوانزا میں اس نسخہ کو بہت مفید بتلاتے ہیں نسخہ نائیٹریٹ آف پوٹاش (شورہ) ۱/۲ ڈرام ۔ ڈکاکشن بارلی (آش جو) ایک پیالہ ان دونوں کو ملا کر دو دو گھنٹہ کے بعد دیں ۔

۴۸ ۔ ڈاکٹر سالیبری و بابو جیان صاحبان اس مرض کا ہونا کیڑوں کے سبب سے خیال کرتے ہیں جو بذریعہ تنفس یا آب خوردنی ہو کے راستوں میں جا کر سوزش پیدا کرتے ہیں پس انکی یقینی ہلاک کرنے والی دوا کیمفر یعنی کافور ہے جسکو ابتدائے مرض میں ایکدن بھر چڑیٹ کی طرح پینا یا کافور کے ست کو متواتر سونگھنا چاہیے تاکہ کیڑے مر جائیں ۔

۴۹ ۔ سرمد گزٹ میں لکھا تھا کہ کاٹھیاواڑ کے ایک ڈاکٹر صاحب نے اخبار ٹائمز میں چھپوایا ہے کہ ایک پائینٹ پانی میں ۱/۲ تولہ کالی زیری کا جوشاندہ مثل چائے کے بنا کر دن میں دو بار متواتر ۳ روز تک پلانے سے بالکل آرام ہو جاتا ہے اور یہ انفلوانزا کا مجرب علاج ہے ۔

۵۰ ۔ ڈاکٹر میک لیگین صاحب سیلی سن کو اس مرض میں مفید بتلاتے ہیں صاحب موصوف انیس مریضوں پر اس علاج سے کامیاب ہوئے ۳۰ برس کی عورت کو ۲۰ ۔ ۲۰ گرین سیلی سن تین تین گھنٹے کے بعد کھلایا اور بعد ۷ پڑیاں کھانے کے وہ تندرست ہو گئی ۔

۵۱- انتخاب الحکمت میں بحوالہ یونیورسٹی میڈیکل میگزین لکھا تھا کہ یہ نسخہ مجرب و آزمودہ ہے۔ نسخہ پارلوکاربین ۱/۲ گرین۔ مارفیا سلفاس تہائی گرین۔ پانی ۲ ۱/۲ اونس سب کو ملالیں اور اس میں سے ۲ ڈرام لیکر ایک اونس پانی میں ملاکر پندرہ پندرہ منٹ بعد دیں۔

۵۲- ڈاکٹر براؤن صاحب اس نسخہ کو مفید بتاتے ہیں نسخہ وائینم اپیکاک ۴ ڈرام۔ ٹنکچر ہارسارس ۲ ڈرام۔ سپرٹ امیونیا ایرومیٹک ۲ ڈرام۔ قند سفید ۳ ڈرام۔ پانی ۶ اونس سب کو ملالیں اور اس کا بارھواں حصہ ۳ گھنٹے کے بعد دیں +

ڈاکٹر ٹرنر صاحب کی تقریر

اس جگہ ہم جناب ڈاکٹر صاحب موصوف ہیلتھ آفیسر بمبئی کی تقریر کا خلاصہ بھی درج کرنا چاہتے ہیں جو کہ انہوں نے ۲۲ اکتوبر ۱۹۱۸ء کو ڈاکٹروں کے بڑے جلسے میں کی تھی۔

آپ نے فرمایا کہ انفلوانزا کی وبا جون میں شروع ہوئی ۱ جون سے ۱۵ جون تک روزانہ اموات معمولی کے موافق اسی۔ نوے کے درمیان تھیں۔ ۱۹ جولائی سے تعداد اموات بڑھنے لگی اور ۲۰ جولائی کو ۲۳۰ ہو گئی اور ۲۲ جولائی تک پھر شرح اموات موافق معمول ہو گئی۔ ۱۲ ستمبر تک پھر زیادتی اموات میں ہوئی اس کے بعد یکلخت بڑھتی ہوئی ۳ اکتوبر کو ۷۰۳ ہو گئی اور ۸ اکتوبر سے پھر گھٹنی شروع ہوئی آج ۱۸۴ ہوتی ہیں۔

جون کے مہینہ میں بمبئی ایک بڑے بھاری جرم پہنے والے برتن کی طرح بنا ہوا تھا اس کے اندر جرمز کو بڑھانے والے سارے سامان موجود تھے . . . . مینہ غیر معمولی طور پر معدوم تھا۔ اور کرہ ہوائی گرد سے بھرا ہوا تھا۔ ۲۲ جون کو وبا کی صورت اس بیماری نے اختیار کرلی اور کام بند ہونے شروع ہوئے۔ اول یہ بیماری کلرکوں اور دفتروں۔ کارخانوں وغیرہ کے نوکروں تک محدود رہی کہ جن کو اندر کام کرنا ہوتا تھا۔

یہ خیال کر کے کہ بیماری سمندر کے راستہ آئی ہے۔ میں نے تحقیقات کی اور ٹھیک معلوم کرلیا کہ اول کیس جو ہوئے وہ جہازوں سے آئے آدمیوں کے تھے۔ جس کے بعد یہ بیماری اپنی عادت کے موافق فوراً پھیل گئی۔ کارخانہ داروں سے پتہ لگا کہ ۱۹ اور جون کے قریب ان کے ملازم کچھ بیمار ہوئے اور ۲۲-۲۳-۲۴ تک بہت ہی زیادہ بیمار ہو گئے۔ باہر کام کرنیوالے آدمی بہت کم بیمار ہوئے۔ بمبئی کو لوگ ہندوستان کا دروازہ

کہتے ہیں۔ یہ دروازہ ہر وقت ہر قسم کے آدمیوں کے لئے کھلا ہے اور اس واسطے ہم کو ہر وقت متعدی امراض کی آمد کیواسطے یا قحط و جنگ کے باعث پیدا شدہ امراض کیواسطے تیار رہنا چاہیئے۔ جنگ کی حالت۔ بمبئی اور میسوپوٹامیا اور دیگر جگہوں کے درمیان آنے جانے کی سہولیت۔ فوجوں وغیرہ کے آنے جانے کی آسانی۔ فوجوں وغیرہ کے آنے جانے کی ضرورت وغیرہ ایسی باتیں ہیں کہ یہ ناممکن ہے کہ کسی جگہ کوئی وبائی بیماری شروع ہو اور پھر بمبئی اس سے بچ رہے۔ میں نے ۱۹۱۵ء میں ہی اس کے متعلق تنبیہی نوٹ شائع کر دیا تھا۔ ہیضہ۔ چیچک اور پلیگ کی صورت میں ہم کو سب کا پتہ ہوتا ہے اور پہلے کیس سے ہی ہمارے کان کھل جاتے ہیں ہم اس کو معلوم کر کے علیحدہ کر کے روک تھام کر سکتے ہیں۔ مگر انفلوانزا کیلئے ایسی بات نہیں ہے یہ چور کی طرح آتا ہے اور اتنی جلدی پھیل جاتا ہے کہ روک تھام کیواسطے کچھ کہا نہیں جا سکتا ہے کوئی ملک یا شہر جس میں انفلوانزا نہ ہو (مگر اردگرد ہو) اس کو پرے رکھنے میں آج تک کامیاب نہیں ہوا ہے اور جہاں تک مجھے علم ہے اس کے کرنے کی امید بھی نہیں ہے۔ یہ بیماری گنجان اور کئی طرح سے غیر صحت ور شہر میں داخل ہو کر پھیل گئی اور ایک آرام کے بعد پھر نئی طاقت کے ساتھ حملہ آور ہوئی۔ ان جرمز میں یہ سختی دوبارہ کیوں آ گئی یہ ایک عجیب سوال ہے جسپر ہر پہلو سے غور کرنا چاہیئے کیا آب و ہوا یا مجلسی حالات کے باعث سے ایسا ہوا۔ غربت یا قحط اس کا باعث ہوا یا اور کسی قسم کے جرمز اس کے ساتھ مل گئے ہیں۔ محقق جو ہر وقت لیبوریٹریوں میں کام کرتے رہتے ہیں ان کو اس بات پر روشنی ڈالنی چاہیئے۔

بمبئی میں برابر ڈاکٹر ان خوردبینوں سے اس پر کام کر رہے ہیں اور جرمز کی تحقیقات ہو رہی ہے۔ پہلے حملہ کے متعلق تحقیقات کی گئی اور اعداد و شمار جمع کئے گئے کل آبادی میں سے تقریباً ۳ لاکھ (۲۹ فی صدی) بیمار ہوئے ان میں سے ۱۶۰۴۰ مرے یعنی ۵ فیصدی بیماروں میں سے یا ۵ر فی ہزار آبادی کے حساب سے۔ پلیگ ۸۵ء۶ ہیضہ میں ۴۹ء۶ - چیچک میں ۱۳ر۴۹ فی صدی ہے۔

۱۲ ستمبر سے ۱۹ر اکتوبر تک ۱۶۶۹۷ اموات ہوئیں۔ ان میں سے ۸۴۹۹ مرد اور ۸۱۹۸ عورتیں ہیں اس واسطے عورتیں مقابلتاً زیادہ مریں۔

دوسرے حملہ میں تو پھر نصف بمبئی بیمار ہوئی ہوگی۔ واقعی شہر میں نظر تو ایسا ہی آتا ہے۔

عمر کا خیال رکھنے سے معلوم ہوا ۴ء ۶۳ فی صدی اموات ۲۰ سے ۴۶ سال کی عمر کے درمیان ہوئیں ۔ مختلف ذاتوں کا خیال کیا جاوے تو چھوٹی ذات سے ہندؤں میں سب سے زیادہ اموات ہوئیں یعنی فی ہزار آبادی پر ۶۳ء ۵۳ ۔ باقی ہندو دوسرے رہیں فی ہزار ۷۸ء ۱۵ کی شرح رہی ۔ مسلمانوں میں ۴۰ء ۸۰ کی شرح اموات تھی ۔ پارسی فی ہزار آبادی ۳۴ء ۷۰ ۔ یہودی ۱۱ء ۹۷ ۔ عیسائی ۱۴ء ۶۱ یوریشین ۳۲ء ۹ اور یورپین ۶۳ء ۵ مرے ۔

بمبئی میں دیگر شہروں سے مقابلتاً اموات کم رہی ہیں مثلاً پونا میں ۳۰ ستمبر کو ۲۱۰ اموات ہوئیں جبکہ اس کی آبادی ۱۲۶۲۰۱ ہے ۔ بمبئی کی آبادی اس وقت مردم شماری سے بھی زیادہ ۱۱ لاکھ ہے اس حساب سے یہاں ۸۴۰ اموات ایکدن میں ہونی چاہیئں ۔ مگر یہاں زیادہ سے زیادہ ۶۸۷ ہوئیں ۔

ناگپور کی آبادی ۱۳۴۰۰۸ ہے اس میں ۱۵ اکتوبر کو ۱۵۲ اموات ہوئیں جبوقت بیماری شروع ہوئی میں نے فوراً کوشش کی اور ڈاکٹر صاحبان اپنے آپکو پبلک سیوا کے واسطے مفت پیش کرنے پر ہم نے مختلف جگہ تقریباً نو ایسی جگہیں مقرر کردیں جہاں سے دوائی دودھ مل سکتا تھا ۔ ایک ایک گھر کو والنٹیر جاتے تھے اور نیز پمفلٹ وغیرہ اس کی واقفیت پر شائع کئے گئے اس قدر مختلف سوسائیٹیوں نے اس وقت کام کرنا شروع کیا کہ شاید کوئی گھر نہ ہوگا جس میں کوئی نہ کوئی مدد نہ پہنچائی گئی ہو ۔

بعضوں نے کہا ہے کہ دسمبر میں اس مرض کا پھر حملہ ہوگا مگر مجھے اسکی کوئی وجہ بادلیل معلوم نہیں ہوتی ہے اس میں کچھ شک نہیں کہ قحط و جنگ کے زمانے میں کسی بھی متعدی بیماری کی آمد کا ڈر لگا ہی رہتا ہے "۔

ہیلتھ آفیسر بمبئی کی تقریر سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہاں بہت سی کمیٹیوں نے پبلک کی تکالیف دور کرنے کیواسطے کام کیا ۔ پنجاب کے کئی شہروں میں بھی برابر سیوا کمیٹیاں کام کررہی ہیں ۔ لاہور میں آریہ سماج انارکلی نے ایک سیوا کمیٹی بنائی ہے جو بہت اچھا کام کررہی ہے ۔ دودھ ۔ دوائی اور کپڑا تک غربا کو مفت پہنچاتی ہے یہ سیوا سمتی مہاتما ہنس راج جی کے ماتحت کام کررہی ہے ۔

آریہ سماج وچھووالی کی طرف سے بھی ایک سیوا سمتی ہے جسکے والنٹیر روزانہ صبح گلیوں میں جاکر آوازے دیکر جہاں تکلیف ہو وہاں پہنچتے ہیں ۔ ڈاکٹر گوکل چند

نارنگ بیرسٹرایٹ لا ایک ہندو فنڈ کو لی کمیٹی کے سیکرٹری ہیں جو لالہ دُنی چند جی بیرسٹرایٹ لا کے ماتحت کام کر رہی ہے - محلہ سنتھاں میں لالہ کدار ناتھ جی نے ایک کمیٹی بنائی ہے - ایک ہندو یتیم خانہ کے لڑکے اچھا کام کر رہے ہیں ایسے ہی اور بھی لوگ کام کر رہے ہیں کئی ڈاکٹر غریب مریضوں کو مفت دیکھتے ہیں - امرت دھارا کارخانہ کی طرف سے یہ اعلان کیا گیا ہے کہ جس کنبے میں روٹی کمانے والا بیمار پڑا ہو وہاں جس قدر خوراک کی اشیاء کی ضرورت ہو وہ بہم پہنچائی جاویگی - اس کے علاوہ گندم و آٹا تھوڑی آمدنی والوں کیواسطے سستا لگا دیا گیا ہے -

لالہ سیتارام جی سوداگر لکڑی و سامگری نے اعلان کیا ہے کہ ہون کرانے کیواسطے اگر کسی جگہ لوگ سامگری پر خرچ نہ کر سکیں تو وہ سامگری مفت مہیا کرینگے -

کمیٹی نے چار ڈاکٹر مقرر کئے ہیں جو غربا کو جا کر مفت دیکھیں اور دوائی بھی مفت دیں - ضروری ادویات گاڑی میں ان کے ساتھ رہتی ہیں -

ایک بات افسوس سے ہم نے دیکھی ہے کہ مسلمان مریض ہندوؤں سے زیادہ ہیں اور آبادی بھی مسلمانوں کی زیادہ ہے مگر مسلمانوں میں ایسی خدمت کرنے والی کمیٹیاں نہیں بنی ہیں - کم از کم ہم نے ایک بھی خبر نہیں سُنی - رات کو دیال سنگھ کالج کے پرنسپل صاحب تشریف لائے کہ انہوں نے سوچی مدد لارنس کے اندر زیادہ تر اہل اسلام میں کام کرنے کیواسطے ایک کمیٹی بنائی ہے اور اس سے پہلے بھی جو ہندو کمیٹیاں کام کر رہی ہیں وہ برابر اپنے مسلمان بھائیوں میں بھی کام کرتی ہیں - پرنسپل صاحب یہ پوچھنے تشریف لائے تھے کہ ہمارے دال آٹا وغیرہ مہیا کرنے کا انتظام صرف ہندوؤں کے واسطے ہے یا اہل اسلام کے واسطے بھی - میں نے ان کو بتلایا کہ حکمت میں مذہب کا کوئی سوال نہیں ہے جہاں مصیبت ہے اس جگہ کیواسطے ہے آپ بلاشبہ جہاں کیواسطے ضرورت ہو منگوایا کریں -

میرا اس قدر لکھنے کا یہ مطلب ہے کہ ہمارے مسلمان بھائیوں کو بھی ایسے موقعوں پر اپنے بھائیوں کی سیوا کرنے کیواسطے ضرور تیار ہونا چاہئے - یہ تو ہر زندگی کی خدمت آیا کرتے ہیں ایسے موقعوں پر ہماری آزمائش بھی ہو جاتی ہے - کون اپنے بھائی کیواسطے تن - من - دھن میں سے کچھ بھی دے سکتا ہے تو ...

کو دھن سے کبھی نہیں چوکنا چاہیئے - اور من تو سب کا ہی غریب بھائیوں کی تکلیف دور کرنے میں لگا ہونا چاہیئے - آؤ! ہم سب ہلکر سروشکیتمان - واحد و لاشریک رحیم و کریم خدا سے پرارتھنا کریں کہ وہ اپنی دیا سے ہم لوگوں کو نیکی کی راہ پر چلا دے اور ایسے قہروں سے ہم کو بچا وے!

*

ضمیمہ

مندرجہ بالا باتیں لکھنے کے بعد مندرجہ ذیل علاج ہماری نظر سے گذرے :-

(۱) پیسہ اخبار میں ایک صاحب نے مندرجہ ذیل عرق شربت و سفوف مفید لکھے ہیں -

نسخہ عرق برگ سبز جھاؤ تازہ ایک حصہ - برگ بید تازہ سبز ایک حصہ - برگ سنگترہ ایک حصہ - برگ سرینکھا ½ حصہ - برگ یوکلپٹس ایک حصہ - اپنیوں ½ حصہ - اجوائن ایک حصہ - پرسیاؤشاں ¼ حصہ - شاخ گلو سبز نیم کوفتہ ایک حصہ - چرائیتہ ¼ حصہ پودینہ ½ حصہ - سونف ایک حصہ - گل نیلوفر ایک حصہ - گاؤزبان ایک حصہ - ایکرات اور ایکدن بھگو کر عرق نکالیں - خوراک تین تولہ صبح تین تولہ شام -

نسخہ شربت تخم میتھی ۱ تولہ - انجیر ۵ عدد - سیاؤشاں ۲ تولہ خطمی کے بیج ۱ تولہ - مویز دانہ برآوردہ ۱۰ تولہ - زوفا خشک ۱ تولہ - ملٹھی چھلی ہوئی نیمکوب کر کے ۵ ماشہ عناب ۲۰ دانہ - لسوڑیاں ۴۰ دانہ ہر دو نیم کردہ - گاؤزبان ۱ تولہ - گل بنفشہ ۱ تولہ - ایک رات پانی میں بھگو کر صبح ۳-۴ جوش دے کر صاف کر کے مصری ڈال کر عمدہ قوام بنالیں - خوراک ۱ تولہ صبح و شام -

نسخہ سفوف میتھی ایک حصہ - دارچینی ½ حصہ سرمہ کی طرح باریک پیسکر چھان کر ایک ماشہ صبح ایک ماشہ شام سوڈا بائی کارب ملا کر ہمراہ عرق مذکور اور شربت مذکور استعمال کیا جائے -

قبض رفع کا علاج ہم اگر قبض کی شکایت ہو تو حب الملک ایم ریاں [illegible]

سالٹ کے پانی میں حل کر کے پی لیا جائے۔ یا میگنیشیا پانی میں حل کر کے پی لیا جائے۔

درد کی دوا مقام درد پر کڑوا تیل ۳ تولہ۔ موم ۱ ماشہ پگھلا کر مالش کی جاوے مقام درد پر باندھ دیا جاوے ہوا سے بہت بچایا جاوے۔

(۲) کشمیری میگزین میں حکیم محمد حیات صاحب مندرجہ ذیل نسخہ کو اپنا مجرب اکسیر فرماتے ہیں:۔

نسخہ شاہترہ۔ برگ درخت نیم۔ دھماسہ۔ منڈی دو دو تولہ۔ چرایتہ ۲ تولہ گلو۔ مکوہ خشک ۲-۲ تولہ۔ گل غافث ۱ تولہ۔ کوڑ گھنڈی ۴ تولہ۔ پوست بیخ بانسہ و برگ بانسہ ۹ تولہ۔ گاؤزبان ۱۲ تولہ۔ کاسنی ۲ تولہ۔ بیخ کاسنی ۵ تولہ سب کو کوٹ کر ۵ سیر بختہ آب چاہ میں بھگو کر اس کا عرق قرعہ انبیق سے کشید کیا جائے جو چار بوتل نکلے گا۔ بس بیماران وارفیور کو جب پیاس لگے بجائے پانی کے یہی عرق پلایا جائے انشاء اللہ تعالیٰ دوسرے ہی روز پسینہ آکر بخار رفع ہو جاویگا۔ دو روز بعد رفع بخار بھی پلایا جائے تو بخار ہرگز عود نہ کریگا اور جس بیمار کو زیادہ قبض ہو تو دو روز یا تین روز یہ عرق پلا کر بعد میں یہ نسخہ پلایا جاوے تاکہ تلئین ہو کر مادہ ردی کا استفراغ ہو جاوے۔

ہلیلہ زرد جو اول پانی میں بھگو کر رکھی ہوں ۲ عدد۔ بنفشہ ۱ تولہ۔ مغز بادام ۸ عدد۔ گل سرخ صاف کردہ ۲ تولہ۔ املی ۳ تولہ۔ آلو بخارا ۵ دانہ۔ گلقند خوشبودار ۵ تولہ۔ ان سب کو گھوٹ کر سردہی پلائی جائیں انشاء اللہ تعالیٰ تلئین اعلیٰ ہوگا۔ بعد میں پھر وہی عرق پلایا جائے بفضل خدا شفا ہوگی۔ پھر بخار عود نہ کریگا۔ پس اس آکسیر عرق کا مقابلہ نہ تو کونین کر سکتی ہے اور نہ انٹی فیبرین نہ کیلومل وغیرہ اس موذی مرض پر اس عرق کا پہنچنا آب حیات سے کم نہیں ہے۔ تجربہ کر کے آزمالو ہر ایک عطار اور ہر ایک طبیب اس اکسیر ایزدی کا ضرور استعمال کر کے خلق خدا کو اس حادثہ جانکاہ سے نجات دلوا کر اجر عظیم کا مستحق اپنے آپ کو بنا لے۔

(۳) ہمیں شریمان بھگت ایشور داس جی سے یہ سن کر خوشی ہوئی ہے کہ رودولی (ملتان؟) میں ایک سول سرجن صاحب بھی دیسی نسخہ برتتے رہے ہیں اور مندرجہ ذیل دیسی دوائی سے بہت فائدہ ہوا ہے:۔ اجوائن ۲ تولہ۔ بنفشہ ۱ تولہ۔ نیلوفر ۱ تولہ۔ پرسیاؤشان ۱ تولہ

سوائے الکوحل ان اشیاء کا جوشاندہ کرکے تھوڑا تھوڑا دیا جاتا رہا ہے۔

عجیب بات :- ایک بات عجیب ہے کہ خواجہ حسن نظامی جیسی مشہور و معروف شخصیت کی طرف سے یہ نوٹ نکلا ہے :-

" خواجہ حسن نظامی دہلوی ایک ہمعصر میں لکھتے ہیں جنہوں نے کہا پُراسرار بیماری یا جنگی بخار متعدی ہے چھوت سے ہوتا ہے اس نے مشرقی ایمان اور دلیری کو صدمہ پہنچایا اور واقعہ کے خلاف کہا میں ایک مہینہ تک کاٹھیاواڑ گجرات میں رات دن بیماروں کی خدمت میں رہا مگر اب تک اس مرض سے محفوظ ہوں۔ جو ڈرتے ہیں بچتے ہیں یا مرتے ہیں۔ جو بیماروں کی خدمت کرتے ہیں وہ زندگی اور صحت پاتے ہیں۔ دہلی آیا حکیم حاذق الملک بہادر کو خدمت خلق میں مصروف پایا۔ ان سے پوچھا یہ مرض متعدی ہے جواب ملا نہیں۔ ذاتی تجربہ سے کہتا ہوں کہ متعدی نہیں ہے کیونکہ ہر وقت مریضوں میں رہتا ہوں اور محفوظ ہوں میں نے کہا آپ کوئی احتیاطی دوا استعمال کرتے ہوں گے فرمایا مطلق نہیں بلکہ بیماروں کو دیکھ کر ہاتھ بھی نہیں دھوتا۔ نہ ڈرو اور جب تک تندرستی رہے بیماروں کی خدمت کرو ان کو بے بس نہ چھوڑو۔ ان کے چارہ کار بنو "۔

یہ تو ہم مانتے ہیں کہ خلق خدا کی سیوا کرنے سے جن کے دل خوش ہیں ان پر وبائیں اثر نہیں کیا کرتی ہیں اور اس واسطے خواجہ صاحب پر اثر نہ ہوا اور سینکڑوں لوگوں کا یہ تجربہ ہے کہ ایسے لوگوں پر بہت کم اثر ہوا ہے مگر اس سے اس کے متعدی ہونے پر شک نہیں ہو سکتا ہے جو عجیب بات ہے وہ یہ ہے کہ اس میں حاذق الملک صاحب کی تصدیق بھی آپ دے رہے ہیں امید ہے کہ جناب حاذق الملک صاحب خود اس پر روشنی ڈالیں گے۔

(۴) بعض ویدوں کی یہ رائے ہوتی جاتی ہے کہ یہ انفلوانزا وات۔ کف جور نہیں ہے بلکہ پھلگو سنپات ہے اور اس میں کچھ شک نہیں ہے کہ پھلگو سنپات کی علامات بھی بہت کچھ اس سے ملتی ہیں۔ پھلگو سنپات پیت۔ کف سے ہوتا ہے لکھا ہے کہ:- " پیت اور کف اس سنپات میں زیادہ ہوتا ہے اس لئے ناف اور چھاتی اور سر میں درد ہونے لگتا ہے جسم میں اندر گرمی باہر سردی معلوم ہوتی ہے نیند کی مانند بیہوشی ہو جاتی ہے اور دونوں طرف سوئیاں سی چبھتی معلوم ہوتی ہیں۔ گلا پک جاتا ہے اور رک جاتا ہے [illegible] ہے اور گلے میں درد ہوتا [illegible]

اجابت نہیں ہوتی یا کم ہوتی ہے۔ ہچکی، ا.ر کھانسی دُکھ دیتے ہیں اور آنکھیں بھی نیچی ہوئی رہتی ہیں"۔

وات کف بخار کی علامات تو آپ دیکھ چکے ہیں کہ ساری ہی ملتی ہیں اور وات کف سنپات میں لکھا ہے کہ اس سے اکثر ایک دن میں مریض مرجاتا ہے جس کے معنے یہ ہوئے کہ وات کف بخار میں جب نمونیہ ہوا گویا سنپات ہوگیا تو مریض مرجاوے گا۔ مگر اگر اسکو بھیلگو یا پت کف کا سنپات سمجھ لیں تو اس میں تو زیادہ تر موت ہونی چاہیئے۔ اور بہت ہی زیادہ اموات ہوتیں۔ دراصل لیکن سب جانتے ہیں کہ دراصل اموات اصل مرض کے باعث نہیں ہوتیں۔ بلکہ اس کے عوارضات کی وجہ سے ہوتی ہیں۔ نیز ناف کا درد اور صرف دایئں طرف سوئیاں سی چبھنی اس کی علامات بھی قابل غور ہیں۔ اس صورت میں تو اس کو سنپات نہ جان کر وات کف کا بخار وبائی ہی سمجھنا ٹھیک معلوم ہوتا ہے تاہم اور بھی اس پر تحقیقات ہونی چاہیئے اور اچھی طرح علامات کو ملانا چاہیئے۔

دیسی طریقہ علاج کی کامیابی

مندرجہ ذیل نوٹ اخباروں میں پڑھ کر ہماری خوشی کی کوئی حد نہیں رہی۔ یہی حال ہر شہر میں ہوا ہے۔ اگرچہ باقاعدہ اس کا نوٹ نہیں رکھا جا سکتا ہے۔ دیسی طبیبوں کے زیر علاج زیادہ مریض اچھے ہوئے ہیں۔ اسیواسطے تو سمجھدار لوگ کہتے ہیں کہ دیسی طریقہ علاج ہماری طبیعتوں کے زیادہ موافق ہیں۔

"حال میں پُونا میونسپلٹی کے پردھان کی درخواست پر گورنر صاحب بمبئی نے پُونا کے اس ہسپتال کا معائنہ کیا جو خاص طور سے پراسرار بیماری کے علاج کے لیئے قایم کیا گیا تھا۔ اس ہسپتال میں آیورویدک اور ڈاکٹری طریق علاج دونوں مروّج تھے۔ گورنر صاحب اپنے اس معائنہ کے دوران میں یہ دیکھ کر حیرت زدہ ہوئے کہ پُراسرار بیماری کے وہ مریض نسبتاً زیادہ تعداد میں شفایاب ہوئے جن کا آیورویدک طریق پر علاج کیا گیا تھا۔ اگر اسی طرح اور مقامات میں بھی آیورویدک طریق علاج سے زیادہ وسیع پیمانہ پر کام لیا جاتا تو نہایت خوشگوار

نتائج ظہور میں آسکتے ہیں" -

مندرجہ ذیل اخبار پرکاش سے نقل کیا جاتا ہے :-

"یہاں پر مندرجہ ذیل نسخہ سیوک منڈلی نے جس میں ہم آپ کے سماجی بھائی شامل ہیں - سینکڑوں مریضوں میں ایک ہفتہ سے گھروں پر جا جا کر مفت تقسیم کیا ہے اور اس سے تقریباً ۹۰ فیصدی مریض انفلوانزا صحتیاب ہو گئے ہیں - یہ نسخہ ہم نے ہندی اخبار وشومتر کلکتہ مورخہ ۱۲ اکتوبر صفحہ ۴ سے لیا تھا - نسخہ یہ ہے :-

پودینہ ۳ ماشہ - تلسی کے پتے ۳ ماشہ - بل پتر ۳ ماشہ - ادرک کا رس ۳ ماشہ - پہلی تین دوا کو کوٹ چھان کر رس ادرک شامل کر لیا جاوے - یہ وزن ایک خوراک لکھا ہے اس میں دو اونس پانی شامل کر کے مریض کو پلایا جاوے - پرماتما کی کرپا سے تین چار ایسی خوراک لینے سے مریض کو شفا ہوگی - اگر زیادہ کھانسی و پیاس ہووے تو بنفشہ ۳ ماشہ ملٹھی ۳ ماشہ - کاہزبان ۳ ماشہ کو دو اونس پانی میں ڈال کر ابالا جاوے بعدہ گرم گرم مریض کو دیا جاوے اگر چھاتی میں درد ہو تو بہونہ کا تیل قدرے موم اور سپرٹ یا اچھا تارپین کا تیل ملا کر گرم کیا جاوے اوپر سے سینک دیکر باندھ دیا جاوے ہوا سے بچاؤ کیا جاوے - گائے کا دودھ - ساگودانہ - دال مونگ پانی گرم پلایا جاوے - مکان کے اندر خوب دھوپ دو وقت دی جاوے اور صفائی رکھی جاوے" -

(راماننڈ سکریٹری سیوک منڈلی کھنہ ضلع لودھیانہ)

ایک اور نسخہ

"گوندن ہے کہ میں لکھت نسخہ انفلوانزا بخار کے بیماروں پر استعمال کیا ہے جس سے سخت سے سخت بخار کو آرام ہو گیا ہے - درج کرتا ہوں :-

تلسی ایک تولہ لے کر آدھ سیر پانی میں ابالیں جب آدھ پاؤ پانی رہ جاوے تو ذرا نمک ڈالدیں - پھر اتار کر ابلا ہوا پانی نیم سرد کر کے بیمار کو پلا دیں - انہیں دن میں کم از کم تین دفعہ دینا چاہیئے - پرماتما کی کرپا سے آرام ہوتا ہے" -

(رام چندر گپتا از ہر سود ضلع نیماڑ صوبجات متوسط)

دیہات کی حالت

مجھے دو دن کے واسطے باہر جانا پڑا۔ دیہات کی حالت کو دیکھ کر کس قدر افسوس ہوتا تھا۔ دیہات کے طبیب جو اخبارات کو بھی بیچارے نہیں پڑھتے ہیں اس مرض کے حالات سے محض ناواقف ہیں۔ ایک مریض کو میں دیکھنے گیا ۱۲ دن سے وہ بیمار تھا۔ پڑھا لکھا طبیب علاج کر رہا تھا۔ میں نے جب دودھ غذا تجویز کی تو اس نے اعتراض کیا کہ اس میں بلغم ہے اس واسطے دودھ نقصان کرے گا۔ میں نے سمجھایا کہ اس میں زہر ہے اس واسطے دودھ کی بلغم ہونے کے باوجود اجازت ہے تب دودھ دیا گیا۔ اور مریض کی حالت اچھی ہوتی گئی۔

بہت سے مریض جو تندرست ہو چکے تھے ان کے حالات سن سن کر حیرانی آتی تھی۔ اگرچہ انہوں نے تکالیف اٹھائیں۔ مگر جب جان باقی ہے تو کون مار سکتا ہے۔ مثلاً ایک مریض نے بیان کیا کہ جب بخار اس کا اترتا نہیں تھا۔ ایکدن اس کی طبیعت گھبرائی وہ اٹھ کر باہر کنوئیں پر چلا گیا۔ وہاں جا کر اس کے کھانسی آئی اور ساتھ ہی خون جاری ہو گیا۔ پاؤ سوا پاؤ خون نکلا تھا کہ اس کی طبیعت ہلکی ہو گئی اور اس وقت سے وہ دن بدن اچھا ہوتا گیا۔

دیہات کے اندر کھانسی کے ساتھ خون آنے کے بہت سے واقعات سنے اور اکثر یہ ہی معلوم ہوا کہ جن کو خون آیا تھا ان میں سے زیادہ تر بچے ہوئے ہیں۔

دیہات میں لوگوں کو نمونیا وغیرہ کی کچھ خبر نہیں ہے۔ مریض اندر باہر ننگا یا ڈھکا ہوا جیسا ہو پڑا رہتا ہے۔ وہ لوگ اتنا کہتے تھے کہ جن کی چھاتی میں بہت درد ہوتا تھا۔ دم گھٹتا تھا وہ بہت زیادہ بیمار رہے یا مر گئے

جب طبیبوں کو وہاں کچھ معلوم نہیں ہے عوام کا وہاں کیا حال ہوگا۔ شہروں میں پبلک خدمت کے واسطے سیوا کمیٹیاں اور سرونگ کلبیں بنانے والے اپنے اپنے نزدیک کے دیہات کا بھی دھیان رکھا کریں تو یہ بڑا ثواب کا کام ہے۔ پمفلٹ۔ اخباریں۔ کتابیں ان کے واسطے بیکار ہیں۔ ان کو تو عام باتیں سمجھانے کے واسطے آدمی زبانی ہی جا کر سمجھا وے تو کام چل سکتا ہے امید ہے کہ خدا ترس لوگ آیندہ ضرور خیال رکھیں گے۔

انفلُوَانزَا کا اَثر

جو ہندوستان میں پڑا ہے وہ کسی سے پوشیدہ نہیں ہے کچھ عجب نہیں اگر جنگ میں جس قدر نئی بھرتی ہوئی اس سے بھی زیادہ انفلوانزا بھرتی کر کے لے گئی ہو۔ پنجاب کی تعداد پیدائش و اموات اکتوبر کے درمیانی ہفتہ کے متعلق جو شائع ہوئی ہے اس سے پایا جاتا ہے کہ شرح اموات فی ہزار ۲۶۸ ہے اور شرح پیدائش صرف ۳،۷ فی ہزار ہے۔

ایک شخص نے پرائیویٹ طور پر حساب لگایا ہے کہ صرف لاہو وامرتسر میں ایسی ہندو لڑکیاں جن کی شادیوں کو بہت تھوڑے عرصے ہوئے ہیں تقریباً ساڑھے چار سو (۴۵۰) بیوا ہو گئی ہیں۔ جوانوں کی اموات دیہات و شہر ہر جگہ زیادہ سُننے میں آئی ہیں۔ اگرچہ لکھا ہے کہ بوڑھوں پر اس کا زیادہ اثر ہوتا ہے۔ ہندو سوسائٹی کو سوچنا چاہئیے کہ ہزاروں کی تعداد میں بیوائیں سارے ہندوستان میں ہو گئی ہونگی ان کے متعلق کیا کرنا چاہئیے +

آؤ!

ہم سب مل کر اپنے مالک سے دعا کریں کہ وہ رحیم اپنی رحمت سے دُنیا میں امن و امان قائم کرے۔ اس قسم کی وبائوں کو دور کرے اور ہم سب کو نیکی کی راہ دکھلاوے دلوں کا مالک وہی انتریامی ہے +

خدا کا لاکھ لاکھ شکر ہے

جس کے بے حد کرم و فضل سے کوی نو دو ویدبھوشن شریمان پنڈت ٹھاکر دت
شرما ویدایڈیٹر طبی اخبارات دیش اپکارک و ویدامرت" اس قابل ہوئے.
کہ ایک ایسی دوائی کی ایجاد کریں۔ جو کہ خلق اللہ کیواسطے ایک نعمت ثابت ہو رہی
ہے۔ اور لکھو کھا انسانوں کے دکھ دور کر رہی ہے۔ پرماتما کی کرپا سے

"امرت دھارا"

نے اس قدر نام پایا ہے کہ اسکی مفصل تعریف کیواسطے سینکڑوں صفحے کی کتاب
چاہیے۔ اس کے نام کیوجہ سے محکمہ ڈاکخانہ نے خاص ڈاکخانہ بنام امرت دھارا ڈاکخانہ
کھول رکھا ہے اور لاہور کی کمیٹی نے قابل دید امرت دھارا بھون کی مشرق
کیطرف جو نئی سڑک نکالی ہے اس کا نام **امرت دھارا** روڈ رکھا ہے۔
موجد کی خواہش ہے کہ امرت دھارا ملک کے کونے کونے میں پہنچے او
اس سے لوگ فایدہ اٹھاویں۔ اس کارخانہ میں اور بھی سینکڑوں عمدہ عمدہ
ادویات تیار رہتی ہیں۔ آیندہ صفحوں کو مطالعہ فرماویں ؛

المشتہر

پراپرائیٹر مینیجر امرت دھارا و دیش اپکارک و ویدامرت لاہور

قیمت ۱؎ فی شیشی ۱۲ معہ

رجسٹری شدہ

"امرت دھارا"

نصف شیشی ۸؎ معہ

امرت دھارا کی تعریف کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ ایشور کی مہربانی سے امرت دھارا نے اب اسقدر نام پایا ہے کہ نام سنتے ہی ہر ایک سمجھ جاتا ہے کہ یہ وہی دوائی ہے جو کہ تقریباً ان کل امراض کا جو عام طور پر گھروں میں بوڑھوں بچوں یا جوانوں کو ہوتی رہتی ہیں حکمی علاج ہے۔ انسانوں کے علاوہ حیوانات چرند و پرند کی امراض پر بھی مفید ثابت ہو چکی ہے۔ جو اندرونی و بیرونی دونو طرح استعمال کی جاتی ہے اور اچانک حملہ کرنے والی امراض کا اچانک ہی قلع قمع کر دیتی ہے۔ ہر رتبہ کے اصحاب کے قریب ۲۲ ہزار سارٹیفکیٹ موجود ہیں جس نے ایک بار بھی آزمایا یہی رائے دی کہ ہر شخص کو ہر وقت امرت دھارا پاس رکھنی چاہیئے۔ اور کوئی بال بچوں والا گھر اس سے خالی نہیں رہنا چاہیئے ؛

اصل و نقل میں فرق کرو

امرت دھارا کے اشتہار کے بعد اکثر اشتہار ایسی ادویات کے نکلتے رہتے ہیں۔ ہر شخص امرت دھارا جیسی دوائی کا مالک بننا چاہتا ہے۔ کوئی اپنی کتاب کی بکری کے واسطے لوگوں کو یقین دلاتا ہے کہ نسخہ امرت دھارا کا اس میں ہے کوئی ہر اپنی دوائی کو امرت دھارا کہہ کر بیچنے کا دھوکہ کرتے ہیں۔ خوب طوفان بے تمیزی برپا ہے۔ مگر سمجھ جائیے کہ اصل و نقل میں فرق ہے۔ امرت دھارا کا نسخہ سوائے میرے کوئی نہیں جان سکتا۔ جو کہتا ہے غلط کہتا ہے۔ سب معمولی نقلیں ہیں۔ ان نقلوں سے بھی ہماری نقل اچھی رہے گی۔ جو ہم بارہ آنے ۱۲؎ فی شیشی کے حساب سے بیچتے ہیں یہ اس واسطے بنائی ہے کہ لوگ اصل و نقل میں فرق کر سکیں۔ اس کا نام آب حیات ہے۔ جتنی شیشی امرت دھارا کی منگاییں دیتے ہیں اتنی آب حیات ۱۲؎ میں دیتے ہیں ؛

نام امراض جن میں امرت دھارا مفید ہے

ہر قسم کی درد سر۔ کھانسی۔ دمہ۔ ذات الجنب۔ نمونیا۔ پیٹ درد۔ نزلہ۔ زکام۔ ہیضہ۔ بدہضمی۔ اروچی۔ اپھارا۔ درد قولنج۔ اسہال۔ پیچش۔ قراقر معدہ وغیرہ کل امراض معدہ۔ متلی۔ مرگی۔ دانتوں کو پانی لگنا۔ خون یا ناسور دندان وغیرہ کل امراض دانت۔ درد کان۔ زخم کان۔ کرم و ورم گوشت۔ بہرہ پن وغیرہ کل امراض کان۔ بواسیر ناک۔ چھینک ہوتے رہنی وغیرہ کل امراض ناک۔ درد چشم۔ دھند۔ جالا وغیرہ امراض آنکھ۔ پھوڑا۔ پھنسی ہر قسم زخم۔ ران کا لاسنا۔ داد۔ چنبل۔ بھڑ۔ مکھی۔ کھیل۔ بچھو۔ سانپ۔ باؤلا کتا۔ چوہا وغیرہ کا ڈنگ۔ بخار ہر قسم ملیریا۔ آتشک۔ گلٹیاں۔ بدھ۔ درد مفاصل۔ ورم تمام اندرونی و بیرونی۔ چوٹ۔ بواسیر۔ کمزوری دماغ۔ طاعون ... تپ دق۔ پرسوت۔ امراض دل۔ امراض جگر۔ بائی گولا۔ پردر۔ احتباس حیض۔ خنازیر۔ امراض بچگان۔ نکسیر ... زبان۔ منہ کا پکنا۔ سوج لب۔ درد داڑھ۔ گلے پڑنا۔ آواز بیٹھنا۔ نیچے یا اوپر سے خون جانا۔ سوج۔ پھوڑا پستان۔ ورم ... وغیرہ امراض تلی۔ خروج مقعد۔ بھگندر۔ درد گردہ۔ درد مثانہ۔ زخم کا پھولنا وغیرہ امراض زنانہ۔ رنگھوں۔ انفلوئنزا۔ ... بتی۔ خارش۔ ... چیچک ... بیسہ ... تیزاب وغیرہ سے جلنا وغیرہ وغیرہ وغیرہ

امرت دھارا کے ۲۲ ہزار سارٹیفکٹوں میں سے دو چار چیدہ چیدہ سارٹیفکٹ دیئے جاتے ہیں!

جناب راجہ صاحب سٹیٹ اودے پور ڈاکخانہ دہرم جے گڑھ سے تحریر فرماتے ہیں: "برائے مہربانی مشہور دوائی امرت دھارا کی دو شیشی بذریعہ وی پی روانہ کر دیجئے . . . "

جناب بابو امبالعل صاحب ایم۔ اے سول جج جھالرا پٹن لکھتے ہیں: "جناب پنڈت صاحب! آپ کی امرت دھارا پچھلے دو تین سال سے استعمال کر رہا ہوں۔ اور مجھے یہ کہنے میں ذرا تامل نہیں ہے کہ آپ کی ادویات اکثر کر کے مفید ہوتی ہیں امرت دھارا اکسیر ہے اور اس کو میں ہمیشہ پاس رکھتا ہوں۔ یہ بلاشبہ ہر حالت میں فایدہ مند ثابت ہوئی ہے اور فوری فایدہ بخشتی ہے"

جناب پرائیویٹ سکرٹری صاحب کونسل آف ریجنسی ریاست ٹہری گڑھوال سے لکھتے ہیں: "کرپا کر کے ۲ شیشی امرت دھارا بواپسی ڈاک بذریعہ وی۔ پی روانہ فرما دیں"

جناب کنور چندر سین ایڈیکانگ ہز ہائینس مہاراجہ صاحب ہلکر آف اندور تحریر فرماتے ہیں: "کرپا کر کے امرت دھارا کی تین بڑی شیشیاں بذریعہ وی پی ارسال فرما دیں۔ (عجیب چیز ہے)"

جناب رائے صاحب جگن ناتھ صاحب ای۔ اے۔ سی میانوالی سے تحریر فرماتے ہیں: "میں نے امرت دھارا کو

جناب بابو بھائی جی ڈسائی ڈپٹی خزانچی ممبئی لکھتے ہیں: "برائے مہربانی امرت دھارا کی تین شیشیاں بنام آر آر ہینڈو جنرل مرچنٹ پوسٹ الزبتھ جنوبی افریقہ کے نام روانہ کر دیں۔ اس صاحب نے امرت دھارا کو اپنے گلے کے مرض میں بزنادر بہت مفید پایا ہے . . . "

جناب پنڈت نریندر ناتھ کول صاحب گورنر قلمرو جموں۔ تحریر فرماتے ہیں: "ایک شیشی امرت دھارا کی بھیجدیں اور رسالہ بھی۔ یہ عجیب دوائی ہے"

جناب کنور چمن سنگھ صاحب ریاست سیلیت سے تار دیتے ہیں: "امرت دھارا کی ایک بڑی بوتل روانہ فرما دیں"

جناب دیبی پرشاد صاحب چترویدی مجسٹریٹ سنبل پور لکھتے ہیں: "امرت دھارا میں حیرت انگیز اوصاف دیکھے حقیقت میں اسم بامسمےٰ ہے۔ مرض کا داخلہ ہوتے ہی اگر امرت دھارا دیجاوے۔ تو یقیناً انسان ناقابل ازامرض تک بچ سکتا ہے"

مسز ایچ ایچ پیٹرسن ۱۴۲ افٹ روای وکلینڈ امریکہ سے لکھتی ہیں: - (ترجمہ از انگریزی چٹھی) "امرت دھارا کو میں نے اپنے کنبے میں استعمال کیا ہے ... [illegible]

جناب مسز ای جانسن صاحبہ چنار سے تحریر فرماتی ہیں۔ (ترجمہ انگریزی) "میری لڑکی نے پچھلے مہینے ایک شیشی امرت دھارا آپ سے منگوائی تھی۔ یہ بہت ہی عجیب چیز ہے۔ بیشک یہ قابل محبت ہے مخلوق خدا کے لئے ایک نعمت ہے۔ میں امید کرتی ہوں کہ کبھی اس سے جدا نہ ہونگی۔ کیونکہ یہ تمام امراض میں فایدہ کرتی ہے۔

اگر مجھے اس کی ذرا پہلے خبر ہوتی تو ممکن ہے میرے پیارے خاوند کی قیمتی زندگی اس سے بچ جاتی۔ امرت دھارا کی جس قدر تعریف کروں۔ حد نہیں ہے کوئی بھی دوائی اس کا مقابلہ نہیں کرسکتی بلکہ سامنے ہی نہیں آسکتی۔"

جناب ایم این صاحب ڈسٹرکٹ جج بہادر منڈلہ (ممالک متوسط) سے لکھتے ہیں: "میں نے آپ کی امرت دھارا ایک وجع المفاصل کے مریض پر آزمائی اور بہت ہی مفید پائی مجھے معلوم ہوا ہے کہ اس دوائی کی بڑی بکری ہے اور دن بدن مشہور ہو رہی ہے۔ ہر طرح سے اس کو کامیاب دیکھنا چاہتا ہوں۔"

شریمان مہاتما منشی رام جی گورو گورکل کانگڑی تحریر فرماتے ہیں:- (ترجمہ از ہندی) "مہاشہ پنڈت ٹھاکر دت جی نمستے۔ ۲۹ نومبر کی رات کو میرے پیٹ میں درد ہوا۔ ۳۰ نومبر کو صبح ½ ۵ بجے تک ہوتا رہا۔ جب آپ سے امرت دھارا لے کر پی اس سے کچھ درد ٹھہرا اور دوسری بار پینے سے بالکل دور ہو گیا۔ دوسرے دن یکم دسمبر صبح سر میں درد تھی۔ پھر امرت دھارا ... لگایا ... تک آرام رہنے پر پھر درد شروع ہوا فوراً میں نے

اس پچھلے درد کے دور کرنے میں میں نہیں کہہ سکتا کہ امرت دھارا کا بھی حصہ ہے یا نہیں۔"

شری سوامی نتیانند جی سرسوتی مہاراج اپدیشک شانتی کٹی شملہ سے لکھتے ہیں:- (ہندی کا ترجمہ) "آپ کی بنائی ہوئی امرت دھارا ادشدھی کا میں نے اور دیگر سجنوں نے استعمال کر کے دیکھا ہے۔ سچ مچ رام بان ادشدھی ہے جن امراض کا آپ نے ذکر کیا ہے۔ ان میں سے چند پر استعمال کیا تو جو کچھ لکھا ہے۔ ویسا پھل پایا۔ میری رائے میں ہر شخص کے پاس امرت دھارا ضرور ہی رہنی چاہئے۔"

جناب سردار دیوا سنگھ صاحب ضلعدار چک مہا پھدر تحصیل مکتسر ضلع فیروزپور سے تحریر فرماتے ہیں "ایک لڑکا ۱۰ سال کا جل رہا تھا۔ اچانک بیہوش ہو کر گر گیا۔ امرت دھارا کی ۵ بوند ہمراہ پانی دی گئی۔ فوراً ہوش آگیا۔ واقعی امرت دھارا ہر مرض کا حکمی علاج ہے۔ یہ لڑکا ایک گھنٹہ تک بیہوش رہا۔ امرت دھارا دیتے ہی بولنے لگ گیا۔"

جناب پنڈت رام بھجدت صاحب وکیل چیفکورٹ پنجاب و مالک اخبار ہندوستان لاہور۔ تحریر فرماتے ہیں "میں نے امرت دھارا کو زکام۔ بلغم۔ درد سر۔ وجع المفاصل درد عصابی کے واسطے استعمال کیا۔ اور اس کو بہت ہی تاثیر پایا ہے۔"

جناب امرت لعل صاحب سپرنٹنڈنٹ پولیس

سرج اودے پور میواڑ سے تحریر فرماتے ہیں:-
"میں اپنے دو سال کے مسلسل تجربہ کے بعد پبلک کو اس امر کا یقین دلاتا ہوں کہ امرت دھارا میں وہ سب فواید بلا شک وشبہ موجود ہیں کہ جن کو موجد اصلی معنی میں ویشس ایکارک نے اپنے اشتہارات میں ظاہر کیا ہے۔ واقعی کوئی گرہست اور بال بچوں والا گھر ایسا نہیں ہونا چاہئے۔ کہ جس میں امرت دھارا ہر وقت موجود نہ رہے۔ وقت پر یہ ہر قسم کے خطرات مرض سے کافی طور پر حفاظت کرتی ہے۔ اگر میں اپنے تجربات کو ظاہر کروں تو ایک طولانی کیفیت معجزات کی ہو جائے گی۔ اس لئے اس قدر ہی کافی ہے کہ ہم کو اس یقین کے ساتھ ایک شیشی امرت دھارا کی اپنے مکان میں موجود رکھنا چاہئے۔ کہ گویا ایک ڈاکٹر اور حکیم تجربہ کار مکان میں موجود ہے"۔

جناب رائے دیوان چند صاحب ایم۔ اے۔ ایل ایل بی

جج لاہور تحریر فرماتے ہیں: "میں امرت دھارا کو میں نے خود مندرجہ ذیل مرضوں پر برتا۔ اور مفید پایا ہے۔ (۱) کان درد۔ (۲) سر درد۔ (۳) بچھو کا ڈنگ (۴) بھڑ کا ڈنگ (۵) درد گھٹنہ۔ (۶) درد باتی۔ (۷) درد دانت (۸) بخار (۹) پیٹ درد۔ (۱۰) اندر سے پکا ہوا گلا۔ (۱۱) آنکھ درد۔ (۱۲) کان کا بہنا (۱۳) ران کا لاسنا (۱۴) ضرب ہاتھ میں یہاں لکھنا مناسب سمجھتا ہوں کہ میں ہر جگہ صرف امرت دھارا کو ہی برتتا ہوں۔ اور جو لوازمہ دوائیاں آپکے اشتہار میں علیحدہ علیحدہ مرضوں کے لئے جو امرت دھارا کے ساتھ درج ہیں میں نے کبھی نہیں برتا"۔

آجکل پاکٹ کیس کی بابت بہت کچھ اشتہارات نکل رہے ہیں ... بہت سی دوائیں ... اور پاکٹ کیسوں کا خریدنا بالکل ہی بے فایدہ ہے

امرت دھارا ایک ایسی قسم کی دوائی ہے جو بہت سی بیماریوں میں بہت جلد فایدہ دیتی ہے۔ اور جس کے مقابلے میں کوئی اور دوا دم نہیں مار سکتی میری رائے میں یہ دوائی درحقیقت امرت ہے اور اس کے اجزا اس قسم کے ہیں کہ جن سے بھی کوئی نقصان نہیں ہو سکتا"۔

رائے گنگا رام صاحب رائے بہادر سپرنٹنڈنٹ پولیس قصور

تحریر فرماتے ہیں: "عنایت فرمائے بندہ جناب پنڈت صاحب تسلیم! امزاج شریف آپکی تیار کردہ دوائی موسومہ امرت دھارا کو میں نے خود اپنے چند دوستوں پر استعمال کیا۔ واقعی نہایت قابل قدر اور نادر دوائی ہے۔ یہ لکھے بغیر نہیں رہ سکتا کہ کوئی گھر اس دوائی کے بغیر خالی نہ رہنا چاہئے۔ شیشی آسانی سے پاکٹ میں بحالت سفر رہ سکتی ہے۔ جس قدر تعریف اسکی کی جاوے تھوڑی ہے۔ سچ تو یوں ہے کہ دریا کوزہ میں بند ہے"۔

جناب پنڈت جی صاحب دام اقبالہ

تسلیم! گذارش ہے کہ بندہ نے امرت دھارا کا مندرجہ ذیل مرضوں پر بارہا تجربہ کیا ہے جس کا فوری اثر حیرت انگیز ہے۔ قے۔ دست۔ درد شکم۔ بد ہضمی۔ نظر بد۔ قراقر شکم۔ درد سر کہنہ بخار موسمی۔ ڈنگ بچھو۔ ناسور۔ درد دانت۔ وقرحہ درد کان۔ درد سول۔ ذات الریہ۔ قولنج ذات الجنب۔ درد جوڑ و پسلی۔ کھانسی خشک و تر وغیرہ وغیرہ

گر تین چار مرضوں پر اس کا استعمال حیرت انگیز کام کر چکا ہے۔ جن کی کیفیت مفصل ذیل ...

سنکھیا کا زہر اتار دیا

ایک مریض جو سم الفار کھا چکا تھا اور دست قے جاری ہو چکے تھے اور قریب ہلاکت کے ہو چکا تھا اس کی تین ہی خوراک سے قے و دست موقوف ہو گئے اور مریض کو ہوش و حواس آنے لگے جسکو حکیموں نے لاعلاج کہا تھا اور آخری حالت [illegible] بیان کر دوائی موقوف کر بیٹھے تھے۔

سرسام اور آخری وقت

ایک مریضہ جس کو شدت سے بخار میں سرسام ہو کر گیارہ روز ہو چکے تھے اور آخری وقت قے جاری ہو کر کف حلق میں آ کر رک گیا تھا۔ تمام جسم سرد اور نبض ساقط ہو چکی تھی۔ یہ حالت میں ۲۵ قطرے امرت دھارا کے دیئے گئے۔ ۵ یا ۷ منٹ میں مریضہ حرکت کرنے لگی اور نبض بھی اصلی حالت پر آ گئی۔ اور اسیطرح ۲۵ قطرے فی خوراک مریضہ کو تین روز تک دیئے گئے۔ سرسام کافور ہو گیا اور بخار بھی تخفیف ہو گئی۔

ڈاکٹر بھی علاج نہ کر سکے

ایک مریض جس کے شکم میں کسی قسم کی غذا تحلیل نہیں ہوتی تھی جس نے کئی قسم کے ڈاکٹری یونانی و ویدک علاج کئے تھے ادھر غذا کھائی اور ادھر قے ہو جاتی تھی ۱۲ روز امرت دھارا استعمال کرنے سے صحت کلی ہو گئی

مرنے سے بچا لیا

ایک مریضہ کو جس کے دائیں طرف سر کے ایک قسم کا سوج ہو چکا تھا۔ جو کامل ۲ فٹ تھا۔ چہرہ ایک ہی جانب ورم آ گیا جس کو دبانے سے مانند روئی کے [illegible] کے نرم معلوم ہوتا تھا اور اس میں شدت سے درد تھا اور مریضہ بالکل بے چین رہتی تھی۔ آخر امرت دھارا استعمال کیا گیا اور دو شیشی ختم ہونے پر کل شکایات [illegible]

مرسلہ: محمد عبد الحفیظ حکیم و عامل [illegible] ضلع کرشنا

جناب حکیم محمد فیروز الدین صاحب منشی فاضل ایڈیٹر رفیق الاطبا لاہور

تحریر فرماتے ہیں: "امرت دھارا بلا مبالغہ آب حیات ہے۔ آب حیواں کی طرح دائمی زندگی نہیں بخش سکتی۔ مگر مردہ صورت مریضوں کے حق میں مسیحائی اعجاز دکھاتا ہے اور ان بکار افتادوں کو جو چارپائی پر پڑے موت کو فراق نامہ لکھا کرتے ہیں۔ منٹوں میں تندرست و توانا بنا دینا کیمیا آب حیات سے کم رتبہ ہے۔ میں اسے اکثر امراض پر استعمال کرتا ہوں اور حیران ہوتا ہوں مجھے متعینہ امراض میں سے قریباً نصف پر برتنے کا اتفاق ہوا ہے اور تیر بہدف پایا ہے۔ خدا پنڈت صاحب کو اس مفید ایجاد کے بدلے میں ضرور کوئی رنگ دکھلائے اور ہم لوگوں کا فرض ہے کہ پنڈت صاحب کی اس ایجاد کی قدر کریں اور ہاتھوں ہاتھ خریدیں"

ایک گائے نے بچہ دیا اور آنول نہ گری

تو فوراً اس کو دس بوندیں دیدیں اور پورے ایک گھنٹہ کے بعد کل آنول گر پڑی"

راقم: کاشی رام دت مدرس مدرسہ بدہی۔

بیل کا سینگ ٹوٹ گیا تھا۔

جناب پنڈت جی صاحب نمستے، حال یہ ہے کہ امرت دھارا پہونچی۔ میرے بیل کا سینگ ٹوٹ گیا تھا۔ خون بند نہیں ہوتا تھا۔ امرت دھارا کے دس قطرے ڈالنے سے خون فوراً بند ہو گیا اور جس مرض کے اوپر دی جاتی ہے فوراً آرام ہو جاتا ہے۔ در اصل یہ آب حیات ہے"

راقم: دلیپ سنگھ از مقام علی پور۔

۹۹ مرد اور ۸۴ عورات

[illegible] کی خیالی اصولوں پر [illegible] مگر [illegible]

بہت زور پر ہے کوئی گاؤں باقی نہیں ہے اب زیادہ

باہر یعنی دیہاتوں سے دوا کیواسطے آتے ہیں انکو شیشی ہیں
تی ہے اسوجہ سے زیادہ خرچ ہوتی ہے ہیں پورے طور پر
رت دھارا کو آزمائش کر چکا ہوں۔ یہ کہتا ہوں کہ یہ دوا
ین پر اکسیر ہے۔ اسکی تعریف بیان نہیں کر سکتا ہوں
یک آپ نے کمال کیا ہے۔ سنا جاتا ہے کہ زمانہ سابق میں
مان وارسطو و افلاطون حکیم بہت نامی تھے۔ ویسا
اس زمانہ میں لقمان کی طرح آپ بھی ہیں۔ اس
کے سامنے سب دوا ہیچ ہے۔ اسکی دفعہ طاعون میں
آدمی صحتیاب ہوئے۔ دو شیشیاں میں نے خرچ کیا ۹۹
اور ۴۸ عورات پر جس میں سے ۱ مرد اور ایک عورت مر گئی
مرد اور ۴۷ عورت اچھی ہوئیں۔ صرف لگانے اور
میں پلانے سے ایک شیشی اور باقی ہے اور خرچ
دہ ہے۔ لہٰذا دو شیشی امرت دھارا کی رعایتی قیمت پر
ریہ ویلیو فوراً روانہ کیجیئے۔ بیمار بہت ہوتے ہیں
شفاخانہ اور حکیم کے پاس بہت کم لوگ آتے ہیں
ایک مرتبہ جانتے ہیں۔ وہ اپنے گاؤں میں کہتا
وہاں کے لوگ برابر آتے ہیں۔ اس وقت آپ کی
ا کا شہرہ ہے"
تم عبدالغفور سوداگر ڈاکخانہ اکبر پور ضلع فیض آباد"

دیوانہ گیدڑ کا زہر عجیب وقوعہ

حضرت آپکی امرت دھارا کا کرشمہ کہاں تک بیان کروں
دھارا اسم بامسمےٰ ہے گویا خدا ایسے بزرگ برتر ظلمات
بذریعہ آپ کے آبحیات کو ہم لوگوں کے واسطے دنیا میں
بجا تا کہ ہم لوگ اس سے بہرہ یاب ہوں۔ یوں تو بہت
مرضوں میں استعمال کیا فوراً فایدہ پایا خصوصاً گل گنڈ اور
ماریں تو بعینہ آب حیات ہے ہیضہ وغیرہ میں اکسیر کا
رکھتا ہے پیچش کے لئے بھی آزمایا بہت ٹھیک اترا
رجناب نے تعجب کی بات ایک یہ ہے کہ ماہ ذیقعد
ا میری والدہ ماجدہ کو گیدڑ ... کاٹ کھایا
ہم لوگ اس کی زیست سے بالکل مایوس ہو گئے

کیونکہ اسیطرح دیوانہ لومڑی کے ڈنگ اور زہر سے
میرا والد ماجد انتقال فرما گیا تھا۔ بایں وجہ ہم لوگ
قایل ہیں کہ یہ زہر لاعلاج ہے۔ مگر آپ کی امرت دھارا
شیشی میرے گھر میں اس وقت موجود تھی۔ پرچہ
ترکیب استعمال دیکھا۔ دیکھ کر کچھ امید ہوا۔ اور
والدہ ماجدہ کو اس کا استعمال کرانے لگا اور زخم
پر مالش کرتا رہا۔ اب بفضلہ تعالےٰ زخم بالکل اچھا
ہے۔ اور والدہ ماجدہ بفضل خدا صحتیاب ہیں اب
کچھ غم کی بات نہیں ہے آپکو آپ کی بنائی ہوئی دوا کا
کرشمہ لکھتا ہوں۔ تاکہ آپ ہم دوا بنے کردہ پر مسرور
اور پبلک بھی واقف کار ہو اور آب حیات سے
فیض یاب ہوتے رہیں۔ اسکو آپ اپنے اخبار
گوہر بار میں جگہ دیویں اور کیا عرض کروں"
راقم:- مولوی ابو عمر محمد عبدالرحیم بن گاؤں

کہتے تھے ہماری اپنی بنائی ہوئی امرت دھارا ہے

"میں نے نمونہ امرت دھارا سردرد کے واسطے ایک
شیشی لی۔ لیکن مجھے صرف شیشی کا ۱/۴ حصہ لگانے سے
صرف ۴ منٹ میں آرام ہو گیا پھر مجھے درد داڑھ
کی بہت سخت ہو رہی تھی۔ میں نے بازار سے بہت
دوائی لگائی اور ایک دو شخص یہ بھی کہتے تھے
کہ یہ امرت دھارا ہے ہم نے اپنی بنائی ہے لیکن
مجھے آرام نہ ہوا۔ میں پنڈت جی کے پاس خود گیا
اور میں نے امرت دھارا لگائی۔ فوراً فایدہ ہوا"
(رسا مین داس صراف کوچہ کٹا سہگل۔ لاہور)

اکثروں نے امرت دھارا کی نقل کی ہے

امرت دھارا کی طرح کل امراض کے دور کرنے میں اپنی
اپنی ایجاد کردہ ادویات کو بڑے بڑے لمبے چوڑے
الفاظ میں ظاہر کیا ہے۔ مگر میں ان سب کا تجربہ
کر چکا ہوں۔ اس شہر کے ... ...

بہت شور سنتے تھے پہلو میں دل کا
جو چیرا تو اک قطرۂ خوں نہ نکلا

راقم :۔ محمد ابراہیم از متھرا :۔

نقل نقل ہے اور اصل اصل ہے

د، مکرم معظم بندہ زاد الطافکم ۔ تسلیمات نیازمندانہ قبول ہو۔ موجب عرض یہ کہ میاد گذشتہ کے بعد پھر اسی عنایت کی خواستگاری کرنی ۔ اگرچہ خلاف تہذیب و برعکس شان سی ہے ۔ مگر ہم آپ کے ہمدردانہ اور رفاہ عام کا جوش مردانہ کو مدنظر رکھ کر میں نے یہ جرات کی ہے کہ آپ کی توجہ کو رعایت کی طرف مبذول کراؤں ۔ بیشک آپ کی دوائی امرت دھارا نے وہ شہرت پائی کہ دوسری دواؤں کو باوجود یہ نصیب نہیں اس کی نقلیں کی گئی ہیں ۔ مگر اصل اصل ہے اور نقل نقل ہے ۔ مشک آنست کہ خود ببوید نہ کہ عطار گوید مقولہ اس پر صادق آتا ہے ۔ امرت دھارا نے وہ کام دکھلایا کہ نقلی جہاں پوری بھی نہ چل سکیں ۔ تاہم اشرے نذار و بیس آپ سے فی اکال بحر امرت دھارا کی بقیمت رعایت کا طالب ہوں بذریعہ وی ۔ پی ارسال فرما کر ممنون کیجئے ۔“
(سید غلام صفدر احمدی مدرس ہاشمی سکول اوڑیسہ ۔ ضلع پوری)

امرت دھارا کا نسخہ کون جانتا ہے

امرت دھارا نے اپنی سریع التاثیری اور خوبیوں کی وجہ سے جب بے شمار نام حاصل کیا ۔ بچہ بچہ اسکے نام سے واقف ہوا ۔ تو اب کون شخص ہے جو امرت دھارا کا نسخہ جاننے والا اپنے آپ کو جتلانا نہیں چاہتا ہے بڑے جج وکیل معززین جو شدیدیوں تو ایک ہی دوائی کو اتنی امراض پر مفید ہونا نہ مانیں ۔ اس شخص کے پیچھے پڑ کر نسخہ معلوم کرنے کی کوشش کرتے ہم نے خود دیکھے جو کہ دیوے کہ اسکو امرت دھارا کا نسخہ آتا ہے

امرت دھارا مشہور دوائی کا نسخہ جاننا ایک فخر ہو گیا ہے

اور جو جو باتیں لوگ اس بات کو سچ ثابت کرنے کے واسطے بناتے ہیں ۔ وہ سب یہاں لکھی بھی نہیں جا سکتی ہیں ۔ ایک دفعہ حضور کے پاس سے اپنے گاہک کے خط کو پڑھ کر تو میں دنگ رہ گیا ۔ وہاں کوئی آدمی ہے وہ کہتا تھا کہ میں امرت دھارا کا نسخہ جانتا ہوں ۔ اس نے کہا کہ پنڈت جی کے سوائے کوئی جان ہی نہیں سکتا ہے ۔ تب اس نے کہا ۔ کہ پنڈت جی سے تو میں نے سیکھا ہے ۔ ایک پنڈت جی یہاں آئے ۔ ہم نے ان کو خوب شراب پلائی ۔ جب وہ بیہوش ہو گئے ۔ تو ہم نے امرت دھارا کا نسخہ دریافت کر لیا ۔ اس حرام خور شخص نے اپنے مطلب کی سدھی کے واسطے

مجھے شرابی بھی بنا دیا

مجھے کئی اس طرح کے خط بھی آتے ہیں کہ ایک سادھو آیا ہے ۔ میں نے ہی امرت دھارا اس کو بتلایا ہے ۔ دوسرا لکھتا ہے ۔ یہاں ایک سادھو ہے وہ کہتا ہے میں نے رپنڈت جی نے امرت دھارا کا نسخہ اکٹھا سیکھا تھا وہ میرے گرو بھائی ہیں میں اب سادھو ہو گیا ہوں کہیں سے خط آتا ہے کہ یہاں ایک دوائی بیچنے والا شخص آیا ہے جو کہتا ہے ۔ میں پنڈت جی کے ہاں دوائی بنانے پر نوکر تھا ۔ اور میں نے نسخہ سیکھ کر نوکری چھوڑ دی ۔ جس ... لکھ ... سے اول دن کلکتہ سے ایک خط آیا کہ وہاں کوئی

مسلمان حکیم ادھر سے گئے ہیں اور وہ کہتے ہیں۔ کہ
مرت دھارا کا نسخہ ہیں نے ہی پنڈت جی کو تبلایا تھا
رضیکہ اس طرح کے کئی خط ہم کو موصول ہو کر
ران کرتے رہتے ہیں۔

بعض لوگ حاسد بھی ہیں

ن کے لیئے یہ بہت دکھ اور رنج کی بات ہے
ایک شخص کیوں بڑھ رہا ہے۔ کل یہ ہمارے
ابر تھا۔ آج یہ اس قدر اونچا ہو گیا ہے۔ یہ
وہ دیکھ نہیں سکتے۔ ان کا کام یہ ہوتا ہے
ہر جگہ جہاں جاویں۔ لوگوں سے یہ کہتے پھریں
امرت دھارا کا یہ نسخہ ہے۔ اخباروں کے
ندر لکھتے رہیں کہ ہم ایک کل امراض پر مفید
نسخہ تبلاتے ہیں۔ قانون کے ڈر سے امرت دھارا
نام نہ لکھا۔ یا لکھ دیا کہ تقریباً ویسا نسخہ ہے
راس طرح اپنے دل کے غبار نکالے۔ میرے
س ایک شخص کا خط موجود ہے۔ جس نے لکھا
یا تو مجھے فلاں نسخہ بتاؤ۔ یا میں ایسی دوائی
نام اخباروں میں لکھتا ہوں۔ میں نے نسخہ
نہیں لکھا اور اس نے کوئی اخبار نہیں چھوڑے

اسمیں امرت دھارا کا نسخہ ہے

وں نے سمجھ لیا کہ کسی کتاب کی بکری کے
سطے اس سے زیادہ اور کیا تعریف ہو سکتی
ہے کہ اس کے اندر امرت دھارا کا نسخہ ہے
یں کتابیں لکھی گئیں اور اشتہار دیئے گئے
راس طرح سے ہزار ہا روپیہ ان لوگوں نے
مولی کتابوں سے اسواسطے کما لیا کہ وہ ظاہر کرتے
تھے کہ اس کے اندر امرت دھارا کا نسخہ ہے۔

اس طوفان بے تمیزی میں مجھے خوشی تو یہ ہے
کہ جو لوگ امرت دھارا کو استعمال کرتے ہیں
انہوں نے ان باتوں پر یقین نہیں کیا۔ اور
امرت دھارا کی بکری آج تک بڑھتی گئی۔ مگر رنج
صرف یہ ہے۔ کہ جن لوگوں نے ان پر اعتبار کیا
ان کو امرت دھارا جیسی عجیب چیز کے وقت
بے وقت استعمال کا موقع نہیں ملتا ہے۔

جتنے نسخے آج تک مشہور ہوئے یا لکھے گئے

وہ سب امرت دھارا کی معمولی سی نقلیں ہیں
کسی نے ایک کسی نے درجنوں کو کافور کے ساتھ
ملا ملا امرت دھارا سمجھ رکھا ہے۔ کیسے یہ اپنے
مفید کام کر سکتی ہے۔ بیشک چھوٹی موٹی امراض
میں اس کا فائدہ ہوتا ہے۔ مگر دیرینہ مزمن امراض
میں یا سخت امراض میں جس نے دیا۔ بھروسہ کیا
دھوکہ کھایا۔ فرق کو دکھلانے کے واسطے ایک
نقل ہم نے بھی بنا رکھی ہے۔ اور اس کو

آب حیات

کے نام سے بارہ آنے (۱۲؍) فی شیشی میں
بیچتے ہیں۔

دوستو سچ جانو کہ امرت دھارا کا نسخہ میرے
سوائے اور کوئی نہیں جانتا ہے۔ یہ ہماری ایجاد ہے
اور ابھی تک ہمارے پاس ہے۔ ایک ہندوستانی
بھائی کی اچھی ایجاد کی قدر کرو۔

دھوکے سے بچو۔ نقل و اصل میں تمیز کرو!!

امرت دھارا اوشدھالیہ میں اور بھی سینکڑوں ادویات تیار رہتی ہیں جو نمائشوں میں اس کارخانہ کی ادویات کو تمغے مل چکے ہیں اور ہزارہا سارٹیفکیٹ موجود ہیں

چند ضروری ادویات موجودہ اوشدھالیہ کے نام مختصر اوصاف و قیمت

اپنی ادویات کی سریع التاثیری اور عمدگی کے بھروسہ پر اول ہی اول نمونہ کے طریق کو ہم نے جاری کیا یعنی بیشتر اس کے کہ آپ دوائی خریدیں۔ اگر آپ پسند فرماویں یا آپ کو کسی قسم کا شک ہو آپ اول اس کا نمونہ منگوا لیں۔ پھر اگر دوائی اپنی تعریف آپ کرے اور منگوا لیں۔ ورنہ صاف ہم کو لکھیں: تاکہ ہم مفید نہ ہونے کی وجہ معلوم کریں۔ نمونہ کے اندر دوائی وہی ہوتی ہے۔ مقدار تھوڑی اور قیمت معمولی ہوتی ہے۔

نوٹ:- یاد رہے کہ وی پی پر ۴ر زائد خرچ کم از کم آ جاتا ہے۔ جن کا آدھ سیر سے کم وزن اور پانچ روپیہ سے کم قیمت ہو ہر کی چیز پر ۴ر اور چار روپیہ کی چیز پر بھی ۴ر زائد وی۔ پی کا خرچ آتا ہے۔

یہ صرف مختصر فہرست ہے دوسری ہر قسم کی ادویات تیار رہتی ہیں۔ نیز مکمل فہرست کبھی تیار نہیں ہو سکتی ہے۔ کیونکہ ہمیشہ نئی نئی ادویات تجربہ ہوتی اور تیار ہوتی رہتی ہیں۔

نام دوائی	بالکل مختصر اوصاف و قیمت ادویات متعلقہ امراض مخصوصہ مردمان اول درج ہوتی ہیں
اکسیر نمبر ۱ دھت باجی کرن اوشدھ	بہت سی مقوی ادویات کا مجموعہ ہے۔ نامردی کی تقریباً تمام حالتوں کو مفید ہے۔ یہ امراض مخصوصہ کے واسطے جنرل دوائی ہے ضعف باہ کے علاوہ امراض بادی بلغمی۔ کھانسی و نزلہ۔ زکام۔ درد کمر درد جوڑ کو مفید ہے۔ جریان۔ سرعت۔ احتلام کو نیز نافع ہے۔ تاثیر معتدل مائل بگرمی ہے۔ قیمت ۴۸ گولی للعہ ۳۲ گولی سے نمونہ ۸ گولی ۸ر خوراک اکثر ایک گولی صبح و شام۔
اکسیر نمبر ۲ لکھشمی ولاس رس	لکھا ہے کہ یہ رس ارجن نے شری کرشن جی مہاراج کو بتایا تھا۔ دودھ کے ساتھ ہمیشہ کھاوے بوڑھا بھی موافق جوان ہو جاوے۔ کام دیو کے سمان ہو جاوے۔ سنپات۔ ذیابیطس۔ بھگندر گلے کی سوجن۔ سنگرہنی پیچش۔ کھانسی۔ زکام۔ بواسیر۔ درد جوڑ۔ درد گلو۔ درد چشم۔ بدبوئے بینی گل گنڈ۔ درد سر کثرت طمث وغیرہ کو مفید ہے۔ بخار یا دیگر امراض کے بعد جو کمزوری کمی باہ جریان وغیرہ ہوتی ہے۔ اس کو خاص طور پر مفید ہے۔ جریان۔ سرعت۔ احتلام کو نافع ہے قیمت ۴۸ گولی للعہ ۳۲ گولی سے نمونہ ۸ گولی ۸ر خوراک اکثر ایک گولی صبح و شام۔
اکسیر نمبر ۱ [illegible]	مقوی باہ ہے ہر جاڑے میں ایک ماہ کھا چھوڑنے سے کبھی طاقت کم نہ ہو گی۔ گئے گذرے بھی قادر ہو جاتے ہیں۔ [illegible] موافق جوان [illegible] ایک گولی صبح و شام قیمت جس میں کستوری ملا ہے ۴۸ گولی للعہ ۳۲ گولی سے نمونہ ۸ گولی ۸ر جس میں کستوری نہیں

نام ادویات	بالکل مختصر اوصاف و قیمت ادویات متعلقہ امراض مخصوصہ مردان اول درجہ ہوتی ہیں
...بر ۱۱	مقوی دل و دماغ۔ جگر و معدہ و مثانہ ہے مفرح قلب ہے۔ سرعت۔ جریان۔ احتلام کو نافع ہے یاقوتی کا کام بھی دیتا ہے۔ طاعون کے دنوں کھانے سے دلی طاقت رہتی ہے اور بڑا فایدہ کرتی ہے مقوی باہ ہے۔ امیروں کے کھانے لایق ہر مزاج کے موافق دوائی ہے۔ اس کا جزو اعظم سونا ہے قیمت ۴۲ گولی عہ ۱۶ گولی عیہ۔ نمونہ ۴ گولی ۱۰ ر
...بر ۱۲ ...باجی کرن	خاص طور پر مریضان سرعت کیواسطے ہیں۔ سہ پہر کو ایک دو گولی دودھ سے کھانے سے امساک ہوتا ہے۔ ہر روز صبح و شام ایک گولی کھانے سے سرعت کی بیماری دور ہوتی ہے اس کے کھانے والے کو کھانسی۔ نزلہ۔ زکام۔ درد کمر وغیرہ بادی و بلغمی نہیں ستاتی ہیں قیمت ۶۰ گولی تین روپے ہے ۲۰ گولی عہ۔ نمونہ ۵ گولی سہ ر
...بر ۱۵ ...ر دھوج	ویدک ادویات میں راج مانا جاتا ہے چندرادوے اس کا جزو اعظم ہے جس کا بنانا از حد مشکل ہے۔ ۴ دن کھانے سے ہی اصلی جوانی آتی ہے منی قابل اولاد دینا تا ہے۔ ویرج کی سب امراض قطعی دور ہوتی ہیں راجہ مہاراجے ہمیشہ اسکو اپنے پاس رکھتے اور اکثر کھاتے ہیں۔ جن کو خریدنے کی طاقت ہے انکو پھر اور ادویات کی ضرورت ہی کیا ہے۔ قیمت ۵۰ روپے فی تولہ۔ فی ماشہ للعہ۔ خوراک معمولی ۴ رتی ہے ہر سال ایک تولہ اسکو کھا چھوڑیں۔ تو عمر طبعی تک سے جاتا ہے
...بر ۱۶ ...کیشور رس	اس میں کشتہ سونا کشتہ چاندی کشتہ مروارید کستوری کشتہ ابرک سیاہ بھیم سینی کپور وغیرہ اشیار شامل ہیں مفرح مقوی و مبہی ہے جریان فوراً دور کرے۔ کثرت احتلام و سرعت کو نافع ہے ویرج پیدا ہوتا ہے۔ گاڑھا ہوتا ہے۔ ہر قسم کا پرمیہہ اور پیشاب کا بار بار آنا دور ہوتا ہے۔ حرارت غریزی رطوبت فضیلہ۔ طاقت منی۔ رنگ۔ سنج اس سے بڑھتا ہے پرانے بخاروں پر بھی دیتے ہیں مقوی دل و دماغ و جگر ہے قیمت ۳۲ گولی للعہ روپیہ۔ نمونہ ۸ گولی عہ ر
...بر ۲۰ ...تھ رس	بوڑھوں کو جوان اور جوانوں کو پہلوان بنانے کے واسطے یہ نسخہ شوجی مہاراج کا تجویز کردہ ہے خوبی یہ ہے کہ تیز نہیں ہے۔ دیرپا اور آہستہ آہستہ فایدہ کرتا ہے۔ ہمیشہ کھانے میں کوئی نقصان نہیں ہے سرعت۔ احتلام۔ جریان کو دور کرتا ہے اور مقوی باہ ہے۔ بمبئی کے ایک ستر سالہ بوڑھے ۲۲ بچوں کے باپ نے مجھے لکھا تھا کہ ایام جوانی سے ہر جاڑے میں ۲ ہفتہ اسکو کھانے کا عادی ہے اور وہ اب تک بھی پوری قوت رکھتا ہے اور اولاد پیدا کرنے کے قابل ہے۔ کھانسی۔ نزلہ۔ زکام۔ دمہ بھس یرقان۔ بدہضمی کو نہایت نافع ہے۔ خون پیدا کرتا۔ مقوی مبہی و ممسک ہے۔ قیمت ۶۴ گولی للعہ ر ۳۲ گولی عہ۔ نمونہ ۸ گولی آٹھ آنے (۸ ر)
...بر ۲۳ ...گھی ہضم	اس کے ایک چاول سے ایک رتی تک حسب مزاج روزانہ کھانے سے دودھ گھی ہضم کرنے کی طاقت دن بدن بڑھتی جاتی ہے سیروں تک نوبت پہونچتی ہے۔ ۴۰ دن کے اندر کافی اثر معلوم ہوتا ہے ۳۰ دن کے اندر سیروں دودھ ہضم ہونے لگتا ہے۔ ان کے استعمال سے تمام امراض بلغمی و بادی کو فایدہ کرتا ہے دودھ گھی ہضم کرنے کی طاقت ہمیشہ کے واسطے بڑھا دیتا ہے۔ قیمت فی تولہ صہ ر پانچ روپے ۳ ماشہ ایک روپیہ چار آنے (عہ ر)

نام ادویات	بالکل مختصر اوصاف و قیمت ادویات متعلقہ امراض مخصوصہ مردمان اول درج ہوتی ہیں
اکسیر ۲۴ حبوب خویش کن	ممسک ہے۔ مریضان سرعت کو جب تک مرض دور نہ ہو کبھی کبھی ضرورت پڑتی ہے۔ سہ پہر کو دودھ کے ساتھ کھاویں۔ بعدہٗ کوئی ترشی یا نمکین چیز نہ کھاویں۔ طاقت بند صحیح ہوگی قیمت ۳۲ گولی دو روپے (للعہ) نمونہ چار گولی چار آنے (۴ر)
اکسیر ۲۷ حبوب اقتدار	المعروف بہ اب کمزور نہ ہوں گے۔ بعد فراغت ایک دو گولیاں کھا لیجئے۔ اداسی دور سستی چکنا چور۔ طاقت بحال۔ سہ پہر کو کھاویں۔ امساک کرے۔ روزانہ دودھ کے ساتھ صبح و شام کھاویں۔ جریان و سرعت کو نافع ہیں۔ قیمت ۶۰ گولی عہ۔ نمونہ ۲ر
اکسیر ۲۸ تیل بال کنگنی	دافع امراض بلغمی و بادی۔ ضعف باہ۔ ضعف دماغ۔ نسیان۔ سرعت۔ درد کمر۔ درد اعضا ہے۔ ہتھیلیوں پر اس کی مالش ضعف بصارت کو مفید ہے۔ امساک کے واسطے ج برتتے ہیں۔ مخلوقوں کو بطور طلا استعمال کراویں۔ رگ و پٹھے طاقتور ہو سکتے ہیں قیمت فی شیشی ۴ ڈرام عہ۔ نمونہ دو آنے (۲ر)
اکسیر ۲۹ دوائی جریان	یہ دوائی جریان کے واسطے خاص طور پر مفید ہے۔ سرعت۔ احتلام کو نافع ہے۔ اور مقو باہ ہے۔ ممسک بھی ہے۔ قیمت ۳۲ گولی للعہ۔ نمونہ ۴ گولی ۴ر
اکسیر ۳۰ سفوف مغلظ	اس سے ویریہ بڑھتا ہے۔ گاڑھا ہوتا ہے اور اس کے بعد قوت باہ بڑھنی شروع ہو ہے۔ جریان۔ احتلام۔ سرعت کو بھی مفید ہے۔ خوراک ۶ ماشہ دودھ کے ساتھ۔ قیمت فی پاؤ دو روپے (للعہ) نمونہ ۵ تولہ ۸ر
اکسیر ۳۱ چندر پربھاوٹی	یہ ایک ویدک نسخہ ہے۔ جو مختلف ناموں سے بڑے بڑے نامی ویدز بیچ رہے ہیں۔ یہ دوائی پیشاب اندری شکر وغیرہ آنے کو مفید ہے۔ دیگر اقسام پرمیہ ذیابیطس کو نیز نافع ہے۔ پتھری کو بھی مفید پڑتی ہے۔ اپھارہ۔ شول۔ بدہضمی۔ ورم خصیہ۔ بھگندر۔ یرقان۔ بواسیر۔ بھگندر۔ ناسور۔ درد دمہ۔ کھانسی۔ نزلہ وغیرہ کو نافع ہے۔ بیج ویریہ کو شدھ کر کے قابل اولاد بناتی ہے۔ خوراک ۲ گو صبح ۲ گولی شام قیمت ۳۲ گولی عہ۔ نمونہ ۸ گولی چار آنے (۴ر)
اکسیر ۳۲ [illegible]	بیج ویریہ کو شدھ کر کے قابل اولاد بناتی ہے۔ جب کوئی خاص وجہ مانع ہوتی نظر نہ آ تو مرد و عورت دونوں کو گائے کے دودھ کے ساتھ کھلانا شروع کریں۔ ایک دو ماہ کھاویں ہر دفعہ بعد فراغت حیض ہم بستر ہوں تو خدا مراد پوری کرے۔ یہ گولیاں مقوی باہ۔ دا جریان۔ احتلام و سرعت پیدا کنندہ خون صالح اعضاء رئیسہ ہیں۔ اور دافع۔ درد درد المفاصل۔ درد گھٹنہ۔ درد بغل۔ درد چھاتی۔ سنگھن باؤ وغیرہ کل امراض بادی و بلغ ہیں نیز ذیابیطس یرقان۔ کمی خون۔ استسقاء (سوجن) جلودھر۔ کٹھودھر۔ چوہے کمی حیض۔ کثرت حیض۔ سوجن فوطہ وغیرہ ہیں بشہد و پانی کے ہمراہ موٹاپے کو دور کر ہیں۔ انگریزی ٹانک ادویات سے اس کا مقابلہ کرو۔ اول دیتے رہے گی۔ خوراک حا طور پر ایک گولی صبح و ایک شام۔ موافق مزاج کم و بیش قیمت ۴۴ گولی چار روپے ۴۴ گولی دو روپے (للعہ) نمونہ ۸ گولی آٹھ آنے ۸ر

نام ادویات	بالکل مختصر اوصاف بمعہ فوائد — امراض مخصوصہ مردمان کے متعلق ادویات درج ہو رہی ہیں
اکسیر ۳۴ الف	جریان کے واسطے یہ لاثانی دوائی ہے۔ کثرت احتلام کو بہت جلد فائدہ کرتی ہے۔ نیز رقت کو بھی نافع ہے۔ کیونکہ منی کو گاڑھا کرنے میں بے مثل ہے۔ قدرتی امساک بڑھاتی ہے خوراک ایک گولی صبح ایک شام قیمت ۳۲ گولی عہ۔ نمونہ ۸ گولی ۸/
اکسیر ۳۴ ب	مندرجہ بالا دوائی کے اندر کیسر کستوری۔ عنبر۔ موتی۔ سلاجیت۔ کشتہ سونا۔ چاندی۔ ابرک و قلعی وغیرہ اور شامل کئے جاتے ہیں۔ تو یہ اکسیر ۳۴ مندرجہ بالا اوصاف میں بھی زیادہ موثر ہونے کے علاوہ مقوی دل و دماغ۔ مثانہ و جگر باہ و معدہ ہو جاتی ہے۔ امیروں کے کھانے کے لائق ہے قیمت ۳۲ گولی صہ/ - ۱۶ گولی ۱۲/ نمونہ ۸ گولی ۱۱
اکسیر ۳۵ لوہ آسو	یہ ایک خاص قسم کا خود ساختہ عرق فولاد ہے۔ جو مقوی باہ ہے۔ پٹھوں کو طاقت دینے میں بے نظیر ہے۔ خون صالح پیدا کرکے کچھ دنوں میں سرخ کر دیتا ہے۔ قوت جسمانی کو بڑھاتا ہے۔ سست پٹھوں کو ابھارتا ہے۔ دردوں وغیرہ اور بادی و بلغمی امراض میں مفید ہے۔ کمی خون۔ سفیدی اور یرقان کو بھی فائدہ مند ہے۔ اس کے کھانے والے کے بال جلد سفید نہیں ہوتے ہیں۔ قیمت عا/ نمونہ ۸/
اکسیر ۳۹	بھی واقع سرعت و رقت۔ دیر کو خوب بڑھاتی ہے۔ اور گاڑھا کرتی ہے۔ دماغ کو تراوت پہنچاتی اور مضبوط کرتی ہے۔ طاقت بدنی کو بڑھاتی ہے۔ سرعت کیلئے خاص طور پر مفید ہے جریان کو بھی نافع ہے۔ لیس دار اشیاء ہونیکے باوجود قابض نہیں ہے اس کے کھانے سے قدرتی طبعی امساک بڑھتا ہے۔ قیمت فی پاؤ عـہ آدھ پاؤ عہ/ چھٹانک ۸/۰
اکسیر ۴۰ دافع احتلام	یہ دوائی خاص طور پر مریضان احتلام کے واسطے ہے۔ دافع جریان و سرعت ہے۔ ممسک بھی ہے کثرت احتلام کی بیماری ایک ماہ کے اندر ہی موقوف ہو جاتی ہے۔ قیمت ۳۲ گولی عہ/ نمونہ ۸ گولی ۱۲/
اکسیر ۴۱ کھٹی ہٹی کرن	جو لوگ کہتے ہیں کہ امساک کی دوائی ان کو فائدہ نہیں کرتی۔ اسکا استعمال کریں ۲ گنا بند صحیح ہوتا ہے۔ اگر روزانہ یہ گولیاں کھائی جاویں۔ تو سرعت دور ہو کر قدرتی امساک پیدا ہوتا ہے جریان۔ احتلام کا بالکل نام نہیں ہوتا ہے۔ مقوی اعضائے رئیسہ ہے۔ مشک۔ سونا چاندی۔ موتی۔ کیسر وغیرہ اس کے اجزا اعلیٰ ہیں۔ قیمت ۳ گولی ۵ روپیہ ۶ گولی پانچ روپیہ۔ ایک گولی ایک روپیہ (عـہ)
اکسیر ۴۳ حب یاقوت شی	سینکڑوں ادویات کے آزمانے کے بعد اس کو نکالا ہے اور ۴۲ سے بھی اس کام میں بہت بڑھ کر ہے۔ قیمت وہی ہے عہ/ فی گولی تیس گولی ۲۵ روپیہ (۲۵ تیس)
گولی پارہ	پارہ کے گلاس میں دودھ پینے سے جو فوائد ہیں۔ وہ اس گولی کو دودھ میں لٹکا کر پینے سے ہیں یہ گولی دودھ میں گھلتی نہیں۔ ایک قسم کی برقی طاقت اس میں پھونک دیتی ہے۔ منہ میں رکھنے سے طاقت بڑھتی ہے امساک ہوتا ہے۔ دودھ پینا پورا اثر اس صورت میں دکھلاتا [illegible] ہے۔ قیمت گولی گلاس عـہ اور گولی خورد [illegible]

نام دوائی	بالکل مختصر اوصاف بمعہ فواید امراض مخصوصہ مردمان کے متعلق ادویات درج ہو رہی ہیں
مومیائی (سلاجیت مصفیٰ)	یونانی میں مومیائی اور سلاجیت میں فرق رکھا ہے۔ مگر ویدک میں جس کو سلاجیت شدہ کہتے ہیں۔ اسی کا نام مومیائی ہے۔ یہ پتھروں کا قدرتی جوہر جب شدہ کر لیا جاتا ہے تو ایک اکسیر چیز ہو جاتی ہے جو کہ دافع جریان منی اور جریان الرحم ہے۔ سوزاک۔ قرحہ۔ سرعت۔ احتلام۔ قروح مثانہ وغیرہ کو مفید ہے اور مقوی باہ ہے اگر بعد از مجامعت کھاویں۔ تو کمزوری فوراً دور ہوتی ہے امراض چھاتی کھانسی سل۔ دق کو بھی نافع ہے۔ چوٹ لگنے پر دینے سے بڑا فایدہ ہوتا ہے ٹوٹی ہڈی کو جوڑتی ہے اس کے علاوہ اور بہت سی امراض میں بھی نافع ہے رسائن ہے قیمت فی تولہ عہ ہے معمولی ۶ ر تولہ بھی ہے اور ایک مومیائی کے اندر کشتہ سونا وغیرہ ملا کر خاص طور سے بناتے ہیں۔ جو بدن کو طاقتور کرنے۔ کل اعضاء کو تقویت دینے۔ خون صالح پیدا کرنے اور امراض چھاتی کو دور کرنے میں سل اور قوت بڑھانے میں بے نظیر ہو جاتی ہے قیمت عنہ ۲۰ روپے تولہ ہے +
اکسیر ۱۴ فلک سیر	اوصاف نام سے ہی ظاہر ہیں۔ اس کے کھانے سے طبیعت میں نشاط اور خوشی آتی ہے۔ مفرح ہے دل و دماغ کو نہایت ہی خوش کن و مقوی اثر ہوتا ہے۔ جریان۔ سرعت احتلام کا قلع قمع ہوتا ہے۔ اگر سہ پہر کو دو تین ماشہ کھا لیویں۔ عجب سرور آتا ہے اور ممسک و ملذذ ہے۔ قیمت پانچ تولہ عہ۔ نمونہ ایک تولہ ۸ر کستوری۔ عنبر۔ یاقوت۔ زمرد۔ موتی۔ سونا۔ چاندی۔ زعفران مفرحیات وغیرہ اس کی بناوٹ میں شامل ہیں +
نام دوائی	مختصر تعریف و قیمت اب کشتہ جات جو امراض مخصوصہ مردمان میں برتے جاتے ہیں لکھتے ہیں۔
اکسیر ۱۸ کشتہ شنگرف	قوت باہ پیدا کرنے میں بے نظیر مانا گیا ہے۔ پٹھوں کو غیر معمولی طاقت بخشتا ہے۔ نامردی کا زبردست علاج ہے۔ عصاء پیری ہے۔ امراض بادی و بلغمی مثلاً فالج۔ لقوہ۔ گنٹھیا۔ دمہ۔ بلغمی۔ کمی ہاضمہ وغیرہ کو اکسیر ہے۔ خون صالح پیدا کر کے چہرہ کو سرخ کرتا ہے۔ قیمت فی تولہ للعہ روپیہ ۳ ماشہ عہ نمونہ ایک ماشہ عہ ر سردیوں میں استعمال کریں۔ درجہ خاص سو روپیہ تولہ ہے۔
اکسیر ۱۹ کشتہ قلعی درجہ اول	یہ سوا سو پٹھ سے اول صاف کیا جاتا ہے۔ پھر کشتہ کیا جاتا ہے کشتہ چاندی بھی اس کے سامنے کچھ نہیں۔ جریان۔ پرمیہہ۔ سوزاک و قرحہ کو نافع ہے اور مقوی باہ ہے۔ مرد کو نہنگ اور گھوڑے کو تنگ اس کے واسطے صادق ہے قیمت فی تولہ للعہ روپیہ۔ ۶ ماشہ عہ روپیہ اور نمونہ ۱۰ ماشہ عہ ر خوراک ایک رتی +
کشتہ قلعی معمولی	قلعی کو عام طور پر صاف کر کے بنایا جاتا ہے اوصاف تقریباً وہی ہیں جو اوپر بیان ہوئے۔ مگر تاثیر ذرا دیر میں۔ قیمت عہ فی تولہ۔ ۳ ماشہ ۸ر +
اکسیر ۲۵ کشتہ ترو ماتہ	یہ قلعی سیسہ و جست کا اکٹھا نہایت خوبصورت زرد رنگ کا کشتہ ہے جو جریان و جریان الرحم کو دور کرنے بیرج کو گاڑھا کر کے قدرتی امساک پیدا کرتے ہیں عجیب چیز ہے قیمت للعہ فی تولہ عہ ۶ ماشہ اور نمونہ ۱۰ ر ماشہ ۸ر +
اکسیر ۲۶	مقوی اعضائے رئیسہ ہے دل و دماغ۔ جگر۔ گردہ۔ مثانہ۔ اعضائے تناسل سب کو قوت عظیم بخشتا ہے ... حرارت غریزی کا محافظ ہے ۳ ماشہ

نام دوائی	مختصر تعریف وقیمت ہر کشتہ جات جو امراض مخصوصہ مردمان میں برتے جاتے ہیں لکھتے ہیں ۔
	بھی اگر ایک دفعہ کھالو ۔ سالہا سال کی ضائع شدہ طاقت عود کرے ۔ جریان ۔ سرعت ۔ احتلام رذیابیطس ۔ ضعف باہ ۔ نسیان ۔ کمزوری دل سب دور ہوں ۔ قیمت فی تولہ ۵۰ روپیہ ۳ ماشہ ۲۰ روپیہ ۔ ۱ ماشہ ۵ ۔ نمونہ ۴ رتی ۱ ۔
کشتہ سونا درجہ دوم	اوصاف وہی ہیں مگر ویسا سریع التاثیر نہیں ہے ۔ قیمت فی تولہ ۲۵ روپیہ ۳ ماشہ ۲۰ ۱ ماشہ ۵ ۔ ۴ رتی ۔
کشتہ مرجان	گرم مزاج مریض جریان وغیرہ کو دیا جاتا ہے سستی مگر بڑی عمدہ دوائی ہے درد سر دائمی نسیان نزلہ ۔ زکام وسل کو نافع ہے ۔ گرمی مثانہ کو دور کرتا ہے ۔ جلن پیشاب کو بھی نافع ہے قیمت فی تولہ آٹھ آنے (۸) ۶ ماشہ ۴ ۔
کشتہ سنکھیا درجہ خاص	یہ کشتہ سنکھیا خاص طور پر قوت باہ کے واسطے تیار کیا گیا ہے ۔ ۴ دن کے اندر کافی قوت آتی ہے اور ۴ دن کے اندر تو غضب ہی ہوتا ہے ۔ اس علاوہ تمام بادی بلغمی امراض کو اکسیر اعظم عصاء پیر ہے ۔ بوڑھے کو جوان بناتا ہے ۔ قیمت ۳ ماشہ ۔ فی ماشہ روپیہ نمونہ ۲ رتی ۔ خوراک ایک خشخاش سے ایک چاول تک ہے ۔
کشتہ سنکھیا	امراض بادی وبلغمی ۔ گنٹھیا ۔ فالج ۔ لقوہ ۔ دمہ ۔ کھانسی بلغمی ۔ درد کمر ۔ بوڑھوں کی بلغم وغیرہ کو نافع ہے اور مقوی باہ ہے ۔ قیمت فی تولہ ۶ ماشہ ۱ ماشہ ۔
کشتہ چاندی	جریان ۔ احتلام ۔ سرعت ۔ ضعف معدہ ضعف باہ کو نافع ہے ۔ ذیابیطس دھڑکن دل کو مفید ہے ۔ قیمت فی تولہ روپیہ ۔ ۳ ماشہ ۔ نمونہ ۱ ماشہ ۔
کشتہ فولاد شنگرفی	یہ کشتہ فولاد شنگرف کے ملاپ سے کیا جاتا ہے ۔ امراض منی مثل سرعت ۔ رقت ۔ جریان کو دور کرکے قوت باہ کو بڑھاتا ہے ۔ خون صالح پیدا کرتا ہے ۔ اور مقوی جگر ہے ۔ سفید رنگت کو دور کرتا ہے ۔ قیمت فی تولہ ۔ ۳ ماشہ ۔
کشتہ فولاد درجہ خاص	یہ کشتہ اصلی فولاد کا بڑی محنت سے ۲ سال کے اندر تیار ہوتا ہے ۔ ۴ خوراک میں نامرد کو مرد کرنے کی قوت رکھتا ہے ۔ بوڑھے از کار رفتہ بھی اس کو کھانے کے بعد اولاد پیدا کرنے کے قابل ہوئے ۔ ۳ ماہ کھا کر طاقت برداشت کرنا مشکل ہوتا ہے ۔ ہمیشہ تیار نہیں رہتا ہے کیونکہ ایک بار بک جانے سے پھر دیر میں تیار ہوتا ہے ۔ قیمت فی تولہ ۲۰ ۔ ۳ ماشہ ۵ اور ۱ ماشہ ۲ ہے
کشتہ فولاد درجہ اوّل	یہ اصلی فولاد کشتہ بھی کئی مہینوں میں تیار ہوتا ہے ۔ بڑا مقوی باہ ہے ۔ خون صالح پیدا کرکے چہرہ کو چند دنوں میں سرخ کردیتا ہے ۔ مقوی اعضاء رئیسہ ہے ۔ اور دافع امراض منی ہے ۔ نامرد کو مرد بناتا ہے ۔ قیمت فی تولہ پانچ روپے (۵) ۶ ماشہ ۔ ۱ ماشہ ۱۰ ۔
کشتہ فولاد	ضعف باہ ۔ جریان ۔ سرعت وغیرہ کو نافع ہے اور مقوی جگر ہے ۔ قیمت فی تولہ ۔ ۳ ماشہ ۱ ۔

نام دوائی	مختصر التعریف و قیمت — کشتہ جات جو امراض مخصوصہ مردان میں برتے جاتے ہیں یہاں لکھتے ہیں۔
کشتہ پوست بیضہ مرغ	جریان و سیلان الرحم کو دور کرتا ہے۔ سرعت احتلام کو نیز نافع ہے۔ بہت اعلےٰ مقوی باہ ہے۔ قیمت فی تولہ [illegible] روپیہ ۶ ماشہ (۶) ۱۰ ماشہ چھ آنے (۶)
کشتہ منور (خبث الحدید)	امراض جگر۔ یرقان۔ [illegible]۔ زردی رنگت انیمیا (سفیدی رنگت) سوجن استسقاء و کمزوری مثانہ کو نافع ہے۔ اور ایسے واسطے سرعت انزال کو جبکہ قوت ماسکہ کی کمی سے ہو۔ بہت مفید ہے۔ قیمت ڈیڑھ روپیہ (۱۸) فی تولہ ۴ ماشہ [illegible]
کشتہ سیسہ درجہ اول	یہ زرد رنگ کا کشتہ سیسہ اکسیر ہے۔ مقوی باہ ہے اور تمام امراض منی کو نافع ہے۔ نیز سوزاک و قرحہ کو بھی مفید ہے۔ اور انوپان مناسب تمام امراض میں دیا جاتا ہے۔ امراض بلغم کھانسی سنگرہنی [illegible] کو دور کرے۔ کام دیو کو بڑھاوے۔ قیمت فی تولہ [illegible] روپیہ ۳ ماشہ [illegible] ۱ ماشہ [illegible]
کشتہ سیسہ	سوزاک کے واسطے مفید ہے۔ اور قرحہ کو نافع ہے۔ قیمت فی تولہ ایک روپیہ آٹھ آنہ (۱۸) ۳ ماشہ چھ آنہ (۶)
کشتہ قلعی و پارہ مرکب	قوت باہ کو نافع ہے۔ جریان۔ سرعت و احتلام کو نافع ہے۔ ۲۰ قسم کا پرمیہہ۔ ذیابیطس کو دور کرتا ہے۔ قرحہ کو بھی مفید ہے۔ قیمت فی تولہ [illegible] روپیہ ۳ ماشہ [illegible] ۱ ماشہ ([illegible])
کشتہ تانبہ	مقوی باہ ہے۔ امراض بات و بلغم کا قلع قمع کرتا ہے۔ چھولہ وغیرہ کو دور کرتا ہے۔ جلودر وغیرہ کو نیز نافع ہے۔ قیمت برنگ سفید [illegible] روپیہ تولہ۔ ۳ ماشہ [illegible] ۱ ماشہ [illegible] ہے۔ اور برنگ سیاہ [illegible] تولہ اور ۳ ماشہ [illegible] ہے۔
کشتہ موتی (مروارید ناسفتہ)	مقوی اعضاء رئیسہ دل۔ دماغ جگر۔ دافع سرعت۔ احتلام جریان ہے۔ قیمت فی تولہ [illegible] روپیہ ۳ ماشہ [illegible] ۱ رتی [illegible]
رس سندھور	ویدک کی مشہور دوائی ہے۔ جو رسائن ہے۔ اور مقوی باہ ہے۔ اس کی بڑی ہی تعریف گرنتھوں میں لکھی ہے۔ دبھو کشت پارہ سے تیار کردہ کی قیمت [illegible] روپیہ تولہ ہے۔ اور صاف پارہ سے تیار کردہ کی قیمت [illegible] روپیہ تولہ ہے۔ شنگرف سے نکالا ہوا پارہ سے تیار کردہ قیمت [illegible] روپیہ تولہ ہے۔
چندرودے	یہ ایک قسم کا رس سندھور مرکب با سونا ہوتا ہے۔ تمام ادویات کا راجہ ہے۔ نہ صرف باہ کے متعلق کل امراض کا علاج ہے۔ بلکہ بدرقہ مناسب ہر بیماری میں برتا جاتا ہے کئی گھرانے اس نے آباد کئے ہیں۔ دبھو کشت پارہ سے تیار کردہ قیمت سو روپیہ تولہ۔ شدھ پارہ سے تیار کردہ قیمت [illegible] روپیہ تولہ ہے۔

نوٹ: ایک ایک کشتہ کئی قسم سے تیار کیا جاتا ہے۔ بعض بعض ۲۰-۳۰ طرح کے تیار ہیں۔ چند عام کے نام دے دیئے ہیں۔ اب دیگر کشتہ جات کے نام و اوصاف بھی یہاں ہی لکھ دیتے ہیں۔

نام دوائی	مختصر التعریف و قیمت — کشتہ جات جو عام امراض میں برتے جاتے ہیں۔
کشتہ ابرک سیاہ	تمام قسم کے بخاروں کے لئے اکسیر ہے۔ برنگ سرخ قیمت فی تولہ پانچ روپیہ (۵)
کشتہ ابرک سفید	بخاروں کے واسطے مفید ہے [illegible]
کشتہ گودنتی ہڑتال	تمام بخاروں کو مفید ہے بچہ سے لیکر بوڑھے تک استعمال کر سکتا ہے۔ قیمت فی تولہ آٹھ آنے (۸)

نام دوائی	مختصر تعریف و قیمت — کشتہ جات جو عام امراض میں برتنے جاتے ہیں +
کشتہ سرمہ سفید	امراض گردہ پر مفید ہے۔ قیمت آٹھ آنے (۸/) فی تولہ۔ ۳ ماشہ ۲/ +
کشتہ سنگجراحت	کھانسی سل۔ تپ۔ سوزاک اور امراض صفراوی میں مفید ہے۔ قیمت فی تولہ ۸/ ۳ ماشہ ۲/
کشتہ سنگ یشب	امراض دل اور خفقان اور دھڑکن کو دور کرتا ہے۔ قیمت فی تولہ عہ/ ۳ ماشہ ۶/ +
کشتہ جست	بطور سرمہ پانی جانا۔ دھند۔ غبار کو اور درد مفاصل۔ سرعت ..... کھانسی وغیرہ کو مفید ہے قیمت فی تولہ ایک روپیہ (عہ/) +
کشتہ صدف مروارید دوائی	سوزاک کے لئے بے نظیر ہے۔ قوت باہ کو بڑھاتا ہے۔ وسلو کھانسی کو دور کرتا ہے۔ قیمت فی تولہ ایک روپیہ آٹھ آنے (عہ/) ۳ ماشہ ۶/ +
کشتہ پارہ سنگھیا	تمام اقسام دردوں۔ درد مفاصل۔ ذات الجنب۔ ذات الریہ۔ درد گھٹنہ۔ نقرس وغیرہ کو نافع ہے قیمت فی تولہ ایک روپیہ آٹھ آنہ (عہ/) ۳ ماشہ ۶/ +
کشتہ سنگ یہود	امراض گردہ و مثانہ کو مفید ہے۔ پتھری کو دور کرتا ہے۔ درد گردہ کو نافع ہے۔ نیز سوزاک کو بھی مفید ہے۔ قیمت فی تولہ ایک روپیہ آٹھ آنے (عہ/) ۳ ماشہ ۶/ +
کشتہ زہر مہرہ خطائی	زہروں کو دور کرتا ہے۔ امراض گرمی میں برتا جاتا ہے۔ دل کو تقویت دیتا ہے۔ اور بہت سی امراض کو مفید ہے۔ قیمت فی تولہ آٹھ آنے (۸/) ۳ ماشہ ۲/ +
کشتہ عقیق	تپ کہنہ۔ حرارت جگر و دل۔ دھڑکن۔ ضعف اعضائے رئیسہ۔ درد گردہ و مثانہ۔ ذیابیطس اور ضعف باہ کو مفید ہے قیمت فی تولہ دو روپے۔ درجہ اول عہ تولہ +
کشتہ ترہ ہاتہ سنکھیا وار چکنا ور سکپور	وجع للمفاصل۔ آتشک۔ فالج۔ لقوہ وغیرہ کل امراض بادی بلغم کو دور کرتا ہے۔ نیز مقوی باہ ہے۔ قیمت فی تولہ دس روپے (عہ) +
گندھک مصفےٰ	امراض جلدی پھوڑا پھنسی وغیرہ کو مفید ہے۔ قیمت فی تولہ ۸/ +
شنگرف سے نکالا ہوا پارہ	جہاں مصفےٰ پارہ ڈالنا ہو۔ اس کو ڈال سکتے ہو۔ قیمت فی تولہ ایک روپیہ (عہ/) +
گندھک و پارہ مصفےٰ کی کجلی	رسوں میں بھی ڈالی جاتی ہے۔ قیمت فی تولہ ایک روپیہ (عہ/) +
کشتہ ہڑتال ورقی	تمام امراض کو بدرقہ مناسب دور کرتا ہے خاص طور پر امراض فساد خون۔ آتشک بلحاظ ہر قسم امراض منی کو نافع ہے۔ قیمت فی تولہ برنگ سفید (عہ/) پانچ روپے +
کشتہ سنکھیا زرد	ازحد مقوی ہے۔ بال جلدی سفید نہیں ہوتے۔ اور اس کی مداومت جوانی میں سفید شدہ بالوں کو پھر سیاہ کرتی ہے۔ قیمت فی تولہ عہ روپیہ ۳ ماشہ عہ روپیہ +
نام دوائی	مختصر اوصاف معہ قیمت (اب طلاء متعلقہ امراض مخصوصہ مردمان درج ہوتے ہیں۔
طلاء نمبر ۱	کچھ خوشبودار ہے۔ بوڑھوں کو بھی قادر بناتا ہے۔ بوڑھوں کو خاص طور پر مفید ہے۔ مجلوقوں کو اور جو شوقیہ طاقت بڑھانا چاہیں۔ یہ طلاء مفید ہے۔ بچوں کو طاقت دیتا ہے۔ قیمت ۴ درام پانچ روپے ..... ایک

نام دوائی	مختصر اوصاف معہ قیمت (اب طلاء و متعلقہ امراض مخصوصہ مردان درج ہوتے ہیں۔)
طلاء ۲	یہ وہی ہے۔ جو امراض مخصوصہ مردان کی اکسیر ثابت ہے اور جوڑوں پر مالش کرنے سے درد بند کرتا ہے۔ اور مفلوجوں کو بلا او پار کے پورا فائدہ دیتا ہے۔ قیمت ۲ ڈرام عہ رنمونہ ۴ر آنہ
طلاء ۳	مفلوجوں کو خاص طور پر مفید ہے۔ معمولی حالتوں میں بہت نفع بخشتا ہے قیمت ۴ ڈرام ایک روپیہ (عہ ر) نمونہ ۲ر آنہ
طلاء ۴ طلاء مومیائی سلیمانی	یہ بڑا سخت ہے۔ چمڑے کا ایک پرت اتار دیتا ہے۔ اگر مفلوجوں کے رگ پٹھوں کو بہت جلد درست کرتا ہے۔ ۴ دن کے استعمال سے کافی طاقت آتی ہے۔ بشرطیکہ کوئی کھانے کی دوائی بھی اچھی ساتھ ہو۔ کیونکہ طلاؤں کے استعمال کے ساتھ مقوی دوائی کا ہونا ضروری ہے مایوس العلاجوں کو بھی اس طلاء سے فائدہ ہوا ہے سستی۔ کجی کو دور کرکے پوری طاقت بخشتا ہے۔ قیمت ۲ ڈرام تین روپے (سے ۳) نمونہ ۱۲ر آنے
طلاء ۵ درازی	اس کے لگانے سے درازی و فربہی ہوتی ہے۔ قیمت چار روپے (للعہ ر) نصف عہ روپے نمونہ آٹھ آنے (۸ر)
طلاء ۶ ضماد تیزی	ضرورت سے ایک گھنٹہ قبل ½ ماشہ لگایا جاتا ہے۔ طاقت کھل ہوتی ہے۔ ملذذ بھی ہے جس نے ایک بار بھی آزمایا۔ حیران ہوا۔ قیمت عہ ر تولہ۔ ۶ ماشہ عہ۔ نمونہ ۱ ماشہ ۸ر آنہ
طلاء ۸ ملذذ شاہان	تعریف اس کی کیا کریں۔ جس نے ایک بار آزمایا۔ اس کے لئے بے تاب ہوا۔ از حد ملذذ۔ از حد خوشبودار جہاں ہو مہک جاوے۔ ایک چاول کافی ہے۔ قیمت فی تولہ بارہ روپے (للعہ) تین ماشہ چار روپے (للعہ) اور نمونہ ایک ماشہ قیمت ایک روپیہ دو آنے (عہ۲ر)
طلاء ۹ ملذذ	بہت ملذذ ہے۔ طرفین کو مفید ہے۔ سچی خوشی کا باعث ہے۔ منزل ہے۔ قیمت ۲۲ گولی عہ۔ ۱۶ گولی عہ ر۔ نمونہ ۴ر
طلاء ۱۰ مقوی و ممسک	یہ ضماد نہ صرف مقوی باہ ہے۔ اور درازی و موٹاپا بخشتا ہے۔ بلکہ ممسک بھی ہے۔ جو لوگ دوائی بند پرہیز کھانا پسند نہیں کرتے۔ ان کے کام کی چیز ہے۔ قیمت ایک روپیہ نمونہ چار آنہ۔

نام دوائی	مختصر اوصاف معہ قیمت (اب عورتوں و بچوں کی ادویات درج ہوتی ہے۔)
پرورانتک لوہ	کسی قسم کا پر درد کثرت حیض یا استحاضہ ہو) سرخ پیلا۔ سفید۔ اس سے دور ہوتا ہے۔ درد کمر۔ سوم روگ وغیرہ کو نافع ہے۔ حیض کی بے قاعدگی دور ہوتی ہے۔ قیمت ۲۴ گولی عہ روپیہ نمونہ ۴ر
عرق مدر حیض	حیض کا کم آنا۔ یا نہ آنا۔ یا درد سے آنا۔ اور ان سے پیدا شدہ کل امراض کو دور کرکے حیض کو کھولتی صاف کرتی اور طاقت بخشتی ہے عورتوں کے واسطے ٹانک دوائی ہے۔ قیمت ۴ اونس عہ نمونہ اونس ۸ر
دوائی جریان الرحم	عورتوں کو جو سفید پانی جاتا ہے جس کو لیکوریا۔ شویت پردہ۔ جریان الرحم۔ سیلان رطوبت رحم وغیرہ کہتے ہیں [illegible] اجاتا ہے۔ قیمت ۴ خوراک دو روپے (عہ) نمونہ خوراک بارہ آنے [illegible]

نام دوائی	مختصر اوصاف و قیمت (اس صفحے پر عورتوں و بچوں کے متعلق ادویات کا ذکر ہے)
گربھ چنتامنی	حاملہ عورات کی تمام امراض بخار۔ کھانسی۔ بدہضمی۔ سوجن۔ جی متلانا۔ قے۔ اسہال۔ درد پیٹ سوزی وغیرہ کو مفید ہے۔ حاملہ کی کوئی بھی بیماری ہو۔ اس سے فائدہ ہوتا ہے۔ یاد رہے۔ کہ حالت حمل کی قے کے واسطے بھی امرت دھارا مفید ہے۔ قیمت ۳۲ گولی عہ۔ نمونہ ۴ گولی ۴ر +
[illegible]	جن عورتوں کو اسقاط حمل ہو جاتا ہے۔ ان کو جب حمل کا پتہ لگے۔ اسی وقت اس دوائی کو شروع کرکے اوّل تو کل زمانہ حمل تک ورنہ اس ماہ کے اخیر تک جس میں گرتا ہے۔ اس دوائی کو کھانا چاہیئے۔ اکسیر دوائی ہے۔ نہ صرف حفاظت حمل کرتی ہے۔ بلکہ بعدہ زچہ و بچہ کو کئی امراض سے محفوظ رکھتی ہے۔ قیمت فی پاؤ للعہ روپے آدھ پاؤ پانچ روپے اس سے کم منگوانے کا فایدہ نہیں ہے +
نعمت عظمےٰ (میٹھا پھل) (حیرت انگیز ایجاد)	یہ ایک عجیب دنیا کو حیرت میں ڈالنے والی دوائی ہے۔ جب حمل ہو جاوے۔ تو ۲ ماہ کے بعد تیسرے مہینے جبکہ اعضا بنتے ہیں۔ اس کو صرف ایک دن ۲ گولی کو ہی دودھ سے کھلایا جاتا ہی ناقابل بیان طاقت سے یہ ایسا کرتی ہے۔ کہ لڑکا ہی پیدا ہوتا ہے۔ چاہے حمل کے اندر لڑکی ہو یا لڑکا۔ جن کے ہاں لڑکیاں ہی لڑکیاں پیدا ہوتی ہیں۔ ان کے واسطے خاص طور پر نعمت خداداد ہے۔ اقرار اس کے ساتھ یہ ہوتا ہے۔ کہ اگر لڑکی پیدا ہو تو قیمت واپس کر دی جاویگی۔ یہ اقرار اس واسطے ہے۔ کہ نئی بات ہونے سے کئی لوگ یقین نہیں کرتے یا دس روپے خرچنے سے جھجکتے ہیں۔ قیمت دس روپے (للعہ) +
اٹھرا کی دوائی (برہم پُتر رس)	بعض عورتوں کی اولاد ہو ہو کر مر جاتی ہے۔ جس کو اٹھرا یا سوکھیا مسان کی مرض کہتے ہیں حمل ہو جانے سے لیکر تمام حالت حمل میں اور چند ماہ بعد تک ان گولیوں کو کھلایا جاتا ہے۔ اور ایشور کے فضل سے بچہ زندہ رہتا ہے۔ قیمت سات سو گولی للعہ روپے +
دایہ لائق	یہ دوائی جننے کے وقت دینے سے عورت بچہ بآسانی جنتی ہے۔ خون کم حسب ضرورت ہی جاری ہوتا ہے۔ اور وضع حمل کے بعد ہونیوالی امراض دور ہوتی ہیں قیمت ۱۲ر نمونہ ۸ر +
سکھ جنائی	اس دوائی کے صرف کمر پر باندھنے سے بچہ بآسانی پیدا ہوتا ہے۔ قیمت عہ رجو ایک بار کو کافی ہے +
گود بھری	جبکہ مرد کی منی ٹھیک ہو یہ گولیاں عورت کو کھلائی جاتی ہیں۔ اوّل تو پہلے ہی مہینے ورنہ حد ۴ ماہ کے اندر ایشور کی کرپا سے حمل ٹھہر جاتا ہے۔ قیمت ۵ر +
چورن امراض بچگان	بچوں کی اکثر امراض مثل۔ بدہضمی۔ دست۔ بخار۔ کھانسی وغیرہ کو مفید ہے۔ ہر بچوں والے گھر میں رکھنا چاہیئے۔ قیمت آٹھ آنے (۸ر) نمونہ دو آنے (۲ر) +
دوائی ڈبہ اطفال	ڈبہ اطفال یعنی بچوں کی پسلی روک کیواسطے یہ دوائی اکسیر ہے۔ قیمت فی تولہ پانچ روپے ۲ ماشہ ایک روپیہ (عہ ر) +
اکسیر بچگان	یہ بچوں کے واسطے ٹانک دوائی ہے۔ بدہضمی۔ قبض۔ سوکھا پن۔ ہرے پیلے دستوں کا آنا۔ بخار

نام دوائی	مختصر اوصاف و قیمت — اب بھی ادویات متعلقہ بچگان کا ذکر ہے ۔
"	دور ہو سکتے ہیں ۔ قیمت ۹۶ گولی عہ نمونہ ۸ گولی ۲/
پھولپھلو (عجیب دوائی)	یہ سوکھیا مسان کی عجیب دوائی ہے ۔ جس کو صرف کمر پر مَلا جاتا ہے اور وہاں سے باریک باریک کرم نکلتے ہیں ۔ جو اسی مرض کا باعث ہوتے ہیں ۔ تین دن کے اندر کل کرم نکل جاتے ہیں ۔ اور وہ بچہ جو دن بدن سوکھ رہا تھا ۔ اور ہڈیاں نظر آتی تھیں ۔ اب تر و تازہ ہونا شروع ہوتا ہے ۔ قیمت امراء سے سو روپیہ ۔ عوام سے پانچ روپیہ (عہ) غرباء سے ۔۔

نام دوائی	مختصر اوصاف مع قیمت — اب مختلف امراض کی ادویات اور اپنی پیٹنٹ ادویات کو درج کرتے ہیں
دوائی آتشک	آتشک سخت مرض ہے ۔ جو کہ اگر بے پرواہی کی جاوے ۔ پشتوں تک پیچھا نہیں چھوڑتی ۔ آتشک نر و مادہ دو قسم کا ہوتا ہے ۔ نر میں زخم سخت صرف عضو تناسل پر ہوتے ہیں ۔ مادین میں خون پر اثر چلا جاتا ہے ۔ اور بدن پر پھوٹ پڑتا ہے ۔ اس کا پہلا زخم معمولی ہوتا ہے ۔ اس کے تین درجے ہیں ۔ درجہ اول میں زخم صرف عضو پر ہوتا ہے ۔ درجہ دوم میں بدن پر سیاہ داغ پھنسیاں تانبے کے رنگ کی اور چھوٹے چھوٹے زخم نکلتے ہیں ۔ اور درجہ سوم میں ہڈ تک اثر چلا جاتا ہے ۔ بڑے بڑے زخم کوڑھیوں کی طرح ہوتے ہیں ۔ آتشک کے واسطے کئی ادویات تیار رہتی ہیں ۔ عام طور پر یہ ہیں ۔ جو حالات آنے پر خود تجویز کر کے بھیج دیتے ہیں ۔ دوائی آتشک نمبر ۲ یہ دوائی آتشک کے تینوں درجوں مادین و نر کے واسطے مفید ہے ۔ موروثی آتشک کے واسطے بھی نافع ہے ۔ قیمت للعہ روپیہ ۔ نصف عہ ۔ دوائی آتشک نمبر ۴ نر آتشک کے واسطے اور نئے مادین و نر کے واسطے اکسیر ہے ۔ بالکل بے ضرر گولیاں ہیں ۔ جو معمولی بازاری ادویات سے بنی ہیں ۲ گولی صبح ۲ شام باسی پانی سے قیمت ۱۲۰ گولیاں للعہ ۹۶ گولی عہ ۔ دوائی آتشک نمبر ۶ اکثر ۱۵ دن میں آرام آتا ہے ۔ دونو قسم آتشک درجہ اول میں اکسیر و بے نظیر ہے ۔ قیمت ۲۰ گولی للعہ ۱۴ گولی عہ ۔ دوائی آتشک نمبر ۸ یہ دوائی بھی ہر قسم آتشک کو خاص کر آتشک درجہ اول و سوم کو اکسیر ہے ۔ قیمت ۲۸ گولی للعہ ۱۴ گولی عہ ۔ دوائی آتشک نمبر ۱۳ آتشک نر و مادین کو ۱۴ دن میں آرام کرتی ہے ۔ درجہ اول کو اکسیر اور درجہ دوم میں بھی مفید ہے ۔ قیمت للعہ ۔ عہ ۔ دوائی آتشک نمبر ۱۴ ۴ دن کے اندر آرام آتا ہے ۔ صرف ایک بوٹی ہے ۔ قیمت ۴۰ گولی للعہ ۲۰ گولی عہ ۔ دوائی آتشک نمبر ۱۵ دھوم پان یہ ٹکیہ ہیں ۔ دن میں تین بار چلم میں رکھ کر بطور حقہ ۳ دن پینے سے آتشک نر و مادین درجہ اول کے خواہ کیسے سخت زخم ہوں

نام دوائی	مختصر اوصاف و قیمت ـ اب مختلف امراض کی ادویات اور اپنی پیٹنٹ ادویات کو درج کرتے ہیں
آتشک	کوئی ہو اس کے پینے سے خشک ہو جاتا ہے۔ سخت ضرور ہے مگر عجیب دوائی ہے نازک مریضوں کو استعمال نہیں کرنی چاہئے۔ آرام تین دن میں ہی آتا ہے۔ قیمت ۵ ٹکیہ دو روپے (عـ)
	دوائی آتشک ۱۶ (جلاب آتشک) جبکہ آتشک پرانا ہو چکا ہو یا ایسی سخت قسم کا ہو۔ کہ ادویات سے آرام نہ آتا ہو تو اول جلاب لینا مناسب ہوتا ہے۔ یہ دوائی عام طور ۳ ماشہ یا حد ۶ ماشہ کھلائی جاتی ہے۔ جس سے مناسب جلاب ہو کر زہر آتشک خارج ہو جاتا ہے۔ جن کو اسوج۔ کتک یا چیت۔ پھگن میں آتشک کے پھوٹنے کا خطرہ ہو وہ اس موسم کے شروع میں یہ جلاب لے لیں۔ قیمت ۶ ماشہ ایک روپیہ (عـہ)
	دوائی آتشک ۱۵ واسطے درجہ دوم سوم کے۔ یہ دوائی قروح آتشک مزمنہ۔ زخم ہائے درجہ دوم و سوم۔ پھوڑا پھنسی۔ داغ وغیرہ کو مفید ہے۔ سوراخ تالو کو نافع ہے ناسور کو مفید ہے قیمت ۴۸ گولی للعہ روپیہ۔ ۳۲ گولی عـہ دو روپے ۵
	دوائی آتشک ۱۷ ـ رکمت دکار دیکھیں۔ یہ بھی ایک قسم آتشک کے واسطے جلاب ہے اور ایسا مفید ہے کہ جذام تک کو مفید ہے علاوہ ۱۶ کی طرح ایک ہی دن میں نہیں کھلایا جاتا اسکو تمام دوائی کی طرح بطور دوائی کے کھلایا جاتا ہے جس سے ایک دو دست روزانہ ہوتے رہتے ہیں اور سترہ روز تک تمام زہر خارج ہو جاتا ہے قیمت ۱۲ ماشہ دو روپے (عـہ)
کشتہ جات جو آتشک کو مفید ہیں یہ ہیں۔ کشتہ جات ... [illegible] ... کشتہ سنکھیا۔ دار چکنا۔ رسکپور ملا ہوا ... [illegible] ... کشتہ پارہ ... [illegible] ... وغیرہ	
سارسارشٹ مرکب	مندرجہ بالا اوصاف کے علاوہ آتشک درجہ دوم و سوم پر زیادہ مفید کرنے کے واسطے اسکو مرکب کیا جاتا ہے۔ آتشک کا زہر سرایت کر جانے سے جب کوئی نہ کوئی مرض ہوتی رہتی ہے۔ پھوڑا پھنسی۔ داغ وغیرہ نکلتے رہتے ہیں۔ تو اس کو استعمال کرنا چاہئے۔ خنازیر اور گنٹھیا اور آتشک کی دردوں کو بھی دفع کرتی ہے۔ قیمت فی شیشی ۱۲ اونس عـہ۔ نمونہ ۶/ +
[illegible]	تمام جسم گل ہی کیوں نہ گیا ہو۔ اس دوائی کے استعمال سے کندن بنتا ہے۔ جذام تک کو مفید ہے جسم کے گھاؤ۔ زخم آتشک کے زخم بھی اس سے صاف ہوتے ہیں جن کے جسم بہت خراب ہو گئے ہیں۔ ان کو دی جاتی ہے ۴۰ دن کھانی چاہئے۔ قیمت ۴۰ گولی چار روپے (للعہ) نمونہ ۸ گولی ۱۲/ +
مصفی خون	یہ صرف عشبہ اسار (سپریلا) کا جوہر ہے۔ اوصاف تقریباً وہی ہیں۔ جو سارشٹ مرکب کے ہیں قیمت عـہ نمونہ ۸/ +
دوائی سوزاک	سوزاک میں اول اول پیشاب میں جلن و درد ہوتی ہے۔ سخت تکلیف ہوتی ہے۔ پھر دو سرے ... [illegible] ... ہو جاتا ہے جلن آہستہ آہستہ ... جاتی ہے اور صرف پیپ جاتی ہے۔ یا تاری۔ اس سے بھی بڑھ جاوے۔ تو انقباض ہو جاتا ہے ـ

نام دوائی	اب مختلف امراض کی ادویات اور اپنی پیٹنٹ ادویات کو درج کرتے ہیں — مختصر اوصاف وقیمت
دوائی سوزاک	یہ پیشاب کی نالی تنگ ہوجاتی ہے۔ کبھی کبھی پیشاب رک جاتا ہے۔ تیسرے درجے میں پہنچا ہو۔ سوزاک بڑی مشکل سے دور ہو سکتا ہے۔ اور دیر ہو جاوے تو جاتا ہی نہیں۔ سوزاک کیواسطے بھی بہت سی ادویات تیار رہتی ہیں۔ مناسب حالت پر دی جاتی ہے۔ عام طور پر مندرجہ ذیل ہیں ✣ دوائی سوزاک علا درجہ اوّل میں اکسیر کا کام دیتی ہے۔ ۲۴ گھنٹے کے اندر جلن موقوف ہوتی ہے۔ اور تکلیف جاتی رہتی ہے۔ اگر پیپ بھی ساتھ ہو اور جلن بھی، تو اوّل اس دوائی کو کھا کر جلن دور کرنی چاہئے۔ قیمت ۴ ڈرام عہ ر نمونہ ۲ ر ✣ دوائی سوزاک عہ بڑے ہی تجربوں کے بعد ہمارا خود تجویز کردہ نسخہ اکسیر سوزاک و قرحہ ہے جو کہ سوزاک کی ہر حالت کو بے نظیر ہے۔ سوزش۔ جلن ہو۔ پیپ ہو دونوں ملے ہوئے ہوں۔ سب کو اکسیر کا حکم رکھتا ہے۔ جریان وغیرہ کو نافع ہے۔ قیمت ۶۰ گولی للعہ ر نمونہ ۱۵ گولی ایک روپیہ (عہ ر) ✣
اکسیر دمہ وقرحہ	یہ دوائی صرف قرحہ یعنی پیپ جاتے پر دی جاتی ہے۔ ایک ہی دن کے اندر پیپ بند ہونی شروع ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ آتشک کو نافع ہے۔ اس واسطے جب سوزاک و آتشک مشترکہ ہوں تب بھی مفید ہے۔ دمہ۔ کھانسی وغیرہ امراض کو نیز نافع ہے۔ قیمت عہ ۱۰ر۔ نمونہ ۴ر ✣
روغن پرچ شرخ	سوزاک پرانے کو خاصکر جب پیپ بہت جاتی ہو نافع ہے۔ قیمت فی تولہ ۳ ماشہ ۳ر ✣ کشتہ جات میں سے کشتہ سیپ۔ کشتہ سنگ جراحت۔ کشتہ زہر مہرہ۔ کشتہ پھٹکڑی۔ کشتہ صدف مرواریدی۔ اور پارہ وغیرہ مفید ہیں ✣
دوائی بواسیر	بواسیر یوں تو ۹ قسم کی ہوتی ہے۔ مگر بڑی قسمیں دو ہی ہیں۔ خونی و بادی (خشک) کبھی موروثی بھی ہوتی ہے۔ جو مشکل العلاج ہے۔ عام طور پر مندرجہ ذیل ادویات ہیں:۔ دوائی بواسیر ۳ یہ دوائی بواسیر خونی و بادی دونوں کو مفید ہے۔ اور عام طور پر اس سے آرام آجاتا ہے۔ قیمت ۴۰ گولی عہ ۱۰۔ نمونہ ۴ر دوائی بواسیر ۴ یہ خاص طور پر خونی بواسیر کو اکسیر ہے، دن کے اندر خون بند ہوتا ہے۔ اور دو تین ہفتہ میں کلی آرام آتا ہے۔ قیمت ۴۰ گولی ۱۲ نمونہ ۴ر دوائی بواسیر ۵ اس گولی کو گھس کر مسوں کو لگانے سے خارش۔ جلن۔ سوزش سب بند ہوتی ہے اور مسے مردہ ہو جاتے ہیں۔ قیمت ۱۲ ۳۲ گولی۔ نمونہ ۴ر دوائی بواسیر ۶ جبکہ بواسیر کی وجہ سے ازحد تکلیف ہو۔ درد۔ سوزش۔ جلن وغیرہ سے مریض بے حال ہو اسوقت یہ دوائی ایسی تسکین دیتی ہے۔ جیسے آگ پر پانی ڈال دیں قیمت ... نمونہ ... ۷ اکسیر بواسیر مرعت۔ یہ دوائی مقوی باہ اور مرعت۔ جریان وغیرہ کو نافع ہے۔ اور

نام دوائی	مختصر اوصاف و قیمت
	اب مختلف امراض کی ادویات اور اپنی پیٹنٹ ادویات کو درج کر رہے ہیں۔
[illegible]	ساتھ ہی بواسیر کے واسطے اکسیر ہے خاصکر خونی بواسیر کیواسطے قیمت ۳۰ گولی صہ ر ۲ گولی عہ ر ۔ بواسیر کی دوائی ۱ بواسیر خونی و بادی کو خاص کر جبکہ قبض ساتھ بہت رہتی ہو اکسیر ہے ۔ قیمت عہ ۔ نمونہ ۴ ر + ارش کٹھار رس ۔ جب بواسیر کے ساتھ سخت قبض ہو ۔ پاخانہ ٹھیک کبھی اترتا ہی نہ ہو ۔ تو اول ایک جلاب دینا بڑا مفید ہوتا ہے ۔ یہ ایک جلاب ہے بواسیر سے خوب دست ہوتے ہیں ۔ اور اگلے دن بواسیر کو آرام معلوم ہوتا ہے ۔ قیمت ۱۶ گولی عہ ر روپیہ ان کے علاوہ چندر بھاوٹی اکسیر ۳۱ و لکھشمی و لاس رس وغیرہ ادویات مفید ہے ۔ جن کا بیان ہوچکا ہے +
طحال	ملیریا بخار زیادہ دیر رہنے سے تلی بڑھ جاتی ہے اور ملیریا مدت تک قائم رہتا ہے ۔ پھر بخار ہٹ جانے سے بھی تلی بڑھی ہی رہتی ہے ۔ کبھی پیٹ کی دیگر خرابیوں سے تلی بڑھتی ہے ۔ مندرجہ ذیل ادویات اکثر دیتے ہیں + دوائی طحال ۲ یہ دوائی اس وقت دیجاتی ہے ۔ جبکہ ہاضمہ کمزور ہو ۔ تلی معمولی بڑھی ہوئی ہو بھوک کم لگتی ہے ۔ خوراک ۲ گولی ہر روز ۔ قیمت ۴۲ گولی عہ ۔ نمونہ ۴ ر + دوائی طحال ۳ مقوی ہے ۔ چہرہ کے رنگ کو جلدی سرخ کرتی ہے ۔ باہ کو بڑھاتی ہے ۔ ہاضمہ کو تیز کرتی ہے ۔ مدت کے ملیریا کے جرمز جو کبھی کبھی بخار لاتے ہیں اس سے دور ہوتے ہیں ۔ طحال ہر قسم کو مفید ہے ۔ خوراک ۲ رتی ۔ قیمت ۲ ماشہ للعہ ر ۱۰ ر ماشہ عہ ر + دوائی طحال ۴ ہر قسم کی طحال کیواسطے مفید ہے ۔ اکثر ۲۰ دن میں آرام آتا ہے ۔ عام طور پر یہی دیا جاتا ہے ۔ قیمت ۴ گولی عہ ۔ نمونہ ۴ ر + ۵ پلیہ آری رس ۔ جبکہ طحال کے ہمراہ قبض ہو ۔ یا طحال بہت ہی پرانی اور بڑھی ہوئی ہو تو یہ دوائی مفید ہے ۔ بہتر یہ ہے ۔ کہ مندرجہ بالا کسی بھی دوائی کے کھاتے وقت اس دوائی کو جاری رکھا جاوے ۔ رات کو سوتے وقت ایک گولی کھانے سے صبح کھل کر پاخانہ آوے گا ۔ اور تلی کم ہوتی جاوے گی ۔ قیمت ۶۰ گولی عہ ر روپیہ ۔ نمونہ ۴ ر +
[illegible]	ہاضمہ کے متعلق کل امراض کا مکمل علاج ہے ۔ غذا تحلیل ہو کر پوری طاقت بخشتی ہے ۔ کھایا پیا سب ہضم ہوتا ہے ۔ بھوک بڑھتی ہے ۔ آجکل کے دنوں میں جبکہ ہاضمہ کے متعلق شکایات بہت ہی بڑھی ہوئی ہیں ۔ اور تقریباً کل امیر بدہضمی کا شکار نظر آتے ہیں ۔ یہ دوائی ایک نعمت ثابت ہوگی ۔ قیمت ۶۰ گولی دو روپے عہ ر ۳۰ گولی ایک روپیہ ۔ نمونہ چار آنے (۴ ر) +

نام دوائی	مختصر اوصاف و قیمت — اب مختلف امراض کی ادویات اور پیٹنٹ ادویات کو درج کر رہے ہیں۔
چورن ہاضمہ	پیٹ درد۔ گڑگڑاہٹ۔ قے۔ ہیضہ۔ دست وغیرہ امراض کو اکسیر ہے۔ قوت ہاضمہ بڑھتی ہے۔ اکثر ہاضمہ کے چورن اس کے سامنے ہیچ۔ قیمت عہ/ر۔ نمونہ ۴ر +
گولی ہاضمہ	درد پیٹ۔ بادی پیٹ۔ پیٹ کا گڑگڑانا۔ اپھارہ وغیرہ کو مفید ہے۔ بھوک بڑھاتی ہے۔ قبض کو رفع کرتی ہے۔ ہر گھر میں موجود رہنی چاہئے۔ قیمت ۴۶ گولی عہ/ر۔ نمونہ ۸ گولی ۲ر +
پران داتا	ہیضہ کی اکسیر دوائی۔ یوں تو امرت دھارا بھی ہیضہ کے واسطے اکسیر ہے۔ تاہم ایسی مہلک امراض کیواسطے چند ادویات ہمیشہ تیار رکھنی چاہئیں۔ یہ دوائی ہماری آزمودہ ہے۔ اور ۵ گھنٹے کے اندر ہی اکثر اس سے آرام آجاتا ہے۔ دست قے بند ہو کر بخار ہو جاتا ہے۔ قیمت ۵ا گولی عہ/ر ہمیشہ پاس رکھو۔ خاص کر خطرے کے ایام میں +
گولی جلاب	یہ گولیاں جلاب کے حق میں بے نظیر ہیں۔ ایک دو گولی رات کو سوتے وقت کھانے سے صبح کھل کر پاخانہ ہوتا ہے۔ ایک دست آتا ہے۔ کوئی تکلیف نہیں ہوتی۔ اور صبح طبیعت کھل جاتی ہے۔ اور دس بارہ گولیاں کھانے سے آٹھ دس جلاب کھل کر ہو جاتے ہیں ہر سہ اخلاط کے فساد کو دور کرتی ہیں۔ قیمت ۱۰۰ گولی عہ/ر۔ نمونہ ۱۲ گولی ۲ر +
گندھارس	سخت سے سخت اور پرانے سے پرانے اسہال۔ پیچش۔ سنگرہنی وغیرہ چند یوم کا خوراک اکثر ایک ہی خوراک سے دست پیچش وغیرہ کو آرام ہوتا ہے۔ ہیضہ کے دست و قے کو بھی نافع ہے۔ اسہال پیچش کیواسطے ایسی مفید دوائی نہ ہوگی۔ قیمت فی تولہ عہ/ر۔ نمونہ ۲ر +
حیات افزا	اختلاج القلب۔ دھڑکن کیواسطے بے نظیر دوائی ہے۔ ۲۰ دن میں آرام آتا ہے۔ قیمت خوراک ۲۰ دن عہ/ر۔ نمونہ ۶ر۔ کشتہ چاندی۔ کشتہ سنگ یشب بھی دل کے واسطے بڑے مفید ہیں۔ بیان کشتہ جات میں دیکھو +
منڈور بٹیکا	یرقان۔ سفیدی رنگت۔ پانڈو روگ۔ ضعف جگر وغیرہ کے واسطے اکسیر ہے۔ خون صالح پیدا ہو کر رنگت سرخ ہوتی ہے۔ ویدک کی مشہور دوائی ہے۔ قیمت ۱۰ا گولی عہ/ر
جلاب سوتھ	جب کہ سوجن پاؤں یا پیٹ وغیرہ پر ہو۔ اس وقت رسا بھر منڈور یا امرت دھارا جو دوائی بھی استعمال کی جاوے۔ اس کے ساتھ یہ جلاب استعمال کرنا چاہیئے۔ رات گولیاں کھانے سے صبح کھل کر پاخانہ ہوتا ہے۔ اور سوجن اتر جاتی ہے۔ قیمت ۴۴ گولی عہ/ر۔ نمونہ ۲ر +
سرمہ نمبر ۱	یہ سرمہ روزانہ استعمال کیواسطے ہے۔ آنکھوں کو اکثر امراض سے محفوظ رکھتا ہے۔ بصارت کو قائم رکھتا ہے۔ اور طراوت بخشتا ہے۔ قیمت فی تولہ ۸ر آنے نمونہ ار +
سرمہ نمبر ۲	آنکھوں کی امراض مثل پانی جانا۔ دھند۔ نیا پھولا۔ جالا۔ ککرے۔ پڑبال وغیرہ وغیرہ کو دور کرتا ہے۔ قیمت فی تولہ ۱۲ر۔ نمونہ ۱ار
سرمہ نمبر ۳	یہ سرمہ پھولا کیواسطے خاص طور پر مفید ہے۔ اور دھند۔ جالا۔ ککروں وغیرہ کو بہت جلد دور کرتا ہے۔ قیمت فی تولہ آٹھ روپے (للعہ) ۱ ماشہ للعہ۔ نمونہ عہ/ر +
سرمہ نمبر ۴	خاص طور پر پپوٹے کے بالوں سے [illegible] وغیرہ کے بالوں کو [illegible] لگایا جاتا ہے۔ جو [illegible]

اب مختلف امراض کی ادویات معہ اوصاف درج کرتے ہیں

نام دوائی	مختصر اوصاف و قیمت
ایضاً	لگتے۔ قیمت فی تولہ آٹھ روپے (للعہ) ۶ ماشہ للعہ۔ نمونہ۔ عہ
بھیم سینی کافور	ویدک کا مشہور نسخہ ہے۔ کل امراض چشم کو ملکا نسے دور کرتا ہے۔ ڈھلکا۔ سوزش۔ درد گرمی جلن۔ خارش۔ دھند۔ جالا۔ پانی بہنا۔ سرخی سب دور ہوتی ہیں۔ اعلیٰ درجے کا مقوی بصر ہے۔ اسکے علاوہ دیگر بہت سے کام آتا ہے۔ مقوی باہ اور دافع سرعت وغیرہ ادویات میں پڑتا ہے۔ یہ صحیح نوزیوں ہے کہ جہاں کسی نسخہ میں کافور لکھا ہو اس کو ڈالیں تو پورا فایدہ دے گا۔ قیمت ۵ روپیہ فی تولہ ۱ روپیہ ۱ ماشہ۔ ۱۲ آنے روپیہ ۲ ماشہ۔ ایک ماشہ ۸
نور انجن	یہ سرمہ از حد مقوی بصارت ہے۔ طالب علم۔ کلرک وغیرہ اگر اس کا استعمال رکھیں کبھی آنکھیں کمزور نہ ہوں گی۔ اور کبھی عینک کی ضرورت نہ ہوگی۔ ضعف بصارت کے واسطے اس کے برابر کوئی چیز نہ ہوگی۔ ۲ ہفتہ کے استعمال کے بعد بھی ایسا معلوم ہوتا ہے کہ نئی بصارت آگئی ہے۔ قیمت فی تولہ ۵۔ ۳ ماشہ پانچ روپے (ﻋﮧ) نمونہ ۶ رتی ایک روپیہ چار آنے (ﻋﮧ)
کرن تیل	کان کی امراض مثل درد۔ پیپ۔ زخم۔ کانوں میں شائیں شائیں وغیرہ آواز کا آنا سنائی کم دینے کو بھی نافع ہے۔ قیمت عہ ۲ ڈرام۔ نمونہ ۸
کرن پیڑا ناشک	درد کان کے واسطے یہ دوائی اکسیر ہے۔ ایک دو بوندیں اندر گئی ہیں۔ جو آرام ہو جاتا ہے قیمت ۴ ڈرام ایک روپیہ (عہ) ایک ڈرام ۸
لاثانی بے نظیر نسوار	یہ نسوار ایک اکسیر چیز ہے۔ جو ہمیشہ رکھنے کے قابل ہے۔ اس نسوار کے لیتے ہی درد سر شقیقہ۔ داڑھ درد۔ درد کان۔ سوج منہ۔ درد آنکھ۔ نزلہ و زکام وغیرہ دور ہوتے ہیں مرگی و سرسام تک کو نافع ہے۔ قیمت عہ روپیہ ایک تولہ۔ نمونہ چار آنے (۴) اس سے چھینکیں کبھی آتی ہیں۔ کبھی نہیں آتیں
منجن نمبر ۱	دانتوں کی امراض مثل مسوڑھوں کا پھول جانا۔ پانی نکلنا۔ پانی لگنا۔ درد دندان۔ بدبو۔ دہن کو نافع ہے۔ دانتوں کو صاف کرتا ہے۔ قیمت ۸ نمونہ ۱
منجن نمبر ۲	خاص کر دانتوں کی صفائی کے واسطے بنایا گیا ہے۔ اس کے ملتے رہنے سے دانت موتیوں کی طرح چمکتے رہتے ہیں جن کے ٹارٹر جما ہوا ہو وہ اسکو اتار کر ملتے رہیں تو پھر نہ جمے گا۔ قیمت چار آنے (۴) نمونہ ایک آنہ (۱)
کاربالک منجن نمبر ۳	یہ منجن انگریزی طرز کا گلابی رنگت کا کاربالک ٹوتھ پوڈر ہے۔ دافع جرم ہے اور دانتوں کو صاف کرتا ہے جو لوگ انگریزی منجن پسند کرتے ہیں وہ اسکو استعمال کریں۔ قیمت ۴ نمونہ ۱
دوائی نکسیر	چاہے کتنی دیر سے نکسیر جاتی ہو۔ اس دوائی کے چند دن ناک میں ڈالنے سے موقوف ہو جاتی ہے۔ قیمت آٹھ آنے (۸)
بال اڑانے کی بے نظیر دوائی	اس دوائی کے پانی میں گھول کر لگانے سے ایک منٹ کے اندر سخت سے سخت اور نرم سے نرم جگہ کے بال صفائی کمال جڑھ سے دور ہوتے ہیں۔ جس جس نے منگوایا تعریف کی ہے۔

نام دوائی	مختصر اوصاف و قیمت — آپ مختلف امراض کی ادویات اور اپنی پیٹنٹ ادویات کو درج کر رہے ہیں
رر	قیمت فی ڈبیہ چھ آنے (۶؍) نمونہ ۱؍
بال دور کرنیکی دوائی (وبال عمر بھر نہ اُگیں)	بال دور کرنے کی دوائی کے ملنے سے بال پھر عمر بھر نہیں اُگتے۔ بالوں کو صاف کر کے اسکو لگایا جاتا ہے اس سے آیندہ بال نکلنے موقوف ہوتے ہیں۔ قیمت ۱۲؍ فی شیشی نمونہ نہیں۔
[illegible]	یہ تیل امرا کے واسطے ہے خاصکر ان عورتوں کے واسطے جو قیمتی کپڑے سر پر رکھتی ہیں اس میں خوبی یہ ہے کہ چکنائی۔ اسکی دھوپ میں رکھنے سے یا ذرا سے دھونے سے دور ہو جاتی ہے۔ دھبہ اس کا نہیں رہتا ہے۔ تیل ہے۔ تیل ہی ہے صرف خاصکر ترکیب سے اس کی چکنائی کو کم کر لیا ہے۔ قیمت ایکسٹرا دو روپیہ فی شیشی ؎
بال اگانیکی دوائی	اس دوائی کے لگاتے رہنے سے جس جگہ چاہو بال پیدا کر سکتے ہو۔ جب باریک بال پیدا ہو جاویں تو موچھیں بڑھانے کا تیل لگاتے رہو۔ بڑھیں گے۔ قیمت ۱۲؍
موچھیں بڑھانے کا تیل	یہ تیل نہ صرف موچھوں کو بلکہ ہر جگہ کے بالوں کو بخوبی بڑھاتا ہے۔ ان کی سیاہی قائم رکھتا ہے۔ ان کو ملایم کرتا ہے۔ آہا! رعب دار موچھوں والا چہرہ کیسا ہی بھلا معلوم ہوتا ہے۔ قیمت فی شیشی ۲ اونس ۱۲؍۔ نمونہ ۴؍
اُبٹن	اس اُبٹن کو غسل کے وقت استعمال کرنے سے چہرہ کے بدنما داغ کیل۔ چھائیاں وغیرہ دور ہو کر چہرہ صاف ہوتا ہے۔ چہرہ کی رنگت و ان بدن نکھرتی جاتی ہے۔ صورت من موہنی ہوتی جاتی ہے۔ ولایت کی لیڈیاں اس کو استعمال کر کے حیران ہوتی ہیں۔ کہ ایک ہندوستانی دوائی ان کی ہزاروں ایسی ادویات کے مقابلہ میں عمدہ ہے قیمت صرف ایک روپیہ (۱؍) نمونہ دو آنے (۲؍)
حسن افزا	یہ غسل کے بعد استعمال کیا جاتا ہے۔ یہ ایک قسم کا روغن ہے۔ جو چہرہ کو چمکاتا ہے۔ اور داغ کیل وغیرہ کو دور کرتا ہے۔ اگر غسل سے پہلے اُبٹن اور غسل کے بعد حسن افزا استعمال ہو تو بس کہنا ہی کیا ہے۔ قیمت فی شیشی ۱۴؍ نمونہ ۲؍
ملائی حسن	جس عورت کو ایک بار دیدو۔ ہمیشہ اسکی خواہش کرے گی۔ نرم ملائی ہاتھ پر رکھکر چہرہ پر ملی جاتی ہے۔ چہرہ کو نرم ملایم خوبصورت کرتی ہے۔ چھائیاں وغیرہ دور ہوتی ہیں بعد از حجامت یا کسی جگہ کے بال دور کرنے کے اس کو لگا دو۔ تو جگہ ریشم کی طرح ملایم ہو جاتی ہے۔ قیمت ۱۲؍۔ نمونہ ۸؍ نوٹ:۔ خوبصورتی کے متعلق ایک علیحدہ فہرست تیار ہونے والی ہے یہاں پر صرف چند کا ذکر کیا جاتا ہے
مددگار آواز	وکیلوں۔ بیرسٹروں۔ لیکچراروں۔ ایڈیٹروں۔ پنڈتوں۔ راگیوں۔ سکول ماسٹروں کیواسطے جن کو بولنے کا کام ہے یہ گولیاں رکھنی چاہئیں۔ بوقت ضرورت گولی منہ میں رکھنے سے گلا جلدی نہیں بیٹھتا ہے۔ بیٹھا ہوا جلدی کھلتا ہے۔ اور چند دن لگا تار کھانے سے آواز سریلی ہو جاتی ہے۔ قیمت ۳۰ گولی ۱۲؍۔ نمونہ ۴؍

نام دوائی	مختصر اوصاف و قیمت — اب مختلف امراض کی ادویات اور اپنی پیٹنٹ ادویات درج کرتے ہیں
ہر دل عزیز	جن لوگوں کے منہ سے بدبو آتی ہے۔ اگرچہ ان کو معلوم نہ ہو۔ مگر کوئی شخص ان کے نزدیک ہو کر بات کرنا گوارا نہیں کرتا ہے پاس بیٹھنا مشکل ہوتا ہے۔ ان گولیوں کو منہ میں رکھ کر چوسنے رہنے سے بدبوئے دہن دور ہو کر خوشبو پیدا ہوتی ہے۔ اور دانت مضبوط ہوتے ہیں قیمت ۹ گولی عہ ۔ روپیہ ۔ نمونہ ۲ ر ۔
دوائی داد	اس کے چند یوم کے لگانے سے داد خواہ کسی جگہ ہو آرام آجاتا ہے چنبل کو بھی نافع ہے بہت نرم جگہ پر جب کہ کھجایا ہوا ہو۔ تھوڑی دیر لگتی ہے۔ دوسری جگہوں پر نہیں لگتی۔ دھبہ داغ کچھ نہیں پڑتا۔ کپڑے خراب نہیں ہوتے۔ اس کو لگا کر کوئی کام بند نہیں کرنا پڑتا قیمت عہ ۔ ۴ ڈرام نمونہ اڈرام ۴ ر ۔
روغن مسیحا	کہنہ سے کہنہ ناسور کو بھی دور کرتی ہے۔ بھگندر کو نافع ہے۔ اس کے لگانے سے اول سب مواد خارج ہو کر زخم اندر سے بھرنا شروع ہوتا ہے۔ دیگر اقسام زخموں کو بھرنے کے واسطے بھی اعلیٰ چیز ہے۔ اس کے کھانے سے قرحہ کو فائدہ ہوتا ہے۔ گویا اندرونی زخموں کو کھانے سے بھرتی ہے۔ قیمت ایک اونس (سے) ۴ ڈرام عہ ۔ نمونہ اڈرام ۶ ر ۔
سچ گھرت	اس کے جسم پر ملنے سے ہر قسم کی خارش خشک وتر دور ہوتی ہے۔ پھوڑا پھنسی کئی قسم کے جن کو نکلتے رہتے ہیں ان کو اکسیر ہے۔ پہلے ہوتے جسم بھی بالکل صاف ہو جاتے ہیں۔ جلدی امراض کو اکسیر دوائی ہے۔ قیمت دو اونس ایک روپیہ لعہ ۔ نمونہ ۴ ڈرام چار آنے ۴ ر ۔
ٹکیہ چھیپ	اس ٹکیہ کو گو موتر یا دودھ بکری میں گھس کر لگانے سے نظم چھیپ ۔ داغ سفید دور ہو جاتے ہیں قیمت ۸ ر فی ٹکیہ ۔
آگ سے جلنے کی دوائی	فوراً لگانے ہی آرام آتا ہے۔ جنہوں نے نسخہ بتلایا تھا۔ ان کا فرمان تھا کہ اس سے کمانا نہیں۔ پس جو اور دوائی منگوادیں۔ مفت اس کو طلب کر سکتے ہیں۔ ورنہ محصول ۲ ر بھیجنا چاہئے ایک سے زیادہ ڈبیہ ایک بار منگوانی ہوں۔ تو ایک آنہ فی ڈبیہ خرچ ڈبی پیکنگ وغیرہ کا آنا چاہئے ۔
مرہم اکسیر	بڑے بڑے پھوڑوں کو چند دنوں میں بھر لاتی ہے۔ داد چنبل ۔ زخم ۔ آتشک ۔ آگ سے جلنا پھوڑا پھنسی وغیرہ کو مفید ہے۔ بے نظیر ہے۔ ہر گھر میں رہنی چاہئے قیمت فی ڈبیہ ایک روپیہ (لعہ ر)
بچھو کاٹے کی دوائی	مقام ڈنگ پر لگانے سے فوراً آرام آتا ہے۔ امرت دھارا کا ہی ایک مرکب ہے۔ قیمت فی شیشی آٹھ آنے (۸ ر)
پلیگ کی دوائی	۷ گولی تک کھانے سے مرض طاعون جاتا رہتا ہے۔ اگر ساتھ امرت دھارا بھی ہو تو ۹۰ فیصدی آرام آتا ہے۔ اگر ہر ماہ چند دن کھا چھوڑا کریں۔ تو اندیشہ طاعون دور ہوتا ہے۔ قیمت ۔ ۴ گولی صرف آٹھ آنے (۸ ر)
کھانسی کی گولیاں	ان گولیوں کو منہ میں رکھ کر چوسنے سے نئی کھانسی خشک ہو یا تر دونوں میں فائدہ ہوتا ہے۔

نام دوائی	مختصر اوصاف و قیمت آپ مختلف امراض کی ادویات اور اپنی پیٹنٹ ادویات درج کر رہے ہیں
،،	ہے قیمت ۱۰ گولی ۸ر ۔ نمونہ ۲ر
جیا گنگا	یہ گولیاں کھانسی بلغمی دور کرنے کے واسطے اکسیر ہیں۔ پرانی کھانسی ان سے دو تین ہفتہ میں جاتی رہتی ہے بخار ساتھ ہو تو بھی دیجا سکتی ہیں۔ کیونکہ دکھم جوز کو بھی نافع ہیں قبض کشا ہیں اور پیٹ درد وغیرہ کو بھی نافع ہیں قیمت ۳۲ گولی ۱ر۔ نمونہ چار آنے (۴ر)
اکسیر بدن	گلے و چھاتی کی کل امراض کھانسی دمہ ہر قسم گلے پڑنا وغیرہ کو مفید ہیں۔ تپ دق و سل کی کھانسی میں بعد خون جانے میں چند دنوں میں پورا اثر کرتی ہیں۔ اور اس واسطے اور ادویات کے ہمراہ تپ دق میں اسکو ضرور استعمال کرنا چاہئے۔ کمزور بچوں کو طاقت ور بناتی ہے۔ کمزور مریضوں کو جسیم قیمت فی شیشی ۱ر ہے
جوڑ آری ابرک	یہ گولیاں دکھم جوڑ کے واسطے بے نظیر و اکسیر ہیں۔ پرانا بخار اور خاص کر وہ بخار جو چڑھتا اترتا ہو۔ اکثر پہلے ہی دن چھوٹ جاتا ہے۔ تپ دق و جو تھیہ۔ روزانہ آنے والا جس دن گولی کھا تو اسی دن نہیں آتنے۔ قیمت ۱۶ گولی ۱ر ۸ گولی ۸ر
گولی بنجار	عرق بنجار کی ہی اشیاء سے مرکب ہیں۔ اور وہی فوائد ہیں۔ اگر ویسی زود اثر نہیں ہیں قیمت ۱۲ گولی آٹھ آنے (۸ر)
جوز ناشک	بخار نام کی دشمن ہیں۔ اکثر حکماء ان کو پاس رکھتے ہیں اور نام پاتے ہی بوڑھا۔ بچہ جوان۔ مرد و عورت کسی قسم کے بخار سے اکر بلیگ تک کے بخار سے بیمار آوے۔ آدھی ساری یا چوتھائی گولی حسب العمر بلحاظ طبیعت یا خلط مریض کو دیدو۔ دو چار دن میں صحت ہوگی۔ جموں کے ایک شاہی حکیم نے اس کی بے شمار تعریف لکھی ہے اور نسخہ تجویز کنندہ کو سو سو دعائیں دیتا ہے۔ قیمت ۱۶ گولی ایک روپیہ (۱ر) ۸ گولی آٹھ آنے (۸ر)
عرق بنجار	ملیریا جوڑی یا موسمی بخار کسی قسم کا ہو تین دن کے اندر اندر جاتا رہتا ہے۔ ملیریا کے جرمز کو تباہ کرنے میں اکسیر ہے۔ روزانہ آنے والا۔ دوامی۔ دوسرے ... باری آنے والا۔ تپ دق۔ جو تھیہ۔ ہی سب کو دور کرتا ہے۔ قیمت ۱ر فی شیشی جس میں ۱۲ ان کی تین دن کی خوراک ہوتی ہے
طلسم تعویذ بنجار	اس دوائی کو بخار چڑھنے سے ایک گھنٹہ پہلے درمیانی انگلی پر باندھ دینے سے بخار نہیں چڑھتا ہے۔ قیمت آٹھ آنے (۸ر)
نوٹ:۔	علاوہ بیسیوں ادویات متعلقہ بخار تیار ہوتی رہتی ہیں۔ ویدک میں اس کے متعلق سینکڑوں رس ہیں
دردشکن	اس کی ایک ہی پوڑیہ کے استعمال سے خواہ کسی قسم کا عضلاتی درد اعصابی درد ہو جاتا رہتا ہے۔ سر درد۔ جوڑوں کا درد یا کمر۔ گھٹنہ۔ ران۔ بازو کسی بھی جگہ کا درد ہو ۵ منٹ میں آرام۔ درد مزمن ہو تو چند دن استعمال کرنی پڑتی رہتی ہے۔ ورنہ پہلی پوڑیہ سے

نام دوائی	مختصر اوصاف وقیمت — اب مختلف امراض کی ادویات اور اپنی پیٹنٹ ادویات درج کرتے ہیں
ایضاً	آرام ہوجاتا ہے جن کو دردسر کا عارضہ ہو اسکو ضرور اپنے پاس رکھیں۔ ایک پوڑیہ ۵ منٹ میں درد بند کردے گی۔ قیمت (عہ) نمونہ چار آنے (۴ر)
برہمی ارشٹ	حافظہ کیواسطے اس سے بڑھکر کوئی دوائی نہیں ہوگی ضعف دماغ نسیان۔ دردسر دائمی امراض مینی مردمان۔ امراض حیض عورات۔ جریان وغیرہ کو نافع ہے۔ قبض کشا ہے۔ چند دنوں میں دماغ روشن ہوجاتا ہے۔ آواز صاف ہوتی ہے۔ راگ ودیا شاعری اس سے بہت جلد آتی ہے قیمت فی شیشی دو روپے (عہ) ۴ اونس۔
بردھی بادھیکا ٹیکا	یہ گولیاں ہر قسم کی انڈ بردھی فتق۔ کالانی۔ فوطہ کو نافع ہیں۔ نل اترنے کو ایک۔ دو دن میں آرام دیتی ہیں۔ ورم ودرد خصیہ وغیرہ کو نافع ہیں۔ آنت اترنے کے واسطے بھی مفید ہیں۔ مگر دو چار ماہ میں آرام آتا ہے۔ یہ گولیاں فیل پاؤں کو بھی نافع ہیں قیمت ۶۰ گولی عہ نمونہ ۱۵ گولی ۱۰ر
ترک افیون	ان گولیوں کے کھانے سے افیون چھوٹ جاتی ہے۔ سینکڑوں اصحاب اس سے افیون چھوڑ چکے ہیں قیمت ۶۰ گولی عہ جو ۴ رتی تک افیون کھاتے ہوں۔ ان کے واسطے ۶۰ گولی کافی ہیں۔ زیادہ کھانے والے دو یا تین ڈبیہ حسب ضرورت طلب کریں
وات کلانک رس	یہ گولیاں مرگی (صرع) کے واسطے بے نظیر ہیں۔ اکثر ایک ماہ کے اندر آرام ہوجاتا ہے۔ ان گولیوں کے ساتھ ناک میں ڈالنے کے واسطے امرت دھارا رکھنی چاہئے۔ قیمت ۲۴ گولی صہ روپیہ ۱۲ گولی عہ بچوں کو ½ سے نصف گولی تک دینا
دوائی گنٹھیا	درد۔ سوجن جوڑ۔ وجع المفاصل۔ نقرس وغیرہ کو مفید ہے قیمت ۶۰ گولی عہ نمونہ ۶ر
[illegible]	دمہ وکھانسی بلغمی۔ پیٹ درد۔ تپ لرزہ۔ پانڈو روگ۔ درد چشم۔ امراض چشم۔ ناخونہ۔ زہر ہر قسم۔ بخار۔ ہڈی کی بادی۔ سنبات دندان۔ قبض شکم۔ بواسیر۔ بانجھ پن۔ سانپ کا ڈنگ۔ ڈنگ بچھو۔ ڈبلہ۔ کدوہ اور کرم شکم۔ تنگی بول۔ بدہضمی۔ کمزوری معدہ۔ سنگرہنی۔ سوزاک گنٹھیا آتشک۔ پرمیہہ۔ ذیابیطس۔ بدبوئے دہن۔ دردسر۔ یرقان۔ بھلودھر۔ ضعف باہ۔ مرگی۔ داغ سفید۔ ناسور۔ گنج سر۔ اسہال۔ ہیضہ۔ درد گوش۔ درد دنداں۔ شب کوری۔ بندش حیض بھڑ وغیرہ کا ڈنگ۔ سستی وجود۔ درد مقعد۔ سردی کم۔ درد ناف۔ تنگی نفس۔ سنگ مثانہ چھیپ۔ زکام۔ پیشاب کا بار بار آنا۔ ڈبہ الطفال۔ شدت پیاس وغیرہ امراض دور ہوتی ہیں اور پانچ سات گولیاں اکٹھی دینے سے نہایت اعلےٰ جلاب کا کام بھی دیتی ہیں۔ قیمت ۶۰ گولی ایک روپیہ (للعہ ر) نمونہ ۲ر
بوٹی فتق	جب نل اتر جاوے۔ سخت درد ہو تو اس کی ایک ہی خوراک سے آرام آجاتا ہے قیمت دوائی تین دن ایک روپیہ (للعہ ر)
موٹا ہونے کی دوائی	بعض لوگ باوجود کوئی خاص بیماری نہ ہونے کے اور خوراک بھی اچھی کھانے کے مرسڑے نحیف ہوتے ہیں۔ اور اس دوائی کو استعمال کیا کریں۔ قیمت آدھ سیر للعہ۔ نمونہ آدھ پاؤ ایک روپیہ (للعہ ر)

حکیم

دنیا میں لاثانی میڈیسن بکس

(ڈبہ ادویات)

لاثانی اسواسطے کہ صرف تین ادویات میں پاکیٹ میں رکھا جاسکتا ہے اور صرف تین ادویات سے کل امراض دور ہونے کا ٹھیکہ لیتا ہے اسواسطے اسکا نام حکیم رکھا گیا ہے امرت دھارا ایک لاثانی دوائی ہے اس کیساتھ اسمیں ایک شیشی گندھک رس اور ایک شیشی امرت کی گولیاں بھی رکھی ہیں گندھک رس قابض ہے اور امرت کی گولیاں دست آور ہیں تعریف انکی پیچھے لکھی ہے۔ امرت دھارا ہی کافی ہے۔ پھر جہاں ضرورت پڑے انکو ساتھ ملادیئے یا علیحدہ استعمال کرنے سے غضب ہی ہوگا ؛

قیمت

تینوں کی دو روپے آٹھ آنہ (عہ) عہ۔ عہ۔ کل للعہ ہے۔ مگر اسکو عام کرنے کے واسطے صرف للعہ قیمت رکھی ہے۔ بکس بھی گویا مفت ہے ؛

دو روپیہ کی مفت ادویہ نذر

دو روپے قیمت کی ایک یا زیادہ ادویات جیسا کہ خریدار پسند فرماوے طبی اخبار دیش اپکارک کی سالانہ قیمت سے ادا کرنے پر مفت نذر کی جاتی ہیں۔ ہندوستان بھر میں صرف دیش اپکارک ہی ایک ہفتہ وار طبی اخبار ہے جو پنڈت ٹھاکردت شرما وید کی زیر ایڈیٹری شایع ہوتا ہے۔ اور باوجود ہفتہ وار ہونے کے کثیر الاشاعت ہے جن اصحاب کو علم طب سے ذرا بھی محبت ہے۔ جو اپنی اور اپنے کنبہ کی ذرا بھی پرواہ کرتے ہیں جو بیمار ہوکر علاج کرنے سے بیمار نہ ہونا بہتر سمجھتے ہیں جن کو اسرار سینہ معلوم کرنے کی خواہش ہے اور جن کو عام نسخہ جات کا شوق ہے۔ جو گھر بیٹھے دیش اپکارک میں سوال بھیجکر اعلےٰ سے اعلےٰ حکماء کی رائے حاصل کرنا چاہتے ہیں اور بلا فیس علاج کرانا چاہتے ہیں۔ جو ہر مرض کے مجرب اور تیر بہدف نسخہ حاصل کرکے نیم حکیموں اور اشتہاری چالوں سے بچنا چاہتے ہیں۔ جن کو ویدک۔ یونانی۔ ڈاکٹری کے راز جاننے کا شوق ہے۔ غرضیکہ علم طب کی کسی بھی شاخ سے جن کو پیار ہے۔ وہ تو دیکھتے ہی اس کے خریدار بن جاتے ہیں۔ نمونہ مفت ملتا ہے۔ سالانہ قیمت تین روپیہ (سے) ششماہی عہ سہ ماہی بارہ آنہ ۱۲ اس سے ششماہی اور سہ ماہی کے واسطے کوئی نذر نہیں ہے ؛

اسطرح سے آپ امرت دھارا قیمتی عہ کا صرف ۸ میں حاصل کرسکتے ہیں یعنی دیش اپکارک کی سالانہ قیمت اور امرت دھارا کا وی۔ پی کرنے کے واسطے کہیں تو سے رکے اخبار کے اور عہ کا امرت دھارا میں سے عہ کا نذر کے منہا ہوکے باقی عہ اور محصول کا وی پی ہوگا ؛

فہرست کتب مصنفہ پنڈت ٹھاکر دت شرما ویدیا لنکار کارخانہ امرت دھارا لاہور

کیا ہم لڑکا یا لڑکی اپنی مرضی پر پیدا کر سکتے ہیں!

اولاد حسب خواہش پیدا کرنے کے متعلق آجتک سب ویدک یونانی ڈاکٹری کی کل تحقیقات کا علیحدہ علیحدہ بیان کس طرح تبدیلی کی جا سکتی ہے۔ اہل خانہ کو ضرور ایک بار دیکھ لینا چاہیئے قیمت ۲/-

رسالہ حفظ ماتقدم طاعون حفظ ماتقدم کے متعلق حکیموں ویدوں یا ڈاکٹروں نے آجتک جتنی تحقیقات کی ہے سب اسمیں درج ہے ہر ایک دوائی کا مفصل بیان ہے۔ قیمت ۷/-

رسالہ گھر کا حکیم۔ گھر کا حکیم اسواسطے ہے کہ عام طور پر گھروں میں ہونے والی بیماریوں کے مختصر آسان مگر مجرب آزمودہ نسخے اسمیں دیئے ہیں۔ قیمت ۲/-

رسالہ سرعت... کل دنیا میں ۹۹ فیصدی سے بھی زیادہ اس مرض سے مبتلا ہیں وجہ یہ ہے کہ بدعادت تمام دنیا پر قبضہ کئے ہوئے ہے اس رسالہ میں اسکی مکمل تشریح کی گئی ہے اور بعدہٗ مفصل علاج اور ہر قسم کے نسخہ جات بھی دیئے گئے ہیں۔ بہت سی زیادتی کے بعد دوبارہ طبع ہوئی ہے۔ قیمت ۵/-

رسالہ ہیلیہ۔ روایت ہے کہ دھنونتری جی ہیلیہ کو ہاتھ میں لیکر سمندر سے برآمد ہوئے تھے اسواسطے ہیلیہ کل امراض کیواسطے کافی ہے۔ رسالہ ہذا میں مکمل بیان درج ہے۔ دوسرا ایڈیشن قیمت ۱/-

رسالہ وضع حمل۔ یہ رسالہ ہر گھر میں موجود رہنا چاہئے۔ اور ہر عورت کو پڑھا کر یا سنا کر اسکے تمام مضامین ذہن نشین کرا دینے چاہئیں۔ اسمیں ۳۰ کے قریب باتصویر مضامین ہیں قیمت ۶/-

رسالہ آتشک۔ از روئے ویدک یونانی و ڈاکٹری اس مرض کی مکمل تشریح اسباب۔ علامات اور علاج وغیرہ کا ذکر کیا گیا ہے۔ اس سے پہلے ایسی مکمل کتاب نہیں لکھی گئی ہے۔ ڈیڑھ سو سے زیادہ ہر قسم کے نسخہ جات دیئے گئے ہیں۔ تمام حکما کا راز ہے۔ دوبارہ زیر طبع ہے

رسالہ برہمی۔ آجکل برہمی کو دافع نسیان مقوی دماغ اکسیر حافظ دافع ہیجان وغیرہ ہونے کے ہر خاص و عام بخوبی جانتے ہیں اور برہمی بہت ہی استعمال ہو رہی ہے اسمیں برہمی کا مکمل بیان درج ہے استعمال کرنے کے بے شمار اعلیٰ طریقے لکھے گئے ہیں قیمت اردو ۸/- ہندی ۱/-

کیا ہم تندرست ہوں اور صحت و درازی عمر کا راز؟

آجتک ہندوستان میں اس قسم کا رسالہ نہیں لکھا گیا شروع کرکے بغیر پڑھے چھوڑنے کو دل نہیں چاہتا۔ مرد عورت بچہ بوڑھا جوان تندرست بیمار ہر ایک کو اس رسالے کے اصولوں کو جاننا چاہئے قیمت ۹/-

رسالہ سوزاک۔ ویدک یونانی اور ڈاکٹری کی کل تحقیقات دکھلانیوالا مکمل رسالہ پچیس سے زیادہ ہر قسم کے نسخہ جات بھی دیئے گئے ہیں۔ اس سے بہتر کوئی رسالہ نہیں مل سکتا ہے قیمت ۸/-

سیر شملہ۔ جو کوئی بھی شملہ جاوے اسکو یہ کتاب دیکھنا چاہئے ہر جگہ کا مفصل حال دیا ہے اسکے بغیر لطف نہ آویگا گھر بیٹھے شملہ کی سیر کرنا چاہو تو اسکو منگاؤ

رسالہ حکیم و مریض۔ حکیم کو علاج کرنے سے پہلے اور مریض کو علاج کرانے سے پہلے اسکو پڑھ لینا چاہئے کیونکہ اسمیں حکیم و مریض سے تعلقات کی بابت ضروری بحث کی گئی ہے قیمت فی جلد ۲/-

رسالہ زہروں کا علاج نمبر اول۔ اسمیں زہروں کے علاج کے ضروری نوٹ اور زہروں کے علاج کے مختصر اصول ہیں۔ یونانی ویدک اور انگریزی کا بیان ہے قیمت ۳/-

نمبر دوم۔ اسمیں تمباکو شراب۔ چرس افیون۔ بھنگ وغیرہ کا ذکر ان کا زہر آنے سے کے علاج و طریق ان کے بد نتائج اور چھوڑنے کی تراکیب درج کی گئی ہے۔ قیمت ایک روپیہ

رسالہ حقیقت نیند و فلسفہ خواب۔ اپنی طرز کا پہلا رسالہ آجتک ہندوستان میں نہیں لکھا گیا زندگی کا تہائی سے زیادہ حصہ بند میں جاتا ہے پڑھو اور عمر کو بڑھاؤ قیمت ۱۲/-

حفظان الموسم۔ ہمارے ملک میں ۵ موسم ہیں سردی گرمی۔ برسات وغیرہ

پرورش اطفال۔ بچوں کی پرورش کے متعلق اس رسالہ میں کوئی نکتہ نہیں ہے جسکو درج نہ کیا گیا ہو ہر گھر میں اس رسالے کا موجود ہونا ضروری ہے۔ قیمت اردو ۱۲/- ہندی ۳/-

رسالہ مجربات حکمائے ہند نمبر اول - اسمیں دیش اپکارک کے سال از اپریل ۱۹۰۸ء تا مارچ ۱۹۰۹ء کے کل مجرب نسخہ جات درج ہیں۔ بڑے بڑے نامی حکماء کا اور ایڈیٹر دیش اپکارک کے مجرب نسخہ جات درج کئے گئے ہیں قیمت فی جلد دس آنے (۱۰/)

رسالہ مجربات حکمائے ہند نمبر دوم - اسمیں اخبار دیش اپکارک کے از اپریل ۱۹۰۹ء تا مارچ ۱۹۱۱ء یعنی دو سالوں کے مجرب نسخہ جات درج ہیں قیمت فی جلد تین روپے (۳)

رسالہ مجربات حکمائے ہند نمبر سوم - دیش اپکارک کے دو سال اپریل ۱۹۰۹ء سے اپریل ۱۹۱۱ء تک کے مجربات کا مجموعہ - قیمت ([illegible])

؎؎ ؎؎ **نمبر چہارم** - اسمیں اپریل ۱۹۰۹ء سے مارچ ۱۹۱۱ء تک کے مجربات کا مجموعہ - قیمت فی جلد ([illegible])

؎؎ **نمبر پنجم** - اسمیں مجربات اپریل ۱۹۱۱ء سے [illegible] قیمت [illegible] ([illegible])

رسالہ دلچسپ [illegible] **مضامین** - اخبار دیش اپکارک کے چند مفید خاص و عام مضامین کا مجموعہ ہے - قیمت (۴/)

رسالہ قبض - قبض امراض کی ماں ہے - اس رسالے کے اندر معدہ اور انتڑیوں کی تشریح قبض کی وجوہات اور ان کا علاج ہر خاص و عام فائدہ اٹھا سکتے ہیں قیمت فی جلد (۱۰/)

رسالہ غذا و صحت - ایک تخمینہ صاحب جنہوں نے اپنی ساری عمر غذا کے ضروری اصولوں کے دریافت پر لگائی ہے اور کھانے پینے کے متعلق دلچسپ تحقیقات کی ہے - قیمت (۱۲/)

میرے ڈاکٹر چچا نے مجھے معاملات دنیاداری کی تعلیم کیسے دی! - ایک بچے کو اس کے ڈاکٹر چچا نے جس قسم کی تعلیم دی ہر ماں باپ کو اس کا جاننا ضروری ہے تاکہ وہ بھی اپنے بچوں کو [illegible] تعلیم دے سکیں قیمت صرف (۱۰/)

نوے سال جوان **تندرست کیوں و کیسے!** امریکہ کا ایک ڈاکٹر نوے سال میں جوانوں کے سے اعضاء رکھتا ہے - اس نے یہ کتاب لکھی ہے - قیمت (۴/)

کام ورتی شاستر - کئی سو تصاویر سے ہر بات کی تشریح کی گئی ہے مفصل حالات طلب کریں - قیمت حصہ اول (۵/)

رسالہ درد سر - درد سر کی کل اقسام کا از روئے وید، یونانی اور ڈاکٹری کے مفصل علامات و علاج درج ہیں - قیمت (۷/)

کھشی روگ یعنی دق و سل - یہ ایک گجراتی کتاب کا ترجمہ ہے جسکے اندر بتلایا گیا ہے کہ دق کیا مرض ہے - کیسے پھیلتی ہے - کیسے اسکی روک تھام اور کیسے اس کا علاج ہو سکتا ہے - قیمت (۲/)

موت کے قاصد کرم اور انکی حقیقت - اس کتاب کے اندر تمام ضروری امراض مثلاً ملیریا، ٹائیفائیڈ، پلیگ، مرض النوم وغیرہ کے جرمز اور انکے ایک دوسرے تک پہنچانے والے کرم کا پورا بیان ہے - قیمت (۶/)

تحفہ سرما نمبر ۱ - موسم سرما میں کھانے لائق اغذیہ - ادویہ معجون ہائے [illegible] مرکبات نہایت اعلیٰ نسخے دیئے گئے ہیں - قیمت (۲/)

تحفہ سرما نمبر ۲ ؎؎ ؎؎ ؎؎ (۲/)

تحفہ سرما نمبر ۳ ؎؎ ؎؎ ؎؎ ([illegible])

تحفہ سرما نمبر ۴ ؎؎ ؎؎ ؎؎ ([illegible])

رسالہ ہسٹیریا یا اختناق الرحم - عورتوں کے واسطے یہ مرض بہت بری ہے اس رسالہ میں [illegible] علاج مفصل دیا ہے - قیمت (۸/)

دوش گیان یعنی علم الاخلاط - یہ کتاب حکمت کے دروازے کی چابی ہے اسے پڑھ کر کبھی انسان علاج میں غلطی نہیں کھاتا - قیمت (۱۲/)

دانت ان کی امراض و علاج - یہ کتاب نہایت محنت سے لکھی گئی ہے اسکی خوبیاں اس کے پڑھنے سے معلوم ہو سکتی ہیں قیمت ([illegible])

رسالہ چیچک - اس رسالے کے اندر چیچک کا مفصل بیان احتیاطیں نقصان وغیرہ سب کا پورا ذکر ہے - قیمت (۴/)

رسالہ ملیریا یعنی موسمی بخار - قیمت (۵/)

ویریہ کے متعلق علمی و طبی تحقیقات - قیمت (۶/)

سشرت کا ترجمہ حصہ اول - قیمت (۸/)

گنج مجربات - قیمت ([illegible])

شباب جاودانی - قیمت (۴/)

المشتہر

ہیرانند شرما مینیجر امرت دھارا اوشدھالیہ امرت دھارا بلڈنگ - امرت دھارا ڈاکخانہ - لاہور

مصنّف کتاب ہذا کی تصنیف کردہ دیگر کتب

نام کتاب	قیمت
کام ورتی شاستر حصہ اوّل	پانچ روپیہ عہ
کیا ہم لڑکا یا لڑکی اپنی مرضی پر پیدا کر سکتے ہیں؟	۲ر
رسالہ حفظ ماتقدم طاعون	۷ر
رسالہ گھر کا حکیم	۲ر
کیا میں تندرست ہوں صحت و درازی عمر کا راز	۸ر
رسالہ ہلیلہ	۱ر
رسالہ وضع حمل	۶ر
سیر شملہ	۸ر
رسالہ حکیم و مریض	۳ر
رسالہ زہروں کا علاج نمبر اول ...	۳ر
رسالہ زہروں کا علاج نمبر دوم ...	عہ
رسالہ بیر بہمی	ار
رسالہ میٹھی نیند و فلسفہ خواب ...	۱۳ر
رسالہ دلچسپ طبی مضامین نمبر اول ..	۴ر
رسالہ صحت کے دس اصول ...	۶ر
ہدایت الموسم	۱۳ر
پرورش اطفال	۱۴ر
رسالہ قبض	۱۲ر
رسالہ غذا و صحت	۱۳ر
کھئی روگ دق و سل	۲ر
میرے ڈاکٹر چچا نے مجھے معاملات دنیاداری کی تعلیم کیسے دی؟	۱ر

نام کتاب	قیمت
نوّے سال جوان و تندرست کیوں اور کیسے ...	۴ر
موت کے قاصد کرم ان کی حقیقت ...	۶ر
رسالہ سرعت	۵ر
رسالہ آتشک دوسرا ایڈیشن باتصویر	۳ر
رسالہ سوزاک	۸ر

مجرب نسخہ جات کے ذخیرے

نام کتاب	قیمت
رسالہ مجربات حکمائے ہند نمبر اول	۱۰ر
رسالہ مجربات حکمائے ہند نمبر دوم	۳ر
رسالہ مجربات حکمائے ہند نمبر سوم	۸ر
رسالہ مجربات حکمائے ہند نمبر چہارم	۸ر
رسالہ مجربات حکمائے ہند نمبر پنجم ...	عہ
رسالہ درد سر	۷ر
تحفہ سر بار بابت سنہ ۱۹۱۱ء	۲ر
تحفہ سر بار بابت سنہ ۱۹۱۳ء	ار
تحفہ سر بار بابت سنہ ۱۹۱۴ء	ار
تحفہ سر بار بابت سنہ ۱۹۱۵ء	ار
تحفہ سر بار بابت سنہ ۱۹۱۶ء	۵ر
رسالہ ہسٹریا اختناق الرحم	۸ر
دوش گیان (علم الاخلاط)	۱۲ر
دانت و دان کی امراض	۲ر
رسالہ چیچک	۱۴ر
رسالہ ملیریا یعنی موسمی بخار ...	۵ر
دیرزخ کے متعلق علمی و طبی تحقیقات	۶ر
سنسرت کا ترجمہ حصہ اول ...	۸ر

ملنے کا پتہ: کارخانہ امرت دھارا لاہور

ہندوستان بھر میں ایک ہی ہفتہ وار چھپنے والا طبی اخبار

دیش اُپکارک

لاہور سے زیر ایڈیٹری پنڈت ٹھاکر دت شرما وَید مالک کارخانہ امرت دھارا ہر بدھ کو شائع ہوتا ہے۔ اس میں متفرق دلچسپ طبی نوٹ۔ ادویات کے مختلف زبانوں میں نام۔ امراض کے نام علاج الموسم ہدایت الموسم تشخیص الامراض علاج الامراض۔ ہائی جین۔ ورزشیں اور یاد رکھنے کی باتیں۔ کھان پان عورتوں کے متعلق ہدایات۔ پرورش اطفال ماتاؤں کو ہدایات۔ ویدک مجربات۔ یونانی ٹوٹکے۔ ڈاکٹری ضروری باتیں و کشتہ جات درس ہائے۔ ادویہ مقوی باہ وغیرہ وغیرہ بیسیوں مضامین ہوتے ہیں۔ ہر خریدار کا سوال درج اخبار ہوتا ہے اور لائق حکماء و ایڈیٹر صاحب خود اس کا جواب دیتے ہیں اگر آپ نے دیش اُپکارک کو نہیں دیکھا تو ایک کارڈ لکھ کر ضرور ملاحظہ فرماویں۔ قیمت سالانہ ۳ ششماہی عہ اور سہ ماہی ۱۲ ہے + ملنے کا پتہ کارخانہ امرت دھارا لاہور

اخبار وید امرت

لوگوں کے اندر طبی ضروری مسائل جاننے کا شوق پیدا کرنے کے لئے یہ اخبار جاری کیا گیا ہے اس واسطے ہر ماہ بہت سا نمونۃً بھیجا جاتا ہے جو لوگ اس کے مستقل خریدار بننا چاہیں وہ موازی آٹھ آنے (۸) سال بھر کی قیمت بذریعہ منی آرڈر بھیجدیں یا نو آنے (۹) کا وی پی کرنے کی اجازت دیں اس سے ارزانی اور کیا ہو سکتی ہے * ملنے کا پتہ کارخانہ امرت دھارا لاہور